مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

خطبات علی میاںؒ

جلد دوم

دعوت و عزیمت

(جمع و ترتیب)
مولوی محمد رضوان میاں صاحب

دار الاشاعت

Copyright Regd. No.

جملہ حقوق باقاعدہ معاہدے کے تحت محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء علمی گرافکس پرنٹنگ پریس، کراچی۔

ضخامت : 416 صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی

بیت العلوم (2) گلبرگ لاہور

خیر بک پوائنٹ بازار فیصل آباد

کتب خانہ شیر یہ مدینہ مارکیٹ نیو یارڈ اردو بازار پشاور

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ محمد یہ پاکستان روڈ ملتان

مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات سوہن چوک اردو بازار کراچی

انتساب

متمدن دنیا میں مغربی یورپ سے لیکر برصغیر ہند کے آخری مشرقی کنارہ تک کے دماغوں پر فرماں روائی کرنے والی عظیم دینی درسگاہ میری مادرِ علمی جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نام، جس نے ہر دور میں ایسے نابغہ روزگار رجال پیدا کیے، جنہوں نے گردشِ دوراں کے مصائب سے ٹکرا کر وہ فقید المثال کارنامے سرانجام دیے جس پر تاریخ اسلام رشک کرتی ہے اور تا قیامت کرتی رہے گی!

فہرست عنوانات

	۱۹
	۲۱
(۱) ہدایت و تبلیغ کی اہمیت	۲۲
	۲۳
	۲۷
	۳۱
	۳۸
	۴۰
	۴۳
(۲)	
	۵۲
	۵۳
	۵۳
	۵۷
	۹۲
(۳) خواتین اسلام کی خدمت میں	۹۸
	۹۹
	۱۰۰

عنوان	صفحہ
خدا کا نام بیگانوں کو بیگانہ بناتا ہے	۷۰
از ماتی زندگی نیک حیات	۷۱
مغربی تہذیب کا زوال شروع ہوگیا	۷۲
سکون کی تلاش	۷۳
اضطراب اور اطمینان	۷۴
(۴) انسان خود پرست بھی ہے خود فراموش بھی	۷۵
انسان کیلئے سب سے محبوب اپنی ذات ہے	۷۶
ایک ہندی دوہا	۷۶
اس زمانہ کی خود فراموشی	۷۷
لاحاصل کوشش	۷۸
سکندر کی انسان پر حکومت	۷۹
زر کی مقاصد زندگی	۷۹
دولت مند بننے کی ریس	۸۰
سکہ کے اخلاق	۸۱
تاجر اور خریدار	۸۱
دولت کا ضرورت سے زائد اجزاء	۸۲
مقام انسانیت	۸۳
انسان کا اصل وطن	۸۳
آنکھوں کی بوس	۸۳
مذہب کو کسی سفارش کی ضرورت نہیں	۸۴
آزادی کی حفاظت	۸۵

عنوان	صفحہ
یورپ زندگی سے مایوس ہے	۸۵
مسلمان قوم کا فرض منصبی	۸۵
ہر چیز اپنے مقام سے گری ہوئی ہے	۸۶
(۵) جرمن قوم کے نام	۸۷
عظیم جرمن قوم	۸۷
جرمنوں کی خصوصیات اور حوصلہ مندی	۸۸
جرمنوں کی بدقسمتی و ناکامی	۸۹
گذشتہ عالمی جنگیں کس نے لڑی گئیں	۸۹
اس عظیم قوم کی ذمہ داری کیا تھی	۹۰
جرمنی نے کیا غلطی کی؟	۹۱
ایک نئی آواز	۹۲
کلیسا سے بغاوت	۹۳
اسلام سے یورپ کی گمراہی	۹۳
اسلام کی نئی تعمیر کے بعض اسباب	۹۴
اسلام سے دوری اور زندگی پر اس کے تلخ اثرات	۹۵
دنیا کا عظیم خلا	۹۵
نئے انقلاب کی ضرورت	۹۷
(۶) آزاد اسلامی ملک میں اہل بصیرت اور اصحاب خیر کی ذمہ داری	۹۸
ایک تاریخی حقیقت	۹۸

عنوان	صفحہ
عبادت کا مفہوم	۹۹
ربط کا مفہوم	۱۰۰
(۷) انسانی کلی وطبائعی ہدایت کا المیہ اور اس کے سبق	۱۰۲
انسان کی ہدایت سے نافرمانی کی وجوہات	۱۰۲
ہدایت کی انسانی صلاحیتوں کا سرچشموں کے ساتھ	۱۰۸
کائنات کا انسان کے ساتھ تعلق اور انسان کا شعور	۱۰۹
انسانی تقدیر کی ہدایت	۱۰۹
تقدیر کے ساتھ [illegible]	۱۱۰
[illegible] انسان	۱۱۲
[illegible]	۱۱۳
[illegible]	۱۱۴
[illegible]	۱۱۵
[illegible]	۱۱۶
[illegible]	۱۱۷
[illegible]	۱۱۸
[illegible]	۱۱۹
[illegible]	۱۱۹
[illegible]	۱۲۰
[illegible]	۱۲۲
[illegible]	۱۲۴

عنوان	صفحہ
نظم کا مرہم	۱۲۲
کسی زبان کا اسلامی روح سے محروم ہونا اور جاہلی تصورات اور عقائد کا اس میں داخل ہونا بہت بڑا خطرہ ہے	۱۲۳
ایک نئے دور کا آغاز ہوگا	۱۲۳
(۸) امریکہ میں مجھے کیا ملا کیا نہیں ملا؟	۱۲۶
مشغولوں کی بہار	۱۲۸
قفس ہے نہ قفس کے اسیر	۱۳۰
خوبی ایک ہے اور حکمت ہے شر	۱۳۲
عیسائیت یورپ کیلئے نامانوس	۱۳۴
مشینوں کا دیار	۱۳۵
[illegible]	۱۳۷
[illegible]	۳۷
[illegible]	۱۳۷
[illegible]	۱۳۸
[illegible]	۱۳۹
[illegible]	۱۴۱
[illegible]	۱۴۲
(۹) امریکہ نیک دل خوش قسمت، بد قسمت ملک	۱۴۴
[illegible]	۱۴۳
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا	۱۴۷

عنوان	صفحہ
...	۱۲۷
...	۵۳
...	۱۵۰
...	۱۵۲
...	۱۵۸
(۰) توحید کی حقیقت اور اس کے تقاضے	۱۶۳
...	۱۲
...	۱۶۳
...	۱۶۳
...	۱۶۵
...	۱۷۰
(۱۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ چودھویں صدی ہجری میں "اُمت و قومیت" کا پیکر مثالی	۱۷۲
...	۱۷۳
...	۱۸۰
...	۱۸۶
(۱۲) سیرت کا پیغام موجودہ دور کے مسلمانوں کے نام	۱۸۸
...	۱۸۸
...	۱۹۹

عنوان	صفحہ
(۱۳) مسلمان کا مقام اور پیغام	۱۹۴
[illegible]	۱۹۵
[illegible]	۲۰۲
(۱۴) عصری تعلیم حاصل کرنے والے مسلم نوجوانوں سے	
مستقبل کی تشکیل کون	۲۰۴
[illegible]	۲۰۵
ایک نصیحت	۲۰۶
[illegible]	۲۰۷
یونیورسٹی تعلیم پانے والے نوجوانوں کی ذمہ داری	۲۰۸
[illegible]	۲۰۸
[illegible]	۲۰۹
[illegible]	۲۱۰
[illegible]	۲۱۰
[illegible]	۲۱۱
(۱۵) تعمیر انسانیت	۲۱۳
[illegible]	۲۱۳
[illegible]	۲۱۳
[illegible]	۲۱۴

عنوان	صفحہ
دل کی تبدیلی سے ظاہر کی تبدیلی ہو گئی	۲۱۶
جسم خلاصۃ کائنات لے لیتے ہیں	۲۱۶
ایثار کے [illegible]	۲۱۸
انسانیت کا درخت اندر سے سرسبز ہوگا	۲۱۹
مناسب کے تحت [illegible]	۲۲۰
جسم دل کی رعیت	۲۲۱
خواہشات کی تکمیل کون سا راستہ ہے	۲۲۲
[illegible]	
[illegible]	۲۲۲
[illegible]	۲۲۳
(۶) [illegible]	
[illegible]	۲۲۶
[illegible]	۲۲۷
[illegible]	
[illegible]	۲۲۲
[illegible]	۲۳۱
(۷) [illegible]	۲۳۲
(۸) [illegible]	۲۳۵

عنوان	صفحہ
(۱۹) [illegible]	۲۲۸
[illegible]	۲۳۸
[illegible]	۲۳۹
[illegible]	۲۴۰
[illegible]	۲۴۱
[illegible]	۲۴۲
[illegible]	۲۴۳
[illegible]	۲۴۴
[illegible]	۲۴۵
[illegible]	۲۴۶
[illegible]	۲۴۷
[illegible]	۲۴۸
[illegible]	۲۴۹
[illegible]	۲۵۰
[illegible]	۲۵۱
[illegible]	۲۵۲
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۵
(۲۰) [illegible]	۲۵۶
[illegible]	۲۵۷

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
(۳۱) [illegible]	
[illegible]	۲۸۳
[illegible]	۲۹۰
(۳۲) [illegible]	۲۹۳
[illegible]	۲۹۵
[illegible]	۲۹۸
[illegible]	۳۰۰
(۳۳) [illegible]	۳۰۲
[illegible]	۳۱۰
(۳۴) [illegible]	
[illegible]	۳۱۹
[illegible]	۳۲۰
[illegible]	۳۲۰
[illegible]	۳۲۱
[illegible]	۳۲۲

عنوان	صفحہ
کی کاشتکاری	۳۱۲
موجودہ حالات قدرتی اور ملکی، جبریت و قدریت کے متعلق میں	۳۱۳
جنگلوں کا مہ رکون	۳۱۵
ندوۃ العلماء باہر کو بھونک رہا ہے	۳۱۶
شدھی کی کوشش میں امریکہ کی ناکامی	۳۱۷
ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ	۳۱۷
یورپ اور ہندوستان کا فرق	۳۱۸
خلاق کی قسمیں	۳۱۸
پیغمبروں کے پیدا کئے ہوئے اخلاق	۳۱۹
سب سے بڑی دولت اور ملک کی وفاداری	۳۲۰
مسلمانوں کی غلطی	۳۲۱
ایک کشتی کے سوار	۳۲۲
(۲۵) ایک مقدس وقف اور اس کا متولی	۳۲۳
جسموں کی پاکی	۳۲۵
مذہب حفاظت کی کا ذریعہ ہے	۳۲۵
سب سے مقدم سوال	۳۲۶
انسان خدا کا نائب اور خلیفہ ہے	۳۲۶
دنیا کے نظام کے لئے انسان ہی موزوں ہے	۳۲۷
نامیاتی قائم مقام	۳۲۸
خلاق خداوندی کا مظاہرہ	۳۲۸
دو متضاد تصور	۳۲۹

عنوان	صفحہ
[illegible]	۳۲۹
[illegible]	۳۳۰
[illegible]	۳۳۰
[illegible]	۳۳۱
[illegible]	۳۳۲
(۲۶) [illegible]	
[illegible]	۳۳۳
[illegible]	۳۳۴
[illegible]	۳۳۸
(۲۷) [illegible]	۳۵۵
[illegible]	۳۵۵
[illegible]	۳۵۷
[illegible]	۳۵۹
[illegible]	۳۵۹
[illegible]	۳۶۰
(۲۸) [illegible]	
[illegible]	۳۶۳
[illegible]	۳۶۳
[illegible]	۳۷۵

۳۶۷

(۲۹) ۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۳

(۳۰) ۳۸۳

••••

تمہید

دعوت و تبلیغ

ہدایت وتبلیغ کی اہمیت

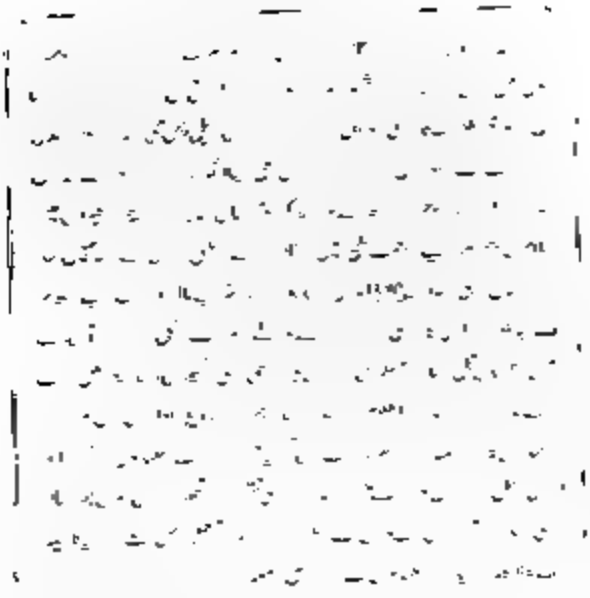

[illegible]

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ
بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

[illegible]

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا

تم جہنم کے گڑھے کے بالکل کنارے پر پہنچ گئے تھے اور گر پڑتے تھے ایک قدم آگے بڑھاتے تو جہنم بالکل تمہارے سامنے ہوتی۔ پہنچ جاتے جس کسی حالت میں ... اور رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت سے کلام فرمایا کہ جہاں تک کہ حضرات مکہ سے مدینہ طیبہ پہنچے اور مدینہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسلمان ہوتے تھے ان سے ساتھ مل گئے اب اس دوران حضرات مہاجرین و انصار میں سے کل ۷۵ اصحاب سے زیادہ ہجرت کا بیڑا اٹھایا اور کامیاب ہو گئے یا ان پختہ پختہ عزم کے بعد جب مسلمانوں کو اسلام لیکے کا موقع ملا اور اسلام کو ترقی ہونی شروع ہوگئی اور نئے اسلام قبول کرنے لگے تو حضرات انصار مدینہ کے اصلی باشندے تھے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دل میں آیا کہ ہم بہت دن سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ہمارے آپ کو کامل فرمانبردار سمجھتے ہیں اپنے کاروبار و بیوی بچوں سے زیادہ حضور ﷺ سے جدائی میں اور بچے کا بلکہ وہ کچھ نہیں جتنے دن وہ میں مکہ مکرمہ نہ جائیں گے دکان جب چلنے لگے گی تو کاروبار جب پھیل جائے گا تو اس سے جدا ہم پھر حاضر ہو جائیں گے ہم مستقل چھٹی نہیں لیتے یہ ان حضرات سے ہم نہ کریں ہوتے ہم صرف تھوڑے دنوں کی چھٹی لیتے ہیں اس کے بعد ہم حاضر ہیں کیونکہ مدینہ سے تعلق (اصل کاروبار) کا ہی عمرہ ہو رہا تھا اسلامی لوگوں سے جدائی پر بڑی ہوں گی۔ یہ جب جاری ہی فیصلہ نہیں فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ تو ان مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک آدمی نکلا اس پر اس وقت غیبت کا جذبہ غالب ہوا کہ وہ جیسا کہ ان کی فوج نہ تھی چونا پھر نا لالک سر سے دوسرے سرے تک پہنچا۔ جذبات آ گئے پچکی دل کی حسرتیں لوگ پھٹ جاتے کسی سے کہا روتی کچھ سے جب کہنے لگے کہ حضور اللہ کا بڑا وعدہ ہے یا اللہ جدائی ختم کر دے فرمایا ہے یہ اپنے آپ کو مسلمان سے مسلمان ڈال رہے ہو خواہ مخواہ یا ضرورت سے اس طرح جانے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسی ہے کہ ایک آدمی مکہ مکرمہ میں جس

[illegible]

والدین کی محبت سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے پیچھوں میں آگے بڑھنے والے ہیں اور وہ
وقف کی تحریکوں میں پیش پیش ہیں ۔ وہ پہلے سرمایہ قوم میں سے جو ہے گا تم لے لیا
وہ بھی حالی ہاتھ لوٹے گا تم بھی حالی جاؤ گے لیکن سرمایہ کو زیادہ بڑھانے کا زیادہ
حرص ہوگی دلائل میں قوم ہوگا اور تجارتوں کا مالک ہوگا اس لحاظ سے تم ہوگا اور
جماعتوں کا جو مالک ہوگا اس لحاظ سے کم ہوگا اور بے چارہ حالی ہاتھ ہوگا اس لئے وقف
کرنے والے ہوگا اس لئے میں بتاتا ہوں کہ اللہ نے جو ہمارے دوست کی تجارتیں
بڑھا رکھیا ہے اور جماعت کا سرمایہ بڑھا رہے ہیں ہم سے بہت زیادہ اموال میں
سرمایہ کی تجارتی تصرفاتی تجارتوں میں چونکہ سلسلہ آگے ہوا اس لئے ان میں پھیلایا
تو پھر بھی اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بچا لیتا ہے ۔ یہ بیان فرمایا ہے ان کی تجارتوں کی
بہتری اس عالم میں ہو جاتا ہے ۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الدین الدین
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا تجربہ بیان کیا کہ جب ان کی تجارتوں کا کام اللہ کے
سپرد کیا اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈال دی اور بہت زیادہ جب ان سے علیحدگی کا
تو پھر بھی اللہ وقت تک تجارتیں چلتی رہیں گی ۔ اور جو ان میں دل کی تمنا ہیں کا
تو پھر بھی کچھ جو اللہ کی محبت اور خوف کی وجہ سے لوگوں میں پیدا ہوتی ہے لاکھوں
روپیہ کی ہر روز تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہو جاتے کا ذکر سے حیرت ہوتے
ہیں گے اس طرح اس کا ہو گا مگر ہمارا یہ کام جب پوچھا جائے گا کہ جس
نے دعوت الی اللہ کا کام کیا اللہ کے بندوں نے پہنچایا کہ نہیں یا کسی
دنیاوی مادی تجارت کی طرف توجہ کی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے تھے کہ
اس حکومت میں میاں لی جائیں جائے والی ہیں ۔ ہمارے لئے کچھ نہیں کہ اللہ
نے بے انتہا دولت دی ہے جماعت کے لئے جس کو یہ صحت ہو سکے اس کے
سپرد کر دی ہے اللہ کا کام ہے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں اللہ
تعالیٰ کے دین کے لئے جانفشانی کوشش اور جدوجہد سے اور اشاعت دعوت سے ہوگا رہا
ہے ۔ میں تم سے اپنے کاروبار سے وقت نکال کر سے سب تبلیغ کا پنے نذر

سے نکل کر وہ کسی طرف جا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ کہاں جائے وہ مشرق میں جا۔ چاہے مغرب میں جا چاہے تو کسی چاہے وہاں جا۔ جہاں تو اللہ چاہے ہر ایک نبی نے ہجرت کا جو نتیجہ دیکھا تھا اور جو وعدہ اللہ تعالیٰ سے مقدس میں آنے کا جو نبی نے کی تھی آنے وہاں جانے کی جو تجھ سے کہی تھا کہ تو بغداد میں ہے جہاں تیری بیٹی سے وہاں چلا جا وہاں جا کر بڑی طرح سے بسنے سے جو نعمتیں بغداد میں دیکھیں گے ان یہ فائدوں سے دین کے لئے محنت کرنے کا ایک بہت بڑا مضمون اور حقیقت ہے اور اس کا پھل ہے کتنی زیادہ ہیں جتنی فائدہ دنیا (آخرت میں) جائے گا۔

بلکہ ایسات مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں جو کچھ بچے کہ جیسے ہیں جو نئی چال سے بھیجی کی جاتی ہے لیوں نے لے کر قدم سے پہلے بچوں کی کی آتی ہے وہ گھاٹ گھوڑے اور جانوروں کے کام آتی ہے ایسے ہی جو میں کی سوا یہ کی صوتیں ہیں کی نوع ہے تھیں (میں خلاف راشدہ کو نہیں کہہ رہا) اور ساری انبیا میں اس مقصد کے لئے کام آتی ہے اسی طریقے سے سمجھئے کہ ہیں حضرت نے ہدایت کے لئے محنت کی تھی، گھاٹ، خس و خاشاک کے علاوہ پیدا ہو گئیں تھیں جھگڑتیں۔ میرے دوستو! امت محمدیہ میں تم نے محنت کرنی کاش کہ امت نے برزخ میں یہ آواز پہنچے اور ہر آدمی کی زبان سے تم کو پیغام ملتے اس وقت کرنے کا کام یہی ہے کہ تم سے بچ کتابوں اگر میرے بس میں ہوتا میں کوئی بڑی بات نہیں کہہ رہا ہوں میرے بس میں ہوتا تو میں چند گھنٹوں کے لئے کہیں دو چار سال کے لئے تمہاری ساری کاروں کو نکال کر بیکار دیتا سیل فون بند کر دیتا اور سارے آفیسوں کو دکانوں اور کارخانوں سے نکال کر بٹھا دیتا اس وقت کام صرف یہ ہے کہ ہدایت دین سیکھ لے کھیل جاؤ گھر کی پرواہ نہ کرو کھانے کو روٹی نہ گا کھا لیا، پیٹ بھر لیا اور پہننے کے لئے تھے جوڑے کپڑے مل گئے بس اور آگے پھٹ جائیں، پیوند لگا لیا اور پرانا ہو گیا تو پرانا کپڑا ہوتا ہے تم نے دیکھا ہوگا ریل کی پٹری پر ایک نرائل بچتی ہے رائی کی جانچ لینے اور پیری دیکھنے کے لئے کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں ہے تو

ہاں بڑا کمال ہے کہ ہے یہ ہے ملک ہے ہے ہے

حرمین شریفین اور جزیرۃ العرب میں مقیم غیر ملکی مسلمانوں کی ذمہ داریاں اور اہل وطن کے حقوق

الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ سورۂ ابراہیم ۳۷

(ترجمہ) "اے پروردگار میں نے اپنی اولاد (کے ایک حصہ) کو تیرے محترم گھر کے پاس (مکہ) میں بسایا ہے اے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم کریں"

تو اب علیہ السلام نے اس وادی کو جو ہمارے مقام کا کعبہ کے لئے تھی (اور اصلاً اس وادی میں مطلق انسانی غیر آبادی کے ہونے کی وجہ سے) اس میں گھر بنانے کی خواہش جانی یا ممانعت دیکھتے ہوئے اور بھروسا پروردگار پر کی بنا پر دعوت و تبلیغ اور تجارت کی خاطر وہاں بسنے آئے تو یہ ایک چیز ہوگی یہ عمدی چیز ہوگی یہاں کے بعد غیر مطلق استقبال اور مرضی میں ہے اس وادی سے اصل مراد کا پوچھنے والا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ پوچھ سکتا ہے؟ اور کون اس کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ آدمی کے الہام یا زبان اور عبارت آپ ہی سے اپنی اولاد کو یہاں اگر بسنا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنی اولاد کو اپنی غیر آبادی وسیع [illegible] یہاں اپنے خاندان کچھ لوگ بسا دیئے ہیں گویا قیامت تک کے لئے اس وادی کا مزاج اس وادی کا مقام اور اس وادی کی اہمیت کو متعین کر دیا جب یہاں گورنمنٹ اور حکومت کی بنیاد پڑی جن سے انسان اور آدمیوں سے بستیاں بس گئیں اس وادی کا مزاج دینی ہونے کا خصوصیتاً ہو علیہ السلام نے یہاں یہ دعا کر کے اپنے کعبہ انہوں نے اس کا رکھنا اور وہاں قائم کیا

میرے بھائیو تو فرمایئے کہ اس کشف میں فَوَہَبْتُ لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ سے "رَبِّ لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" کا ذکر کیا ہے؟ فرماتے تو یہ ہیں کہ میں نے اپنی اولاد کو اس وادی غیر ذی زرع میں آباد کیا ہے اے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم کریں، نماز پڑھیں، آپ نے لیقیموا الصلوٰۃ کہا یہ نماز کے قائم کرنے والے ہیں، یہ نماز کے ہی ہیں یہ فرمانے کے بعد میں پڑھنے والے ہیں" وہ بھی اولاد کو کیونکہ وہ میں وادی غیر ذی زرع میں چھوڑتے جہاں کے رہنے والے تھے) مصر میں جس سے آئے تھے، شام میں جس میں کچھ سمجھ بھی نہ ہو آپ ہی کی اولاد نے بنی کیا ہاں لیقیموا الصلوٰۃ کا ذکر کیسے ہو سکتا تھا؟ آپ سب دیکھتے ہیں کہ اس

مرحومین پھر ان [illegible] کا پورا سلسلہ جو تقریباً سو سال تک چلتا رہا، علم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صوفی، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب، ان کے اور حضرت سید احمد شہید، حضرت شاہ اسمٰعیل شہید، تین صدیوں میں پھیلے ہوئے عالم اسلام کی ان شخصیتوں کا جو پہلے تنہا اسلام نے اپنے ملک بلکہ اپنے عہد کے مسلمانوں سے ملوں دوسروں کو کتنی زبردست طاقت سے بھر دیا ہے تمام دنیا کی سے خلاف سے مسلمانوں خالد وہی روح آ سے اور وہی جام عرفان شیخ مرحوم کو کہ انہی ایمان طاقت سے بھر دیا ہے طرح شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کا (جو انہیں سے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں) فیض اور رنگ پہنچا اور ہندوستان کا تو پوچھنا ہی کیا ہے انہوں کا اندازہ ہے کہ ہم میں ۱۸۳۱ کی آزادی حضرت سید احمد صاحب سے ہو رہا تھا ہی، اب تو ہندوستان کا جو بھی مرد سے زیادہ آدمی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے وہ کی خواہش، ہمت کا نور، باطن کا جو اور اثاثہ کتاب و سنت کا جو ہے پھر ان مجاہدوں کے ذریعہ سے مسلمان خاندانوں کی جو حالت ہوئی، جاہلیت سے سمان نکل کر صحیح اسلام کے دائرہ میں آئے اور ان کے اندر دل عبادت پیدا ہوا اور اشاعت دین کا جو شعلہ موجزن ہوا اس کی مثال تو ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے زمانہ سے بڑے مصنف، خبیر عالم نواب سید صدیق حسن خاں مرحوم (بھوپال کے قول (جو اپنے زمانہ کے عظیم دین مصنف اور محدث تھے) دوسرے ملک آستان اور مالک عربیہ میں بھی حضرت سید صاحب کا تاثیر کی سانس

حضرات اس کے بعد میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہندوستان کی حالت سلامیہ ہندیہ نے سوڑ پہنچ گئی ہے، اس حضرت کو انہاں اور یہاں کا حال معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کے لئے ایک امتحانی گھڑی آئی ہے آپ جانتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جہاں رہے اپنے انفرادی عقائد، اپنی عبادت، فرائض، اسلامی شعائر اور اپنے نجی شخصی اپنے خصوصی بدن،

کے کہ انہوں نے ہندوستان کی اس اسلامیہ کو اس کے شعائر کے ساتھ قائم رکھنے کی پوری کوشش کی الحمد للہ آج ہندوستان کا مسلمان اپنی ان تمام خصوصیات کے ساتھ باقی ہے وہاں صرف یہی نہیں کہ دین کی جڑیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مسلمان جدید الاثنی کے وجود پر قربان بھی کر رہے ہیں وہاں سے بڑے بڑے دینی اجتماعات کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت کی سب سے بڑی تبلیغی دعوت تبلیغ بھی وہیں سے نکلی ہے اس کا مرکز بھی دہلی اور ہندوستان ہے

اس تمہید کی ضرورت یہ ہوئی تھی کہ ہمیں بھی تعجب ہوتا کہ وہ عربوں کو یاد دلائیں، کہ تم سے سلام ملا تھا اس لئے تمہیں سب سے زیادہ اسلام کے معاملہ میں دلی انس اور غیور ہونا چاہئے تمہیں اب بھی اس کا علمبردار ہونا چاہئے الحمد للہ ساری دشواریوں، بعد مسافت اور غربی دنیا کے دور ہونے کے باوجود (جو صرف مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے) اللہ نے ہندوستان کے فرزندوں کو توفیق دی وہ عربوں کو خطاب کریں قاہرہ میں خطاب کریں دمشق میں خطاب کریں حمدہ سے کہ ملک اردن میں خطاب کریں اور عربوں سے کہیں کہ تم تو اسلام کا سرچشمہ تھا تمہیں تو اسلامیت عربیہ کے خاتمہ سے زیادہ طاقتور آواز اٹھانے والے ہندوستان کے فرزند اور عربی کے وہ نوجوان اہل قلم تھے جنہوں نے اس دور سے اس کا صور پھونکا کہ اس کی آواز قاہرہ اور بمبئی اور مکہ مدینہ (شرفہا اللہ) کی دیواروں سے گونجی، اور اس کا یہاں کے فضلاء و علماء نے اعتراف کیا، جس جرأت، وضاحت کے ساتھ قومیت عربیہ اور "نحن ذو قومیت" کی عصبیت اور عنصریت کے خلاف ہندوستان نے عربی سائل اور عربی کے اہل قلم سے محاضرے کئے ان کی نظیر خود عالم عربی میں بھی مشکل ہے۔

مسلم پرسنل لاء

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہندوستان میں چالیس یا موڑ سال ہوئے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے جسے سپریم کورٹ (SUPREME COURT) کہتے ہیں، ایک مسلمان مدعا علیہ کے کیس میں یہ فیصلہ کیا کہ طلاق دینے والے کو دینے کے بعد یہ حق ہے کہ مطلقہ کو جب تک وہ عدت میں ہے نفقہ دے، اور اس کی مقدار مقرر کی

جو اس وقت پانچ سو بالغ ہے جب تک وہ شادی نہ کرے یا تاحد و دور ہے۔ اگر شادی نہ رے تو ہر مجرا سے پہلے مرتا ایک معمولی سی بات تھی۔ لیکن فیصلہ کا آغاز اس شعور سے ہوا ہے کہ "اسلام" کا مسب کر وہ مطلوب ہے کہ اس سے عورت کو صحیح مقام نہیں بلکہ بہت ہی پست درجہ دیا ہے اور اسی سے جو اس فیصلہ میں "متاع" کی تشریح کی گئی ہے اگر۔ ن تر سول کی بنیاد پر کہ "متاع" کا مطلب ہے کہ اس کو نفقہ برابر دیا جاتا ہے

خطرناک پہلو

اس میں خطرناک تین پہلو تھے۔

(۱) ایک یہ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عدالت کو یہ حق ہوگا کہ وہ ہمارے مذہب میں ہمارے پرسنل لاء اور ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت کرے۔ اور جب اس ملک میں شریعت کا حکم نہیں چلے گا۔ علماء کا فیصلہ اور مفتیان دین کا فتویٰ نہیں چلے گا۔ عدالت کا فیصلہ چلے گا۔

(۲) دوسری بات یہ کہ انگریزی روح کی مسند پر بیٹھنے والے لوگوں نے جو عربی بھی نہیں عربی زبان سے واقف بھی نہیں۔ عالم دین بھی نہیں قرآن کی آیات اور دینی اصطلاحات کی تشریح کی ہے۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ قرآن مجید کی تشریح جج صاحبان کرنے لگیں۔ [illegible] اگر یہ دروازہ کھلا رہا تو کل کو جب وقت پڑے ایسا کیا گیا تو پھر نماز کی تشریح بھی بدل جائے گی کہ جیسے قرآن مجید کی سورۃ توبہ میں آتا ہے

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

سورۃ التوبہ ۱۰۳

(ترجمہ) آپ ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کر لیجیے جس سے آپ ان کو ظاہر میں بھی پاک کر دیں اور (باطن میں بھی) ان کا تزکیہ کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کیجیے کہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آپ ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کیجیے اور ان کے لئے دعا کیجیے آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے تو کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ نماز کہاں سے آ گئی [illegible] کے لئے اتنی بلند [illegible] علاوہ ازیں ہے [illegible] لغوی معنی سے [illegible]

[illegible] کی ہے تم نے مارہ ول باتوں [illegible] مگر یہ [illegible] ہاں
مگر تو (صفحہ ۲۱۱) [illegible] کیا ہے کہ [illegible] کہاں سے آئی؟ تو اس کا [illegible]
دیں نہیں لیا ہے اور اس پر [illegible] نہیں کیا ماذا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ [illegible]
کے عقلوں کا [illegible] اور ترجمہ [illegible] جو چاہیں گی شریر کریں اور جیسے [illegible]
سے خدا [illegible] میں تھی حصوں میں کہا کہ [illegible] بات صرف قافوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ
[illegible] ہے [illegible] تو [illegible] ہے کہ [illegible] کا جوش نہیں ہے تو اس کی وجہ خدا سے راضی
[illegible] میں [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہے تو قرآن مجید اسی کتاب ہے اور
عربی [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible] اور اس کی تفسیر ان مستند فقہاء سے ہیں ہے جو علم [illegible]
[illegible] اور عربی [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] نے [illegible] یہ [illegible] بات ہے

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ میں نے کہا کہ لکھنے والے لکھ نہیں کہ کس طرح آج مظلوم جنتے [illegible] پر ظلم کو جلایا جا رہا ہے (اور ہنگل پریس ڈیپورٹ یہ ہے کہ [illegible] [illegible] میں [illegible] اور لکھنے پر [illegible] [illegible] آتا ہے [illegible] دینے کے بجائے [illegible] کو جلایا جائے گا، مار پیٹ کر مار دیا جائے گا، مارت کو انہیں کوئی [illegible] دی جائے گی کہ صحیح کون تھیں تو معلوم ہوا وہ مردہ ہیں، اس لئے کہ کوئی صحت مند [illegible] کر [illegible] تک چالیس برس تک [illegible] اس عدد تک جس کا [illegible] نہیں ہوسکتا، طلاق دینے والے شوہر [illegible] یہ [illegible] اس سے بعد تو عدالت فیصلہ [illegible] [illegible] یا پانچ سو روپیہ کافی نہیں ہے، یا وہ شوہر درخواست [illegible] کہ پانچ سو [illegible] [illegible] ہے کہ ایک ہزار [illegible] ہے، پھر اس نے بعد [illegible] [illegible] کس سے [illegible] سے نکلا ہے، اور اس سے پیسے لے گی اور اس طرح اگر [illegible] کوئی [illegible] ہوگا۔

[illegible]

AND PRAY FOR THEM, PRAYER IS AN ARRANGEMENT FOR THEM ALL IS HEARER KNOWER (P-193,NO 103)

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

تعلیمی یکسوئی اور ذہنی ارتکاز پر اثر پڑتا ہے اور جس سے ہمارے ملکوں کے بہت سے خاندان اور معاشرے بھی محفوظ ہیں۔ ع

تو خود حدیث مولد و منزل بخواں از ویں مجمل

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں بھی رکھے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے قانون اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے، اور شعائر اسلام کی حفاظت و پابندی، تعلق باللہ اور تعلق بالشریعت کے ساتھ رکھے۔ ہمیں دوسری جگہ اگر اتباع سنت کی ایک دفعہ توفیق دے تو یہاں چار مرتبہ توفیق دے، اگر ہم یہاں ان سنتوں کو ہاتھوں سے پکڑیں تو یہاں دانتوں سے پکڑیں اس لئے کہ یہاں ہماری ذمہ داری بہت زیادہ ہے، ہم اس جگہ ہیں جہاں شریعت نازل ہوئی اور جہاں سے شریعت تمام دنیا میں پھیلی اور آج بھی اس کی بہت اس مقدس مقام سے حکومت و پیغام اور اسی ملک کے افق سے طلوع ہونے والے آفتاب اور صبح صادق سے ہے، جس نے تمام عالم کو منور کر دیا، اور کہنے والے نے سچ اور بلند کہا اس پر اکتفا کرتا ہوں

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین، ومن تبعھم باحسان و دعا یدعوتھم الی یوم الدین

خواتین اسلام کی خدمت میں

چھٹے پارے کو اور جنس لطیف کو کیا مقام دیا ہے، سورہ نساء کی پہلی آیت ہے

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (سورۃ النساء)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی آدم) اور اس سے اس کا جوڑا بنایا، پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے دنیا کے رقبہ پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت برآری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور قطع مودت (اور حرام سے) (بچو) بیشک تم پر خدا نگہبان ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خلق اناث کے متعلق اسلام کے تصور اور مرد و عورت کی باہمی ذمہ داری اور تعلقات کی نوعیت پر یہ آیت پوری روشنی ڈالتی ہے، پہلے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا ہے، کہ ان دونوں کی حقیقت ایک ہی طرح ہوئی ہے، دونوں رقموں کی نسبت ایک دوسرے سے برابر کی ہے گویا ایک جنس سے دو حصے ہوں، عورت کی جسمانی ساخت میں معمولی تبدیلی اس وجہ سے ہے کہ دونوں ذمہ داری خوشگواری سے طے کریں۔

پہلے تو ان دونوں طبقوں کا وجود نفس واحدہ سے ہے پھر اس واحد سے نسل انسانی کی تقسیم کر دی گیا، اس تقسیم کے بعد دونوں میں کوئی تفاوت نہیں بلکہ دونوں کا لفظ پر جمع ہو جاتے ہیں، اس آیت میں سمجھ کر نے والے انسان کو دو حصوں کی بات کہی گئی ہے، اور دونوں کے قسم کا حصہ ہے، پھر اس کے بعد ان دونوں سے اس انسان آفرینش سے دو افزائش، اللہ تعالیٰ نے دونوں کی رفاقت محبت اور ہمدردی میں دنیا میں عطا فرمائی کہ خود تھے ان سے ہزاروں ہوئے اور ہزاروں سے لاکھوں، کروڑوں، یہاں تک کہ صحیح تعداد کا شمار کمپیوٹر بھی نہیں لگا سکتا ہے، سوائے اس کے صرف خدا جانتا ہے، "کثیر" کے لفظ سے خدا نے اس کی صحیح تعداد کو صرف شمار کر دیا ہے۔

سائل بھی اور مسئول بھی

[illegible] فرماتے ہیں کہ ہم اس خدا سے ڈرتے ہیں جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ قرآن مجید میں انتہائی طور پر اسے پہلی سورت میں پیش کیا گیا ہے [illegible] سائل اور مسئول کے درمیان [illegible] ایک مسئول ہے اور ایک سائل۔ [illegible] تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ سائلین یہ ہیں صرف ہیں اور مسئولین دوسری طرف، جو مانگ رہا ہے وہ تو سائل ہی ہے، مسئول بھی ہے۔ "تم اور تمہارا حشر کے سوال ہوں گے ایک ایک کے اعمال کے بارے میں۔" ہر شخص ہر لمحہ اپنی زندگی میں جواب دہ ہے۔ اس لئے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے۔

مرد عورت کے بغیر، عورت مرد کے بغیر کوئی فطری زندگی نہیں گزار سکتا۔ کوئی ذہین سے ذہین انسان بھی اپنے طور پر زندگی کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے کا سائل بنا دیا ہے۔ اس کے بغیر زندگی نہیں گذر سکتی۔

خدا کا نام پکارنا کیا ہے

پھر یہ بھی فرمایا کہ سائل اس کے نام پر تم کرتے ہو وہ خدا ہے۔ ہمارے معاشرہ خدا کے عقیدے سے [illegible] خدا کی قدرت اور خدا کی حمد سے پر ہے، جو [illegible] ہے۔ مسلمان گھرانوں سے [illegible] اور وقت جب کہ [illegible] ہے۔ وہ خدا کا نام ہی پکارتا ہے، اور ہر ایک [illegible] جو بھی کہتا ہے اس کی پیچھے بھی پڑتا ہے۔ [illegible] قرآن [illegible] کہ [illegible] کی صحیح تصور بھی نہیں ہوتا اور [illegible] ہے [illegible] ہزاروں کا خالق ہے کی [illegible] کا تعلق ہے کہ جس وقت والدین نے خلق سے کہا جاتا ہے، جو نکلی [illegible] جو [illegible] جو فطرت اس [illegible] کسی [illegible] اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا یہ سب اللہ کہنا سکھاتے ہے خدا کا نام لیتے ہیں آتا ہے تو ایک [illegible]

میں آجاتی ہے۔ اس نے جو چیز خاص طور پر محسوس کی وہ ایک دوسرے کے ساتھ ان کا
ایک مستقل رشتہ تھا۔ یہ رشتہ ان کے ایک دوسرے کے ساتھ کے تعلق میں
سے ایک دوسرے کے کام کو بھی نہیں روکتا تھا۔ یہ رشتہ ان کے لئے
محرم میں بدل جاتا ہے جب ان کا کام ختم ہو جاتا ہے تو ایک عقد ہے جو ختم ہو جاتا ہے

یہ ان کی محبت ہے کہ [illegible] ان کا ہمیشہ کا ساتھ
ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ جانا یا ان [illegible] کوئی چیز
ہے جو مشترک ہوتی ہے اور جو ان کی [illegible] ان کی محبت کی
(شیلا) کی چیز کہتا تھا کہ اس [illegible]

پھر [illegible] جس کا نام [illegible] جو [illegible]
اپنی زندگی میں [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کی [illegible]
ہے۔ [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کی [illegible]
کہا [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] ایک [illegible]
ہے [illegible] کہ ایک [illegible] کے [illegible] ہوتے
ہیں [illegible] کہ ایک [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہوتے
اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہوتے
[illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے
ہے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے
ہے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے

روحانی زندگی کی ایک عبادت

خواتین [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کی [illegible] سے
[illegible] ایک [illegible] کی [illegible] کے [illegible] ہے
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہوتے

ضرورت کے تحت پیدا ہوئی اور اس کے لیے رمضان کا تبلیغی اجتماع شروع ہوا۔ اس کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں اجتماعات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان اجتماعات میں ہزاروں مسلمان شریک ہوتے اور اپنی زندگی کے قیمتی دن اللہ کے دین کی خدمت کے لیے وقف کرتے۔ ان اجتماعات کی برکت سے ہزاروں مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب آ گیا۔ وہ لوگ جو کبھی مسجد کا رخ نہیں کرتے تھے، نماز کے پابند ہو گئے۔ ان کے اندر دین کا درد پیدا ہو گیا۔ وہ اپنے گھر بار، کاروبار اور دنیا کے دوسرے کاموں کو چھوڑ کر دین کی خدمت کے لیے نکلنے لگے۔ یہ اجتماعات اتنے مقبول ہوئے کہ ان میں شرکت کے لیے لوگ دور دور سے آنے لگے۔ ان اجتماعات کی برکت سے ہزاروں مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب آ گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

انسان خود پرست بھی ہے خود فراموش بھی

محمد حسنی علی رسولہ لحوسہ لہ

ماں کے لئے سب سے محبوب اپنی ذات ہے

چلی تھی ولے کا ستہ ہیں۔

سنگی انسان پر حکومت

حضرت آپ نے یہ کہہ کر ہمارے سب سوالوں کو ختم کر دیا ہے کہ انسان کا کام ہے آپ سے سب جاں سنگ میں جاں ڈال کر ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اس سے حشر نہیں۔ اس سے کام لیتے ہیں یا نہیں لیا جاتا بلکہ اس وقت اس پر حکومت کرتا ہے اس سلسلے نئے نیا میں دو دین "ایاں ہو گئیں۔ آپ سے عبدوں کہیں یا رسالوں کو آپ پر حکمران کہا یا انسان کے انسان سے خدا کے خود اک تھے۔ استحصال کے دلیل سے سائنس سے برتری کی بدولت کی جس کے نتیجے میں انسان کو انسان سے بدلہ کہ انسانی چیزوں کو اپنا محور بنایا۔ وہ بیرونی جس میں رہتی تھیں۔ وہ آپ کی دلی تھی انسان پر مسلط ہیں یہ ایک عجیب امر تھا کہ حال سے کہ اشرف المخلوقات پر اس نے بنائے دے قانون اور بے جان اشیا حکومت ہیں۔

ذرائع مقاصد بن گئے

اس دنیا میں آج انسان ہے ہیں جن کو یاد نہیں کہ اس کا مقام اور مقصد حیات کیا ہے آج ہیں انسان کے مقاصد کا صرف رہ گئے ہیں ان پر ایسی تھکن کی جاتی ہیں کہ وہ ہی اصلی مقاصد ہیں انسان مقصد کو بھول کر انسان ہوس کے جال میں پھنسا ہوا ہے انسان چاند سے اور دوروں پر حضرت کرنے میں مصروف ہے مگر کہ اور سے پر لگے ہوئی ہے اسی طرح ہر شعبہ زندگی میں ایک قسم کا مقصد فروختی ہو گئیں ہے انسان پر اور حکومت ہے کہ ہیں ہے ہر جو ہے پیروں فروشی پیروں کو کھیوں کو روپیہ دے کر ہم نے اپنے ہیں ہمراں بنا رکھا ہے انسان آج خود شناسی کی ہے ہوئے کو دوں کی ہے ہدایت کی ضرورت ہے حالانکہ ان پر دل میں ہیں گوئی ہو ہے کہیں اور ہے ہمارا مقصد ہے نے کا نہیں ہم نے خدا کو کہ ہے کی ہے ہم نے یہ ہم نے یاد سے نکل کھا حالانکہ ہم میں آج لاکھوں انسان

حقیقی آرام سے محروم ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان نے انسانیت کو فراموش کر دیا۔ اور اس پر کیف خود فراموشی طاری ہے۔

یہ سو فیصد یقینا آپ لوگ بھول چکے ہیں کہ ہمارا اصل مقام کیا ہے، ہمارا نصب العین ہی سے ساری دنیا میں چھا جانا ہے آج ہم بہنوں کے لئے جان دینے میں اور اپنی حقیقی عزت اور اصل راحت کو فراموش کر چکے ہیں، جغرافیہ کس لئے ہے، اگر اس دنیا میں انسان سے پیدا ہوتا تو تاریخ و جغرافیہ کی کیا ضرورت تھی، سارے علوم و فنون انسان ہی کے لئے تو ہیں پھر یہ کیسے کہ انسان اپنی پوزیشن (Position) نہیں سمجھتا اور اپنی حقیقت سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے، آپ کا کام دنیا سے کیا علاقہ ہے ہم کس لئے آئے، کیا ہم اس دنیا میں اس لئے بھیجے گئے کہ دنیا اس پر دوڑیں، اور ہوائی اڈے اور ریلوے ٹریفکوں کو اپنا مقصد حیات بنائیں؟ ہمارا زندگی کا جلوس ہے، اس میں ہر ایک جھول دے رہا ہے اور ہر انسان آج تار تار ہے۔

ں ہے داغ داغ شد پیرہ کجا کجا کنم

خدائے برتر و بندے جنہیں خسر کہتے ہیں دنیا میں اسی لئے تو آئے کہ انسان کو اس کا مقام اور مقصد زندگی بتائیں اور انہوں نے ایک سوا اصول بتایا تو انسان اللہ کے لئے بنایا گیا ہے اور یہ ساری مخلوق انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے، اگر ہم اور آپ یہ سمجھ لیں کہ ہم اس دنیا میں (Tourist) سیاح ہیں اور گھر میں تو یقیناً ہمارا اور آپ کا رویہ عام طور پر زندگی میں بالکل اور ہوگا جو فساد اور تباہی برپا ہے وہ یقیناً دور ہو سکتی ہے۔

دولت متدثہ کی ریس

میرے بھائیو! اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ صرف روپیہ جمع کرنے کی مشین ہیں تو سائیکل کے پہیوں میں جھول پڑ جائیں گے، غیر محدود تعداد میں روپیہ پیدا کرنا جب آپ کا مقصد حیات ہوگا تو آپ انسانی رشتوں کو بھول جائیں گے، نہ کسی کے دکھ سکھ میں کام آ سکیں گے نہ کسی پر ظلم کرنے میں ہچکچائیں گے، اگر آپ کا آئیڈیل یہ ہوگا

کہ ہر کوئی صرف اپنے ہی راستہ پر چلے اور تھوڑی مدت میں مذہب کا نام و نشان باقی نہ رہے پھر اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ انسان انسانیت کا دشمن ہو جاتا ہے اور ہر ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس امت کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں آپ کو بھیجا ہے تا آپ کے ذریعہ سے اس اخلاقی تغیر کو جو دنیا میں ہو ہر ایک شر کی بیخ کنی کرے اور اس کی جگہ نیکی کا بیج بوئے۔ اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس وقت فلسفہ شناسی اور دہریت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کریں اور اس کی روشنی حاصل کرنے کے لئے ہمیں آپ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس زمانہ کے مفاسد سے بچ کر اخلاق فاضلہ حاصل کریں اور اس کی برکات سے متمتع ہوں تو ہمیں آپ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس زمانہ کے مفاسد سے بچ کر اخلاق فاضلہ حاصل کریں اور اس کی برکات سے متمتع ہوں تو ہمیں آپ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

سلسلہ کے اخلاق۔

حضرات! آپ کو یہ سن کر بہت خوشی ہوگی کہ ہمارے سلسلہ کے اخلاق اس وقت بہت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی خاطر اپنے آرام کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے کاروبار کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے مکانوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے دوستوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم مذہب لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم قوم لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم ملک لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم زبان لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم رنگ لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم نسل لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم وطن لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم ملک لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم زبان لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم رنگ لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم نسل لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔ اپنے ہم وطن لوگوں کو چھوڑنا پڑا ہے۔

تاجر اور خریدار

ہمارے سلسلہ کے اخلاق ایسے اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ ہر ایک خریدار اس کی قدر کرتا ہے اور ہر ایک

لڑی ہے

پیشروں سے انسانوں کو دیا تھا کہ تم نے پیدا کیا ہے کو یا ہے نائج مرسلہ اپنی
خواہشات کو اپنے اوپر سلط کر لیتے ہیں روحانی علم طبعی اور بالکل مجہول ہے کی راہ اب
اسکی تاریکی چھپ گئی ہے باطنی سے جسم میں جاتے گی اس انسان نے اپنے پیش
کیا تھا وہ اپنے مقام سے ٹل جانے کے کارخانہ بنا جاوید ہوتا

مقام انسانیت

قرآن شریف میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو پیدا کر کے فرشتوں کو اس کے آگے
جھکایا گیا جس سے یہ حق ملنے کی انسانیت کی سلسلہ تذلیل ہے کہ اپنے پیدا کرنے
والے کے سوا کسی کے سامنے جھکے جب کہ خدا کے علاوہ کسی کے فرشتے ہی سب سے زیادہ
جھکنے کے قابل تھے کیونکہ وہ اس عالم کے کارپرداز ہیں، وہ اللہ کے حکم سے رزق اتارتے
ہیں، ہوا میں چلاتے ہیں جس طرح ایک حاکم اپنے نائب کارندوں سے
تعارف کراتا ہے، اسی طرح خدا نے انسان کے آگے فرشتوں کو جھکا کر ایک تعارف
یا شروع کرایا کہ انسان کی نسل قیامت تک کے لئے یہ حق یا ہے کہ وہ بجز خدا کے
کسی کے آگے جھکنے کے قابل نہیں مگر انسان اپنی ہستی اور ذات کو فراموش کر کے غلامیت
کی تذلیل میں مبتلا ہے

انسان کا اصل دشمن

وہ تو ور بھلا ہو جنگی ہتھیاروں کا جنہوں نے صاف بتا دی ہیں کہ بجز ہمارے آگ، لفس اور
آگ اور پیٹ کی آگ کے ہوا ہے اور دنیا کی اہم مقصد حیاتوں کے سامنے ٹھہر نہ سکا
کسی سیارے اور کسی مریخ سے کوئی شے نہیں آیا اور ابابیل سے کوئی سنا نے کے لئے نہیں آیا
کسی دوسرے ملک سے بھی نہیں تباہ کرنے کے لئے کوئی نہیں آیا، بلکہ جو کچھ ہماری
مصیبتیں ہیں وہ ہمارے ہی ہاتھوں کی لائی ہوئی اور ہماری اخلاقی پستی کا نتیجہ ہیں۔
تو پہلے جو ہتھیار دیا تھا بتا دیں اس پر کسی مرض یا وبا سے تباہی نہیں آتی

آزادی کی حفاظت

والدین کا فرض

مسلمانوں کا فرض

[illegible] (Spam) [illegible]

ہر چیز اپنے مقام سے ہٹی ہوئی ہے

[illegible]

اسلام کا پیام جرمن قوم کے نام

[illegible]

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء
والمرسلین وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد

عظیم جرمن قوم

[illegible]

[illegible] (MARTIN LUTHER) [illegible]

[illegible]

ان کا [illegible] ROUSSEAU [illegible] جس نے شروع [illegible]
[illegible] اس نے [illegible] پوری [illegible] سے [illegible] کا [illegible] مطالعہ [illegible]
[illegible] اس [illegible] سے [illegible] کا [illegible] یا [illegible] جس [illegible] سے [illegible] یہ
[illegible] KANT [illegible] میں [illegible] جس [illegible] پیدا [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] اس [illegible] یہ [illegible] مقصد [illegible] کا [illegible] جو [illegible] میں
[illegible] ان [illegible] کی [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کثر [illegible]
[illegible] پر [illegible] سے [illegible] تحریکیں [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] پر [illegible] کا [illegible]
[illegible] کا [illegible] ان [illegible] پورے [illegible]

رشتوں کی قانونی حیثیت اور وصیت کی

[illegible] سے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] پر [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] پر [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کے [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

اس عظیم قوم کی ذمہ داری کیا تھی

[illegible]

ایک عجیب تضاد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ ۹۸

ہے اور دل پر اس کی حکومت ہے۔ اس کی حکومت کی حد یہاں ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی شخص کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کی حکومت کی حد یہاں ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی شخص کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کی حکومت کی حد یہاں ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی شخص کچھ نہیں کر سکتا۔

اس غلط تقسیم کے بعض اسباب

یہ تقسیم جو اہلِ یورپ کو متوحش بنا دیتی ہے اور جس کی وجہ سے یورپ کے باشندے ایشیا کو ایک وحشی براعظم سمجھتے ہیں اور یورپ کے ان مفکرین کا یہ بڑا کارنامہ ہے جو ہمیشہ اپنے ہم وطنوں کے ذہن میں یہ بات بٹھاتے رہے ہیں کہ ایشیا کے باشندے ہمیشہ سے وحشی اور غیر مہذب رہے ہیں۔ یورپ میں یہ خیال بہت سے طریقوں سے پھیلایا گیا ہے۔ ایشیا کی تاریخ کو یورپ کے مؤرخوں نے یورپ کی تاریخ کے ساتھ ملا کر ایسا بنا دیا ہے کہ ایشیا کا ہر قوم کا ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یورپ کی قوموں کا ہے۔ یورپ کے مؤرخوں نے ایشیا کی تاریخ کو اس طرح لکھا ہے کہ ایشیا کی ہر قوم کا ذکر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یورپ کی قوموں کا ہے۔ یورپ کے مؤرخوں نے ایشیا کی تاریخ کو اس طرح لکھا ہے کہ ایشیا کی ہر قوم کا ذکر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یورپ کی قوموں کا ہے۔

ایک اور بات جو اس تقسیم کے پیدا کرنے میں بہت کچھ اثر رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ یورپ کے مؤرخوں نے ایشیا کی تاریخ کو اس طرح لکھا ہے کہ ایشیا کی ہر قوم کا ذکر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یورپ کی قوموں کا ہے۔ یورپ کے مؤرخوں نے ایشیا کی تاریخ کو اس طرح لکھا ہے کہ ایشیا کی ہر قوم کا ذکر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یورپ کی قوموں کا ہے۔

جوان مردوں اور جنگجو ہستیوں نے نہ دیکھا ہوگا، جنہوں نے تخت و دولت کی خاطر لاکھوں انسانوں کی آگ میں بلی دیا تھا۔

اس جست سے تو، وہی قوت سیاسی اقتدار اور انسانیت کی صحیح رہنمائی اور صحیح معنوں دونوں چیزوں کی جامع اور اللہ تعالیٰ کے کلمات ارشاد کی مصداق ہو سکتی ہے۔

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ○ (القصص ۵)

(ترجمہ) اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان فرمائیں ان بندوں پر جو ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہم ان کو سربراہ بنائیں اور انہی کو زمین کا وارث بنائیں۔

وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون ○ (السجدہ ۲۴)

(ترجمہ) اور ہم نے بنی اسرائیل کو پیشوا کیا کہ وہ رہنمائی کریں ہمارے حکم سے جب کہ انہوں نے صبر و ثبات کا ثبوت دیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی نصیب کرے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آزاد اسلامی ملک میں عمل بصیرت اور اصحاب غیر کی ذمہ داری

ایک تاریخی حقیقت

(BYZANTINE EMPIRE)

اصلاحات و تعمیرات

اور اسلامی سرحد کے محافظ ہونے کی وجہ سے نگاہیں تم پر لگی ہوئی ہیں اور ان کے دل تمہارے خیال سے خالی نہیں ہوسکتے حالانکہ یہ مصر فتح ہوگیا ہے عربی سلطنت اور مسیحی تاریخ دانوں کے لکھنے میں ملک میں اسلامی قانون نافذ ہے جس نے مسجدیں بن رہی ہیں صحابہ کرام آباد ہو رہے ہیں اسلام میں داخل ہونے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور جاری رہے گا لیکن دل اور زبان میں تعداد ایسے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے بڑی بات یہ کہ عربی زبان اختیار کر رہے تھے ایسا کم ملکوں میں ہوا وہاں کے باشندوں نے اپنی ترقی یافتہ زبان چھوڑ کر عربی اختیار کرلی ہو اور پھر قدیم زبان بالکل مٹ گئی ہو یہ بھی مصر کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے مصر کو فتح کیا اور اس کی زبان عربی ہوگئی رسم الخط عربی ہوگیا تمام کا تمام فتح کیا تو اس کی زبان پہلے جو چھوڑی ہو سریانی یا قبطی سب ختم ہوگئی اور انہوں نے بھی عربی زبان اختیار کرلی اور اس میں کلام پیدا کرنے لگے۔

باط کا معنیہ

سب سے زیادہ قابل لحاظ بات یہ ہے کہ جس کا ترجمہ کیا ہے مرابط ہے رباط کا ترجمہ بھی کسی مفرد لفظ سے کرنا بھی مشکل ہے تاکہ بندی سرحد کی حفاظت کی کا مرمیں مسلسل مشغول رہنا یہ رباط کے مفہوم میں آتا ہے، چنانچہ مسجد میں ایک نماز کے بعد جو دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے اس کے لئے بھی فذالکم الرباط فذلکم الرباط کے الفاظ آئے ہیں رباط کے لفظ میں عسکری و جسمانی طور پر اور اس کے ساتھ معنوی، روحانی اور فکری طور پر بھی ہمیشہ چوکنا رہنے کا مفہوم آجاتا ہے آپ نے مسلمانوں کو احساس دلایا کہ قدیم آبادی کے وقت بھی جب حرام مصر کو دیکھتی جو فرعون نافذ کئے ہوئے تھے، جب وہ اس ملک کی سرسبزی و شادابی دیکھتی تو اس کو یاد آئے گا کہ یہاں ہماری سلطنت تھی تو تم اس سے غافل نہ رہنا پھر تم تیسری صدی ہجری میں ایک زبان ہو سو برابر اعظم افریقہ اس وقت ثانی پنی فتح نہیں ہوئی تھی) پڑا ہوا ہے اس میں ایک صحرا ہے ایسا ملک ہے جو مسلمانوں کے قبضے میں آیا ہے گویا اس وسیع براعظم میں اسلام کو محفوظ رکھنا مشکل ہے مسلمانوں کو آزاد مسلم ممالک میں بھی ہمیشہ اس وصیت پر عمل کرنا چاہئے اور اپنے اندر مرابطہ کیفیت

پیدا کرنی چاہیے اور قائم رکھنی چاہئے کہ وہ ان سب چیزوں سے بچیں جو غلط پیدا کرنے والی ہیں جو دشمن کو موقع دینے والی ہیں۔

یاد رکھئے کتنے صرف خارجی نہیں ہوتے ہیں داخلی بھی ہوتے ہیں اور داخلی کتنے بعض اوقات خارجی فتنوں سے زیادہ خطرناک اور دور رس نتائج رکھتے ہیں۔ مثلاً آپس کا اختلاف آپ سب کو معلوم ہے کہ سپین کا ملک جو مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلا وہ کسی خارجی حملہ سے نہیں نکلا اس لئے کہ تاریخ میں فرانس کا حملہ سپین پر یا اس کے ہمسایہ ملک جرمنی وغیرہ کے حملہ کا کہیں ذکر نہیں "تمام مسلمان خود سے خود سپلے اور لکھنے لگے تھے لیکن خانہ جنگیوں، بھائی بھائیوں اور قطعاتوں کی "ہوس چپقلش کے تحت وہاں کے نیز وہ آزادی اصل فتنہ تھا اس کے علاوہ ایک اور فتنہ جو اندلس سے زوال کا باعث ہوا یہ کہ انہوں نے ساری توجہ تعیشات اور عیش و لطیفہ پر مرکوز کر دی اکثر مساجد اور قصر الحمرا کی زیب و زینت اور نفاست و لطافت دیکھنے کی بات معلوم ہوتی ہیں اس طرح شاعری پر اور اپنی موشگافیوں پر اپنی طاقت مرکوز کر دی۔ خود وہاں فی "باری کو اسلام سے مانوس کرنے کا کام بھی اس کو اسلام کے دائرہ میں رہنے کا کام نہیں کیا۔ اس کی علاوہ ہسپانیہ میں ایک تیسری شمال کی طرف بڑھنے کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوئی۔ وہ اپنی سلطنت کو مستحکم کرتے رہے اور اس حقیقت کو بھول گئے جو حضرت عمر بن عاص کے اس مختصر جملے میں نظر آتی ہے کہ تمہارے چاروں طرف غیر اسلام کا سمندر پھیلا ہوا ہے اس لئے تمہیں اطمینان نہیں کرنا چاہئے کہ یہ سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ کھڑا رہے گا اور یہاں اس کی موجیں تمہیں نہیں پہنچیں گی انہوں نے شمال کی طرف بڑھنے کی کوشش نہیں کی جب بن پرواز پڑا تو جنوب کی طرف بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ بحر الظلمات تک پہنچ گئے اور وہاں سے ایک جھٹکے میں وہ مغرب اقصیٰ (مراکش) پہنچ گئے۔

اندرونی کمزوریاں جب کسی ملک میں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس کو گھن کی طرح کھاتی ہیں جیسے دیمک لکڑی کے درخت کو چاٹ جاتی ہے، وہ کھڑے رہتے ہیں اور دور سے نظر آتے ہیں پوری پوری اداتیں ان کی سچی خبر دیتی ہیں لیکن دیمک ان کو اندر سے

(History of European Morals)

لوگوں نے سامنے یہ مثالیں تو پیش [illegible] کی سے اپنے بیٹے کی شادی
[illegible] ہندوستان میں ایسی مثالیں ہیں۔ تقریبات [illegible]
ہے اور [illegible] جاتا ہے۔

حضرات [illegible] باتوں کا پتا [illegible]
اور اس [illegible] مشکل ہے
آپ [illegible]
بہت سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کر رہا تھا کہ بچا جائے لوگ یہ سمجھیں کہ شاید اس کے پاس چھپا کر رکھا ہوا کہ اس نے یا ایسا کام کیے ہیں معاشرے کو اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے معاشرہ بڑی بڑی چیزوں سے محفوظ بھی رہتا ہے پرقائم ہوتی ہیں وہ وہیں معاشرہ کی ریڑھ ہے اسلامی اخلاق اور اسلامی زندگی وہیں ہے جب اسلامی معاشرہ بھی تو پھر کسی چیز کا امتیاز نہیں

میرے بھائی اور دوستو آپ "اقسم علی ذلک" کو مستقل العمل بنائیں۔ آپ ایک اہم محاذ پر کھڑے ہوئے ہیں کہ آپ کو ہمیشہ یہ کان سناچ نے پلٹ جھپٹنے اور میدان کا نقشہ بدل دینا ہے پلک جھپکنے اور سوچنے کی کوئی گنجائش نہیں یہاں متعدد شخصیتیں ہیں ہو سکتا ہے جو فضل سے ملک کی ممتاز ترین شخصیتیں ہیں جس اول نے لوگ ہیں وہ جماعت جو جہاد میں شامل ہو گئیں تھیں۔ ان کے خلاف اللہ کے فضل سے بہت کام ہوا ہے اور بات اور ہوتا ہے گا۔ میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس کی امت کی تمہید میں لمبا چوڑا کر کے ہمارے معاشرے میں جو بدعات ہیں، جو غیر بدعات یا سوداتی ہیں شامل ہو گئے ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں اس کے لئے خطبات، تحریکی دورے، تحریکی مہم، پوسٹر بل بورڈ عامہ کے وہ سب استعمال کئے جائیں اور میدے ساں میں دعوت چلتی رہے آپ کی دعائیں کے پورے ملک میں معلوم ہو کہ ایک عظیم تحریک چل رہا ایک زبردست مہم جاری ہے یہ کم سے کم دو سال چار سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت کے لئے جاری رہنا چاہیے

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور میں بھی کمی دہ میں اس کے اجر میں شامل ہو جاؤں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لسانی، نسلی و علاقائی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق

[illegible]

۱۔ سانحات تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے

[illegible]

وعصى آدم ربه فغوى O ثم اجتباه ربه فتاب عليه وهدى O

طٰہٰ ۲۱ تا ۲۲

اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

قل رب زدنی علما O حٰمٓ عسٓقٓ ۲ حٰمٓ عسٓقٓ

سورہ کا نام

اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

بہت سی اصطلاحی کامیابیوں کا سہرا اصطلاحیوں کے سر ہے

اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

وعصى آدم ربه فغوى O ثم اجتباه ربه فتاب عليه وهدى O

طٰہٰ ۲۱ تا ۲۲

اس کے بعد اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا تو اس نے اس پر توجہ کی اور اس کو ہدایت بخشی

غلطیوں کا احساس نہ کرنا صحیح الفطرت انسان کا شیوہ نہیں

اپنی غلطیوں کا احساس نہ کرنا، اور اپنے تجربوں اور ناکامیوں سے فائدہ نہ اٹھانا، غلطیوں اور ناکامیوں کے سبب و علل کو تلاش نہ کرنا، ایک ہی غلطی بار بار کرنا، اور ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جانا ایک صحیح الفطرت اور صحیح الحواس انسان کا شیوہ نہیں ہے اور مومن وقومہ کی طرح بھی زیب نہیں دیتا، جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست ایمانی عطا فرمائی ہے اور عقل و تجربے سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ دعوت دی ہے، قرآن شریف نے جو ہمارا نفس کی یہ کمزوری اور عیب بیان کیا ہے، کہ وہ واقعات اور تجربات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھاتے اور برسہا برس تک ایک ہی آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں۔

اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (سورۃ التوبہ ۱۲۶)

(ترجمہ) کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں، مگر اس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں، نہ کوئی سبق لیتے ہیں۔

مومن کی اس صلاحیت کا اظہار کرتے ہوئے ایک صحیح حدیث میں یہ مضمون آیا ہے لا یلدغ المومن من جحر مرتین۔ (مومن ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا)

اسلامی تہذیب کی جاذبیت

میرے بھائیو! ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک قدیم اسلامی ملک، اور مسلمانوں کے خالص اکثریت والے علاقے میں جو صدیوں اور نسلوں اسلام کی سرزمین تھی، جس کے چپہ چپہ پر مسجدیں اور خانقاہیں تھیں، جس نے صدیوں اولیاء اور علماء کی پرورش کی، اور جس کی فضاؤں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہاں کی ہوا میں تبلیغ کی ایک تیز و تند لہر تھی، اور دیکھتے دیکھتے صدیوں کی محنتوں پر پانی پھر گیا، مسلمان سے بے تکلف مسلمان کا گلا

کا نام ہے گناہ انسان پر طرح طرح گئے جیسے سانپ اور بچھو ڈس جاتے ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کھایا جاتا۔ جن لوگوں نے اس ملک میں پناہ لی تھی ان کے لئے یہ ملک میں کہیں پناہ نہیں تھی اور ان کے دل میں ان کے لئے رحم کا جذبہ تھا۔ کسی آنکھ میں ان کے لئے کوئی آنسو نہیں تھا۔ انسانوں کا شکار اس طرح کھیلا جا رہا تھا جیسے کسی جنگل میں درندوں پرندوں کا اور کسی تالاب میں مچھلیوں کا کھیلا جاتا ہے۔ شریف عورتوں کی عصمت تھوڑی سی روٹی کے ٹکڑوں کے بدلے میں خرید لی گئی۔ معصوم بچوں کی چیخ پکار ان وحشیوں کے بھوکے پیاسے کانوں تک نہ پہنچ سکی اور ان کی ماں بہنیں جو اپنے بھائیوں کے لئے روتی رہ گئی ہوں گی۔ ان کی "مشرب (اب پرتی) عقیدہ توحید پر قوم پرستی اور نسل پرستی اسلامی وحدت پر اور حمیت جاہلیت اور عصبیت اخوت اسلامی پر کس طرح غالب آ گئی کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی عصر میں بھی کبھی اس طرح غالب نہیں آئی تھی اور اسلام اور مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں کبھی اس طرح ذلیل نہیں ہوئے جس طرح اس زمانہ میں

تہذیب کے آواز نے ترشوئے ضم اور

مختلف باتیں تھیں جن پر طرز معیشت و نبائی کی وجہ سے تباہ ہو گئے ساں سے اور بیت سے بیشتر اس کے ساتھ میں آرا سا تھا یا اس کی وجہ سے رہی تھی ط لطف بڑھا، اس کے دوست اور سایہ میں اضافہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر اپنا احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۝ (النساء ۱)

(اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے

بلکہ یہ چیز گواہ ہے بے شک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے
روم کی جنگ ۔۔

ومن آیاته خلق السموات والارض واختلاف ألسنتکم
وألوانکم إن فی ذلک لآیات للعالمین (سورہ روم ۲۲)

(ترجمہ) اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری
زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا بے شک اس کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

لیکن تاریخ انسان کی طویل تاریخ میں جو اس قسم کے تعصبات، امتیازات اور
منفی خیالات سے عبارت ہوئی ہے، ہم کسی ایسی جنگ سے واقف نہیں ہو صدر
زمان رسالت کے لئے لڑی گئی ہو، عرب اپنے قوت بیان اور لسانی تعصب میں مشہور تھے
یہاں تک کہ وہ اپنے سوا باقی لوگوں کو "عجمی" (گونگا) کہتے تھے لیکن تاریخ نے کوئی ایک
واقعہ ایسا یاد نہیں کیا جس میں عرب محض کسی کی زبان کی بنیاد پر لڑے ہوں۔ اسلام
نے قومی تعصب کو حرام ہونا جائز کیا تھا اس کا نام "عصبیۃ جاھلیۃ" رکھا تھا اور اس پر
سخت نکیر کی تھی، اس کی جاہلیت کی قابل نفرت یادگار، کفر و شرک پر مبنی کارزار اللہ
اور رسول کے خلاف جنگ سے عبارت ہو اور اس کی حفاظت کے لئے مرنے کو حرام موت یا
جاہلی اور غیر اسلامی موت قرار دیا تھا لیکن جاہلیت کی تاریخ میں بھی زبان کے مسئلہ میں
ہمیں کسی ایسے معرکہ کا ذکر نہیں ملتا

یہ حقیقت یورپ اور اس کی انتہا پسند قوم پرستی کا شاخسانہ ہے، جس نے زبان اور
کلچر کو یہ "مقدس" لباس عطا کیا ہے اور اس کو ایک ایسا بت بنا دیا ہے جس کے لئے
انسانوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے اور خون بہایا جاتا ہے، اس کے بیشتر اور اکثر ظلموں
میں یہاں تعصب سے اس کا شامل زبان کا تعصب اور اس کے لئے مرنے کا جذبہ پیدا
ہو اور لوگوں کو زبان کی ایسی صلیبی جنگ (CRUSADES) یا "جاہلیت" (PAGANISM)
کا سامنا کرنا پڑا جس کا تجربہ اب تک یورپ کا ہی پروردہ اور پسندیدہ جو بڑی تیزی اور
دور بینی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا ان مسلم اقوام میں بھی پوری طرح پھیل گیا، جو بہت

صحیح العقیدہ، سلیم الفطرت، اور دینی و ایمانی جذبات کی حامل تھیں، اور جن سے بھی ظہور پر تو تھی، بلکہ یقین تھا کہ وہ اپنے دین اسلام، اور سلامت فطرت کی وجہ سے ہم ارتم ریا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں اس انسان سے بہت دور ہیں ہیں جس کی عقل خالق کی طرف سے کوئی سند اور دلیل نہیں اور جس کی خدا کی میزان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی قیمت نہیں

لیکن اچانک عالم اسلام، اور اسلام و وحدت اسلامی پر عقیدت رکھنے والوں کے سامنے ایک نئی صورت حال آئی، اور ریاض کا یہ فتنہ ایک آتش فشاں کی طرح ایک اسلامی ملک کے قلب و جگر میں پھوٹ پڑا، یہ آفت یہ قیامت جو سامنے آئی وہ کچھ مرض تھے اپنے سے، یا شیطان کی سرکوبی، تذلیل کے جذبہ سے نہیں تھی، اس کا مقصد یہ تھا کہ اخوت اور اتحاد و اتحاد کا دور دورہ ہو، نیکیاں فروغ پائیں اور برائیاں ختم ہوں، یہ سب اس لئے ہوا کہ اس قوم کی بڑی جمعیت فرنگی شیشہ گروں، اور قومیت کے انتہا پسند پرستاروں کے ہاتھوں کھیلنے لگی اور وہ ایک خطرناک سازش کا شکار ہو گئی۔

اسلام کی ساکھ کو بڑا دست نقصان۔

حضرات اس انسانی قتل عام، خوں مسلم کی ارزانی، اور جانی و مالی نقصان پر بھی جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں لیکن ان واقعات کا سب سے زیادہ شرمناک پہلو یہ ہے کہ اس سے قوتوں کو اسلام کی ناکامی کے ثبوت کے لئے ایک دلیل ہاتھ آئی، اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں رہنے والے مختلف قوموں، اور مختلف قوموں (جس کی رگیں اور رنگ و نسل مختلف ہیں) متحد کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، نیز یہ کہ اسلامی عقیدہ پر کسی سوسائٹی اور کسی ریاست (STATE) کے قائم ہونے اور قائم رہنے کا امکان نہیں یہ وہ معنوں خسارہ ہے جس کا کوئی حساب مقابلہ نہیں کر سکتا آپ ہندوستان کے عظیم ترین تجارتی مراکز میں رہتے ہیں، جانتے ہیں کہ ایک تاجر کے یہاں نفع نقصان بازار کے اتار چڑھاؤ، اور تجارتی مد و جزر کی کوئی اہمیت نہیں، اس کا اصل

[illegible] [illegible] [illegible] [

[illegible]

صحیح دینی شعور کی [illegible]

[illegible] صحیح دینی شعور کی [illegible] ضروری ہے [illegible] اسلام کی محبت کافی نہیں [illegible] ساتھ [illegible] آن مجید میں [illegible] بغاوت اور [illegible] کا [illegible] گیا ہے

فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى ○ [illegible]

[illegible]

[illegible] بخاری میں ہے

ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى [illegible]

فی النار (صحیحین)

(ترجمہ) تین، تیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا ایک اللہ اور رسول اس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ کسی انسان سے اس کو محض اللہ کے لئے محبت ہو، تیسرے یہ کہ اس کو کفر کی طرف واپس جانے سے تصور سے بھی ایسا نفرت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کے خیال سے ہوتی ہے۔

جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے

مسلمان کو اسلام کے خلاف لڑنے اور دشمنوں کا آلہ کار بننے سے اس لئے باز رہنا چاہئے کہ اگر خواب میں بھی کوئی واقعہ ایسا دیکھے تو اس کے منہ سے چیخ نکل جائے اور وہ توبہ و استغفار کرے جاہلیت سے صرف جذباتی نفرت ہی کافی نہیں، مسلمان کے لئے جاہلیت کی صحیح معرفت ضروری ہے، وہ کبھی اس کے بارے میں دھوکہ نہ کھائے اگر جاہلیت خلاف فریب نعرے لگائے، اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر آئے جب بھی وہ دھوکہ میں پڑے اور اس سے بچتا رہے، وہ کسی بھیس میں بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اس کو پہچان جائے اور اس کو مخاطب کر کے کہے

ہے ۔ رنگے کہ خونابی جاسی پوشی
من انداز قدرت رامی شناسم

شیطان کی حکمت عملی

شیطان کی حکمت عملی اور جنگی پالیسی (STRATEGY) یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں بہ کثرت پھیلے، پھلے پھولے، وہ ہر طرف سے حملہ آور ہو، وہ ہر طبقہ اور ہر فرد پر ایسے ہی طریقہ اور ایک ہی ہتھیار سے نہ تاخت و دینداروں اور بے دینوں کو اسلام کے دشمن بنانے کی ترغیب نہیں دیتا کہ اس میں اس کو کامیابی کی امید نہیں، وہ ان کو کفر، تکفیر خود پسندی، تعصب جاہلیت اور حسد جیسے امراض میں مبتلا کرنے کی کوشش [illegible] کی سربلندی

حکومت و اقتدار کی ہوس، اور وہ سربراہ کے بجائے اپنے ملک کے وسائل کا خود استعمال کرنا چاہتا ہے، جو حکومت کرنا اور اپنی رعایا اور نظم کو فروغ دینا، قیمت پر اپنے ملک کا بیڑا غرق کرنا ہے، وہ شما دوں فریب مقاصد، اور یہ وہ لالچ اور تبریں خوب ہیں جس نے بڑے بڑے اہل علم، اور بعض اوقات بڑے بڑے سیدھے بھی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

عربوں کی فریب خوردگی، اور اس کی سزا!

شیطان نے عربوں کو بھی بہت سے بھلاوے دیئے ان سے کہا کہ قرآن جیسے تمہاری زبان میں نازل ہوا اللہ کا رسول تم میں سے ہوا، تم نے بھی اور تمام عالم کا قبلہ تمہاری سرزمین میں سے حرم اور سبز گنبد والی آرام گاہ تمہارے ملک میں ہے تم قرآن، حدیث اور علوم اسلامیہ کے حقائق جیسا سمجھ سکتے ہو، دنیا میں کوئی قوم اس کو سمجھ سکتی ہے پھر اس سب کے باوجود خلافت کا حق تم سے مرا دان میل دور کے ترکوں پر قسطنطنیہ میں بیٹھ کر تم پر حکومت کریں جن کی زبان تک سمجھ نہیں سکتے، عربی پر مشتمل ان کی لغت سے عربوں نے کچھ واقف ہی سائنسی، اور وہ عرصہ سے ایک عرب اپنا حق کا خواب دیکھ رہے تھے، ہر طرح کی ترکوں سے بغاوت پر اکسائی گئیں، اور ان کے احساس برتری اور جاہلانہ رویے سے نالاں تھے، ترکوں نے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر دیا، اور وہ ترکی ہی شاطرانہ چالوں سے مقاصد حاصل کر لیں گئے شریف مکہ سے حجاز، اردن، شام اور عراق کے عربوں سے اپنے بھلے تھے، انگریزوں کا ساتھ دیا، اور ان کے منصوبوں کی تکمیل میں معاون بن گئے، ہر کوئی کو شکست دینے والی طاقت عثمانیہ کا خاتمہ ہو، دولت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا، وہ حصار جس سے اندر مسلمان عزت کے ساتھ رہتے تھے، منہدم ہو گیا، مغربی طاقتوں کو اب کسی کا ڈر نہیں رہا، مسلمانوں کی طرف سے کوئی انگلی اٹھانے والا بھی نہیں رہا اس کے نتیجہ میں فلسطین میں یہودیوں کا قومی وطن (THE NATIONAL HOME) اسرائیل کی سلطنت قائم ہوئی، عربوں کی چھاتی پر کھنجر کی طرح قائم ہے، بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا، یہ سب اس مصیبت جاہلیہ کا نتیجہ ہے، جس کا عرب شکار ہوئے۔

اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

قرآن اور حدیث میں عصبیت جاہلیہ کی مذمت:

قرآن و حدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم یہ جانتا ہے کہ کسی نسل، زبان، رنگ، وطن کی بنا پر تفریق کی بنا پر اندھا دھند حمیت اور طرفداری، اس کی بنیاد پر محبت و نفرت، تعلق و قطع تعلق صحیح و غلط، ہر حالت میں عصبیت ہے جس کی مذمت سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں قرآن شریف میں ہے

اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ
(سورۃ الفتح ۲۶)

(ترجمہ) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی بنا ضد بھی جاہلیت کی۔

اور صحیح حدیث میں آیا ہے۔

لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل علی عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ (ابوداؤد)

(ترجمہ) وہ شخص مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی دعوت دے، وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے جو کسی عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے، وہ شخص جماعت مسلمین میں سے نہیں ہے جس کی موت عصبیت پر ہو۔

ایک مرتبہ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنی اپنی قوم کی مدد کی اور مہاجر نے یا للمہاجرین (اے مہاجرو مدد کرو) اور انصاری نے یا للانصار (اے انصاریو مدد کرو) کا نعرہ لگایا آپ کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا "دعوھا انھا منتنۃ" (ان جاہلی نعروں کو چھوڑو یہ گندی بدبودار چیزیں ہیں) رئیس المنافقین کو ان جاہلی نعروں سے بڑا کام پڑا تھا اور ان کی وجہ سے ہی فتنہ بپا کرنے کی آپ نے ان سے کام

[illegible] قبول سے قاصر ہو گئے ہیں [illegible] اور اندر [illegible] ہے، جس کے نتیجے [illegible] اسلامیت کے قتل کی [illegible] کہ [illegible] کی پہچان کے [illegible] حشر میں [illegible] انسانوں کا خون [illegible] جائے گا [illegible] آنے والی [illegible] معصوم بچوں کو [illegible] میں [illegible] جائے اور ملک کو [illegible] سے [illegible] میں [illegible] جائے

انسان زبان سے زیادہ قیمتی ہے

[illegible] ہیں [illegible] کے لئے ہی ہیں، انسان [illegible] کے لئے ہیں [illegible] ہے ہیں، [illegible] انسان کی جان [illegible] جان [illegible] سب سے پہلے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] ک

ان مسلمانوں نے جو اپنے دینی جذبہ میں ہندوستان کی دوسری آبادی کے مقابلہ میں بارہ نیک نام تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اثر پذیری اور رقت کا حصہ وافر عطا فرمایا، جو ان ہر شعائر دین سے والہانہ محبت رکھتے تھے، جو وعظ کے مجالس اور دینی اجتماعات میں لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے تھے اور پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑتے تھے، بہت سے مقامات میں سیاسی شاطروں کی چال کا شکار ہو گئے اور اس خون کھیل میں شریک ہی کی ہاکم سے کم اس قدر کا اس جرات سے مقابلہ نہیں کر سکے جس جرأت سے ایک صاحب شعور قوم کو کرنا چاہیے تھا

صحابہ کرامؓ کی جامع تربیت

میرے بھائی! یہ تھا صحابہ کرام کا معاملہ اس سے بالکل الگ تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی مکمل اور جامع تربیت فرمائی تھی، جہاں ان کے اندر عمل کا وہ جذبہ پیدا کیا گیا تھا جس کی مثالیں دنیا کی تاریخ میں نایاب ہیں، وہاں ان کے اندر ایک ایسا شعور پیدا کر دیا گیا تھا، کہ وہ صحیح اور غلط علم، اور جاہلیت اسلام میں ہر وقت امتیاز کر سکتے تھے، ان کا ذہن اتنا سلیم اور مستقیم بنا دیا گیا تھا، کہ کوئی ٹیڑھی چیز اس میں گھس نہیں سکتی تھی، جیسے کسی نلکی میں کوئی ٹیڑھی چیز ہو تو کوئی داخل نہیں ہو سکتی اسی طرح ان کا ذہن سلیم کسی کج چیز کو قبول نہیں کرتا تھا۔

میں اس کی ایک بہت واضح اور حاقتور مثال پیش کرتا ہوں، آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام کا تعلق ذات نبوی سے کیا، اور کیسا تھا؟ مختصر یہ ہے کہ توحید کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی انسان کو کسی انسان سے جتنی عقیدت اور تعلق ہو سکتا ہے وہ صحابہ کرام کو آپ ﷺ کی ذات مبارک سے تھا، جس کو فارسی کے کسی شاعر نے اس الہامی مصرعہ میں بیان کیا ہے کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ کے مبارک لبوں، اور زبان سے جو چیز نکلتی ہے اس

کاشف اور سرچشمہ وحی اور سراسر الٰہی ہے، اور آپ کوئی بات اپنے نفس کے تقاضہ سے نہیں فرماتے تھے، اس کا بیان تھا کہ۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ○

(سورۃ النجم ۳، ۴)

(ترجمہ) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔

ان خصوصیات کو سن لینے کے بعد اب یہ سنئے کہ آپ نے ایک مرتبہ صحابہ کی بھری مجلس میں فرمایا۔ "انصر اخاک ظالما او مظلوما" (اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہونے کی حالت میں بھی اور مظلوم ہونے کی حالت میں بھی) اس تعلیم اور مشن کا تقاضہ جس کا اوپر ذکر ہوا یہ تھا کہ اس ارشاد کو سنے چون و چرا نہ کہتے، اور آنکھ بند کر کے اس پر عمل کرتے، ایسے واضح الفاظ میں فرما دینے اور اہل زبان ہونے کے بعد ان کے کچھ دریافت کرنے اور وضاحت چاہنے کا کوئی موقعہ نہ تھا لیکن جس بلند پایہ ان کی اس وقت تک تربیت ہوئی تھی، ظلم کی تو مذمت وہ اس زبان مبارک سے بھی تک سنتے آئے تھے اور ظالم کا ساتھ دینے کی جس طرح تلقین کی گئی تھی، ان کے حس میں اور آج کے ارشاد میں ایک کھلا ہوا تضاد محسوس ہوا، وہ خاموش نہ رہ سکے اور انہوں نے ادب سے عرض کیا۔ "یارسول اللہ ھذا ننصرہ مظلوما فکیف ننصرہ ظالما؟" (اے خدا کے پیغمبر مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کی جائے ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کی جا سکتی ہے؟) آپ نے قطعاً اس پر اپنے کسی تعجب کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ان پر سرزنش کی، بلکہ نہایت متانت کے ساتھ اپنے اس فرمان کی تفصیل اور اپنے اس ارشاد کی تشریح فرمائی، فرمایا "ہاں ظالم کی بھی مدد کی جا سکتی ہے، اور کرنا چاہیے مگر اس کا طریقہ کیا ہے؟ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو، اس کو ظلم نہ کرنے دو۔" (اب آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا تھا، اور جو گرہ پڑ گئی تھی، کھل گئی تھی۔

(۱) بخاری جلد ۲

کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو

اس مشہور کی یہ دوسری مثال ہے رسول اللہ نے ایک صحابی عبداللہ بن حذافہ کو سرکردگی میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا، جس کو سیرت و تاریخ کی اصطلاح میں (سریہ) کہتے ہیں، آپ نے ساتھ جانے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی پوری اطاعت کرنا ایک موقعہ پر امیر نے کسی بات کا حکم دیا، اس کی تعمیل میں ذرا تاخیر ہوئی، انہوں نے اس غضب کے بولنے پر جمع کرنے کا حکم دیا، جب لکڑیاں جمع ہو گئیں تو انہوں نے ان کو آگ دکھائی اور ایک آدمی سے کہا کہ جاؤ اور آگ میں کود پڑو، انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے کہا کہ تم کو رسول اللہ نے میری بات ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ بے شک دیا تھا، لیکن اس کا مطلب نہیں تھا کہ میں آگ سے بچنے کے لئے اسلام کو قبول کیا اور آپ کا دامن تھاما ہے اب کہ اس میں کیسے چھلانگ لگا دوں؟ بات ختم ہو گئی، یہ فوج جب مدینہ پہنچی تو امیر لشکر نے آپ کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا اور اپنے ساتھیوں کی شکایت کی، آپ نے ان کے عمل کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ لوگ آگ میں کود جاتے تو پھر کبھی نہ نکل سکتے تھے آپ نے فرمایا کہ "انما الطاعۃ فی المعروف" (اطاعت نیک کام ہی میں ہے) آپ نے امت کو یہ زریں اصول دیا، جو اس کی ہر دور میں رہنمائی کرتا رہا ہے اور جس نے بڑے نازک موقعوں پر جابر و مستبد بادشاہوں کی اندھا دھند اطاعت اور گروہی قائدوں اور رہنماؤں کی غیر مشروط پیروی اور قیادت سے روکا ہے، وہ اصول یہ ہے کہ "لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق" (کسی مخلوق کی کسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق (خدا) کی نافرمانی ہوتی ہو اور اس کا کوئی حکم توڑنا ہو تاریخ اسلام میں

۱ [illegible]
(۲) [illegible]

مسلمانوں نے جو بڑے بڑے مقصدوں پر اپنے دماغی اور ایمانی قوتیں صرف کر رکھا تھا وہ بیرونی آقاؤں کا ایندھن نہیں بن سکتے تھے اس میں ایسے ایسے جری اور بیباک علماء اور صلحاء پیدا ہوئے جنہوں نے وقت کے جابر سے جابر حکمراں کے سامنے کلمۂ حق کہنے سے کبھی انکار نہیں کیا، اس اصول کے بارے میں انہوں نے کبھی مداہنت سے کام نہیں لیا، اور اس راہ میں جو کچھ بھی پیش آیا اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا، اسلامی تاریخ کا ہر صفحہ اس حقیقت پر شاہد ہے، اسلام کی تاریخ کربلا کے میدان سے شروع ہوتی ہے، اور کسی قوم کی تاریخ میں شہادت کی اس سے بلند تر مثال نہیں مل سکتی، یہ سب اسی روشن اصول کا نتیجہ تھا کہ

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

رحم کا مرہم

غیر مسلم دنیا کا زخم بہت گہرا ہے، لیکن کوئی زخم ایسا نہیں جس کا مرہم نہ ہو، اور جو مذہب سے بے تعلق اور غیر متاثر ہے کھوئی ہوئی دولت کی بازیافت اور بچھڑے ہوئے قافلے کو پانے کی کوشش میں لگ جاؤ، تو اس سے اگر ہر پہلو یا ہر جہت سے نہیں تو بیشتر پہلوؤں سے ضرور کامیاب ہو سکتے ہو، بلکہ بسا اوقات پہلے کام سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے کہ زبان سے کہنے کی بھی فطرت کا تقاضہ اور خدا کا حکم بھی ہے کہ

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

کسی زبان کا اسلامی روح سے محروم رہنا، اور جاہلی تصورات اور عقائد کا غلام ہونا بہت بڑا خطرہ ہے

یاد رکھو کسی زبان اور سریچر کا اسلامی روح، اسلامی تخیلات اور تعبیرات، اسلامی خیالات، اور اصطلاحات سے آشنا ہونا اور دینی علوم کے ذخائر سے محروم رہنا بہت بڑا خطرہ ہے، دماغ کا، دل و دماغ اور روح و ضمیر سے قریبی تعلق ہے، جس زبان پر غیر اسلامی فکر اور غیر اسلامی ادب کا تسلط ہو، جس زبان پر غیر اسلامی چھاپ ہو، جس زبان کے

ہے والوں نے سے پہلے فاطر تقے اور پچ طالب لے اور لڑے کا تاور دوبر ہو، اس
بان کے تعاون فکر مات بھی دوسرے دعوت کسی مشرکانہ پیشہ یا ملازمت سے، جو
ں اور دینی شخصیتیں، دینی دار دینی ادیب و شاعر، ایسی ان شخصیتوں اور ان کی فکری
ار مفکرانہ کے نئے قابل قصد ہوا ایڈیٹر ہوں اس و اسلامی شخصیتوں سے اور اس
لسانیں اسلام چلا چلوا اس سے یا فائی ہو ہو قوم بیٹ دینی اور پہنچ دینی تعلیم کے حضرو
میں مقدار پہنچی ہار اس ان دینی شخصیت کو ہر وقت بیدار کیا جا سکے اس پر بھی اور ہاں
پتی کا اپ خرو اس دیکھوں اور وقتہ غلا ہے سکے سے کافی کے حالیہ دعوات میں
م سے اس کا سے چیا ہا اب آپ کا فرض ہے اور آپ اس حضرہ کا سد باب کریں ان
رسالوں میں پہ رت پیدا کریں ان دینی دوست کو صرف اسلامیات سے ملاس ہو
دیں بلکہ ان کی روح اور تخیلہ و مسلمان بنائیں اور اس کا مزاج سازی بنانے کی کوشش
کریں ان شخصیتوں کا رت اور کا ان کی صرف دور لرنے کی کوشش کریں جوان کو اسلام
سے دور اور مشرکانہ بیالات سے قریب تر کرتی ہیں ان میں اسلام اور عالمیت سے دریان
اختیار کرے والی مدد سے محبت اور خراد کر سے عزت کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا
دیں کہ آئندہ کوئی دینی مدرسہ اور بان مسلم ملک و ملت کی دشمن دینی ان کو اپنی سرد
طلبانوں سے بات سکے

ایک نئے دور کا آغاز ہوگا

میرے بھائی اور عزیز ڈاکٹر تو نیق الٰہی سے آپ نے یہ فرمائش کی ہے کہ میں اپنی
ماری سابقہ غلطی جس کے نتیجہ میں پاکستانی اتفاق پیش آئے وہ ایک بڑی کامیابی کو
پیش نظر رکھ جائے اور ملت کو یہ کہ اس قسم خاندان و جس میں ہزاروں کی
تعداد میں ہوں اور سینکڑوں کی تعداد میں ولیا پیدا ہوئے اور جس کے لاکھ سے بھی زیادہ
سے بیت اور ان کے لئے عقیدت پائی جاتی ہے اور جن کے سلاسل سے تاسی قریب
میں تیرہویں صدی کے مجدد اعظم حضرت سید احمد شہیدؒ کے ساتھ ہو جا رہیاں، اور

سرور دشیاں لکھا ہیں، جنہوں نے ڈاکٹر بشر جیسے نقادوں کو بھی انگشت بدنداں بنا دیا، الف جدید اتنا کامیاب ہوا اور ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ اس پر کتنا کہ ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق دے آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

امریکہ میں مجھے کیا ملا کیا نہیں ملا؟

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد

[illegible] ایک مشہور قطعہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رستم زماں کی تلاش میں ہوں۔ میں نے کہا حضرت! آپ عنقا کی تلاش میں نکلے ہیں، آپ اطمینان رکھیں یہ ماخوذ آنے والا نہیں، اسپین سے بون تجدید کی سرخواب دیکھ میاں بھی تو سہی دیر آید درست آید کے جو چیز نایاب ہوتی ہے میں اسی کی آرزو رکھتا ہوں۔

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں M.S.A کی دعوت پر یہاں حاضر ہوا ہوں اور میرے لئے کونسل نے ایوان میں ایک طالب علم اور ایک ایسے شخص کی شہرت کو مدنظر رکھتا ہے میرے لئے یہ لیکچر دیا ہے میں M.S.A کا شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھے امریکی دعوت دی اور یہی میں بلکہ اس کا موقع عنایت فرمایا کہ امریکہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک اپنی آنکھوں سے دیکھوں، لوگوں سے ملوں، ان سے خطاب کروں اور ان کی تحریروں، وقف میں یہاں کے لوگوں کی شخصیت حاصل کی جا سکتی ہے حاصل کروں۔ میں شمالی امریکہ میں بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل تک گیا، کینیڈا کی بھی سیر کی کم و بیش چار ہزار میل کا سفر میں نے اس عرصہ میں کیا ہے۔ آپ کے سامنے اس دورے کے اختتام پر حاضر ہوا ہوں یہ میرے دورے کی آخری منزل ہے آپ مجھ سے اس دورے کے تاثرات سننا چاہیں گے اور آپ کا یہ تقاضا بالکل فطری ہے۔ ہو سکتا تھا کہ میں ایک ایسے ملک سے تعلق رکھنے والے اسلام کی حیثیت سے جو اس وقت ساری دنیا میں بلکہ صدیوں کے سبب سے مغرب سے پیچھے ہے، آپ کے سامنے حاضر ہوتے لیکن امریکہ کی ترقیات کی داستان سنا کر آپ کو مرعوب کرتا۔ اس سے قطع نظر میں یہ آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں اس لئے آپ کو اس کی ضرورت نہیں

میرے بھائی اور دوست عزیز امین نے آپ کے سامنے جو نام کا یہ قصیدہ پڑھا ہے اور آپ میں سے بہت سے نائجوں اور مجھ کے لئے خلاف توقع بات ہوں مولانا روم نے ایک جگہ میں (فاطولیہ) میں لکھا تھا، جو فضل کی برائی سے بالکل تاشا نہیں تھا جلد اس زمانے کے متعلق یا کا ایک متعلقہ خط تھا جب سکی جگہ کے شیری تھے، جہاں ایک عظیم سلطنت (عثمانی) کی داغ بیل ڈالی جا رہی تھی اور

ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے تھے، جو اس زمانہ کا سب سے متمدن ملک تھا اور جس کو مشرق کا یونان کہا جاتا تھا۔ جس نے شاعری، ادب، فلسفہ میں جو نام پیدا کیا وہ جس نے تمدن میں جو کمال حاصل کیا وہ جس نے اپنے دل کے نوح اور اپنے دل کی دھڑکن اس قطعہ میں پیش کی ہے، وہ "حدیقہ گلہائے" میں "سورہ رحمٰن" کہا جاتا ہے، وہ "شیخ" فی سرگزشت سناتے ہیں، لیکن یہ حقیقت میں ان کی آپ بیتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس بھرے پرے فکر شہر میں، اس متمدن گھنے جنگل میں، میں ایسا بدقسمت انسان ہوں جو انسان کی صورت دیکھنے کو ترستا ہے، مجھے یہاں سب نظر آتا ہے، لیکن انسان نظر نہیں آتا، اونچے اونچے محل، فکر شہر، بلند بلند باغ، زیادہ بھلے، کھاؤں کی فراوانی، کپڑا لتا کی رنگا رنگی، تہذیب، ان کی انتہاؤں پر یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر ہیں، لیکن مجھے یہاں جنگلی انسان نظر نہیں آتا، یہ سب انسان نما انسان ہیں، لیکن حقیقی انسان نہیں ہیں۔

انہوں نے اپنے ایک شعر میں اس کو اور کھول کر بیان کیا ہے۔

آدمی نہ مردانند انسانہا صورت اند
مردہ نانہ و کشتہ شہوت اند

یعنی ہم جن کو انسان کہتے ہیں، وہ دراصل انسان نہیں ہے، یہ تو بھیڑ کی بھیڑ ہے، یہ تو خواہشوں سے تھکے مارے ہیں۔

مشینوں کی بہار

حضرات! آپ نے راہوں میں سے امریکہ تھوڑے عرصہ میں جتنا دیکھا جاتا ہے، اتنا بہت کم لوگوں نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک گھوما ہوگا، مجھے یہاں صرف مشینوں کی فراوانی نظر آئی، آپ یہاں کی جو بہار دیکھ رہے ہیں، یہ سب علم کی بدولت ہے، یہ صنعت و حرفت اور تکنیک کی بدولت ہے، یہ سب اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئے ہیں، انسان کو جو دے سکتے تھے، جو آسائش فراہم کر سکتے تھے، جو ترقی عطا کر سکتے تھے، انہوں نے عطا کر دی، انہوں نے اپنا زور دکھا دیا ہے۔

عیسائیت یورپ کے لئے کانٹوں

CONFLICT BETWEEN SCIENCE AND RELIGION

اپنے تراشے ہوئے بتوں کے غلام

[illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئ

مریکیوں کو دیکھ سکتے ہیں ان مریکیوں سے بلندی سے بات کر سکتے ہیں اور ان کی قوت سے آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں کہ ہمارا ایک ملک بھی ان قابل نہیں ہے کہ مریکیوں سے آنکھیں ملا سکے۔ اور ان کو صحیح راستہ دکھا سکے، نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اس تمدن سے نفرت کرتے ہیں اس میں ردعمل پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کی تسلیم کے ہندوستان کے نمائندے چوہوں، جاتے ہیں، یہ جہاں جاتے ہیں وہاں شراب، وہ چیز استعمال کرتے ہیں، وہ جنسی اور جوئے کے لئے وہاں جاتے ہیں، اگر آج ہم مسلمان ان کا ساتھ دیتے تو ہم ان کو صحیح راستہ دکھا سکتے۔

کہاں ہیں مسلمان؟

میں نے کہا یہ ہندوستان پر یہاں صرف اس لئے نہیں ہیں کہ کہا میں اور دھائیں یہ کام تو ہندو بھی کر رہا ہے اور ہندو سے بہت سے معاملوں میں ہم سے بہتر بھی کر سکتے ہیں تو پھر یہاں اس لئے ہیں کہ بقدر ضرورت کھائیں اور کپڑا ہیں پہنیں جسم کو سچائیں اور ایک ہی بات کا سوال ان کو دکھائیں، لاکھ دیں تاکہ ان کے ہاتھوں کو پہنچ سکے، نگاہیں چھپیں تاکہ وہ آنکھوں کے راستہ سے غور کر سکیں، کہ ہم کون ہیں تاکہ ان کو آلودہ زندگی سے نفرت پیدا ہو، اعتدال سے زندگی گذاریں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ اسلام کا اسلام ہونا سینوں کی صفائی سے آراستہ ہونے کی بدولت ہے تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ ہم کہاں ملتے ہیں اپنے دل کی دنیا آباد کرنے کے لئے اور وہ سمجھ سکیں کہ وہ آپ کے پاس جیسیں تو ان کو یہ محسوس ہو کہ ان کے اندر کسی طاقت کی آنکھ ہے، تاکہ اہل دل اس ملک کی طرف توجہ کریں اور ان کے اندر اس کو جو اپنی زندگی سے بیزار ہیں جو جاہلیت سے نکلنے آرہے ہیں ان کا ساتھ بخشیں کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اللہ کے ذکر میں انسان کا دل سکون پاتا ہے۔

آج یہ بتانے کے لئے صرف مسلمان تھے لیکن کہاں ہیں مسلمان؟ کس کی

امریکہ بیک وقت خوش قسمت بدقسمت ملک

تاریخی حقیقت ہے، یہ وہ ہے کہ یہ ملک بڑا قسمت ہے

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا

اس ملک میں نہیں بلکہ اس نسبت کی بدقسمتی ہے کہ جس ملک نے سائنس کی بدولت میں حاصل کیں اور جس نے بڑے بڑے کارنامے قائم کر دیئے اس نے اس کی بڑی بڑی یادگاریں بھی چھوڑیں جن کو دیکھ کر اس ملک کی تاریخ پڑھے اور ہوئی تمام باتیں یقین کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو پوری صحیح کی نعمت مل جاتی ہے، اور جس طرح اس نے ہدایات کی طرف قدم اٹھایا ہے اور جس طرح اس نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں اور "سنریھم ایاتنا فی الآفاق" پر عمل کیا ہے اسے بھی تمام حالات پیدا کئے ہوئے ہیں، عقل کی ہوئی روح، اور لطیف خیالات میں بھی عجائب نشانیاں ملتی اور دیکھا بھالا جاتا ہے اس کی دماغ صرف اس پر مرکوز نہ رہتی کہ وہ قدرت کے ہر پہلو سے سرار کو فاش کرے بلکہ وہ اپنے ہی روح کے سر اور انسانی دل کی گہرائیوں سے بھی واقف ہوتا، اس کو معلوم ہوتا کہ کتنی بڑی کائنات وسیع فکر کی ہے اور سیاروں کا سارے جو رنگ، ریاضت یا جس جس نئے دن کا اس نے انکشاف کیا ہے اب آخر میں چاند پر پہنچ کر ایک روشنی صحیح حاصل کی ہے اور اسی تناسب سے یا اس سے بہت کم تناسب سے وہ اپنی روح کی حقیقت کی طرف بڑھتا ہے اور اسی سے عجائب صحیح معرفت حاصل ہوتی اور انسانی قلب کی وسعت، طاقت، حرارت، بصیرت اور اس کی لطافت اور معصومیت سے اور اس پر عرضی کو بھی معلوم کرتا، وہ قلب کو بیدار کرنے کی کوشش کرتا اور اس سے اندر کی طاقتوں سے آشنا ہوتا اور ان سے کام لینے کی کوشش کرتا، اس وقت اس کو معلوم ہوتا کہ یہ بڑوں کی کائنات کو اس سے اندر ڈالی جائے تو تم ہو جائے جس طرح یہ حقیر انگوٹھی بحر وقتی ہوں میں ڈال دی جائے اور پھر بھی۔ پھر کہ وہ کہاں گئی، اس کو انسانیت کا مقام معلوم ہو گا کہ اس کو اس لیے، اس کو جمادات حیوانات، نباتات کا مقام معلوم ہے، مسئلہ پر سیاروں پر دیا تو اس نے جو تحقیقیں کی ہیں اور جو باتیں صاف ہیں

آج دنیا کی قسمت کا فیصلہ ہونے جا رہا ہے۔

مناسب ترین مذہب

[illegible] اس نیا ان تاریخ میں وہ واقعات بے پیش آئے جنہوں نے اس ملک کو اس [illegible] اور یہ ایسے پیش آیا نہ صرف عرب کے بلکہ دنیا کے لئے ایک تو یہ کہ اس خطہ میں کو سعادت ملی اس میں ہم مسلمانوں کی کتاب کو بھی دخل ہے ہم اس کا جتنا بھی ماتم کریں وہ بالکل حق جانب ہے۔ اللہ نے اس ملک کے لئے اس خطہ میں کے لئے مناسب ترین مذہب سلام بھیجا جو اس قوموں کو پیدا کرتا ہے جو عقل انسانی کی ہمت افزائی کرتا ہے، وہ عقل سے کام لیتا ہے جو تاریخ میں خود خودی پیدا کرتا ہے، اپنی عزت کا احساس پیدا کرتا ہے۔ کہتا ہے

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (سورۃ التین)

(ترجمہ) ہم نے انسان کو بہترین سانچہ میں پیدا کیا۔

ولقد کرمنا بنی ادم وحملنھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلنھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۷۰

(بنی اسرائیل)

(ترجمہ) ہم نے انسان کو بڑا اعزاز بخشا، ہم نے اس کا درجہ بلند کیا، ہم نے اس کو خشکی اور آبی طاقتوں کا مالک بنایا، ہم نے اس کو بڑی نعمتیں عطا کیں، اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

وہ کہتا ہے

انی جاعل فی الارض خلیفۃ (بقرہ ۳۰)

(ترجمہ) میں زمین میں انسان کو خلیفہ بنانے والا ہوں۔

وہ انسان کے سر پر خلافت کا تاج رکھتا ہے جو سب سے بڑی چیز ہے۔ اسلام کی خوبی توحید پر ہے، وہ کہتا ہے کہ انسان "خلیفۃ اللہ" ہے اس میں خدا کا [illegible]

اور پھر انسان کا مرتبہ بایں معنیٰ کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بلند مرتبہ
ہو نہیں سکتا۔ چنانچہ ایک حدیث قدسی ہے کہ خدا تعالیٰ انسان سے کہے گا۔ اے
انسان میں بیمار ہوا تھا تو مجھے نہیں پوچھنے گا۔ بار خدایا آپ کو بیمار
کا مطلب؟ آپ کہیں گے تیرے فلاں بندے نے تجھ سے فلاں چیز مانگی تھی
اور تو نے اس کی حاجت کے لئے دعا تو مجھے وہیں پاتا۔ اے میرے بندے میں تجھ سے
تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، وہ کہے گا۔ اے میرے مولیٰ تیرے کیا خدمت ہو اس سے آپ کا کیا
واسطہ؟ خدا تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندہ بھوکا تھا تو اگر اس کو کھانا دیتا تو مجھے پہنچتا۔

اے میرے بندے میں پیاسا تھا تو نے مجھے کچھ نہیں پلایا تو وہ کہے گا آپ
کیا مذاق کرتے ہیں، رب کا کیا پیاسا رہنا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا تو اس کو پانی پلاتا تو مجھے
پہنچتا۔

اس سے زیادہ انسانیت کا اعزاز نہیں بخشا جا سکتا اور اس سے بلند تصور نہیں لیا
جا سکتا پھر اسلام یہ بتاتا ہے کہ انسان بد فطرتی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی مثال حدیث نے
بڑی واضح مثال دی ہے۔ "کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ
ویمجسانہ" ہر بچہ ماں کے پیٹ سے پاکیزہ فطرت پیدا ہوتا ہے
کہ شیطان یا کافر ماں باپ کہ کبھی اس کو یہودی بنا دیتے ہیں کبھی عیسائی بنا دیتے
ہیں اور کبھی مجوسی۔ یہ اپنا رنگ چڑھاتے ہیں۔ لیکن انسان جو پیدا ہوتا ہے وہ
صبغۃ اللہ خدا کا رنگ لے کر آتا ہے۔ اس سے پتا لگتا ہے کہ انسان کی اصل جو ہے
وہ طاعت ہے انسان کی فطرت میں سجدہ لکھی ہوئی ہے اس کی فطرت میں کسی قسم کا
بغاوت کا مادہ نہیں ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ قرآن میں آتا ہے۔ لھا ما کسبت
کا فرق ہے کا تفاوت ہوگا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت۔ جتنا انسان
نے اچھے عمل سے خدا کے لئے کمائی اور انسان کے لئے وہ اچھے عمل ہے جو اس سے
بغیر تکلف نکلیں۔ انسان کو نیک کام کرنے کے لئے کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔ اس کو بری
فطرت سے لڑ لڑ کے نیکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ لھا ما کسبت لھا میں "کسب" پر غور کرے

[illegible]

وفي نفسك لا تظهره

([illegible] [illegible] [illegible])

[illegible]

وكذلك زين لكثير من المشركين قتل أولادهم شركاءهم

([illegible] [illegible])

([illegible] [illegible] [illegible] [

ے کہ سائنس کی ترقی کے اندر ایک قسم کی مایوسی پیدا ہو گئی
تھی۔ یہ مایوسی اس سے ہوئی تھی کہ سائنس کی ایجادوں سے
انسان کو ایک طرف تو کچھ فائدے ہوئے تھے مگر دوسری طرف
اس کی زندگی میں بہت سی ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں
جن سے انسان کی زندگی بہت مشکل ہو گئی تھی۔ اس
مایوسی کے زمانے میں ایک نئی امید دلانے والے کی ضرورت
تھی۔ ایسے کچھ حالات میں ڈیکارٹ پیدا ہوا۔

ڈیکارٹ نے اس مایوسی کو کس طرح دور کیا اس کے لئے اس کے
مذہب کی تاریخ کا مختصر سا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس کا
مذہب کس طرح سائنس کی ترقی میں رکاوٹ بنا تھا اس کا
بھی ہمیں علم ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہی ہم ڈیکارٹ کی
اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔ اس نے کس طرح سائنس کی ترقی
کے راستے کی رکاوٹوں کو دور کیا اور کس طرح سائنس کی
ترقی کے لئے راستہ ہموار کیا۔ اس کے بعد ہی ہم اس کی
اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

گلیلیو سے علم عقل کی راہ روی

حضرت عیسیٰ کی تعلیم کے بعد جب عیسائیت کا غلبہ ہوا تو
عقل کی راہ روی شروع ہو گئی۔ جب بھی عقل نے کوئی بات
کہنی چاہی تو اس کے پاؤں میں زنجیریں ڈال دی گئیں۔ گلیلیو
نے یہ کہا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو اس سے کہا گیا
کہ تم نے بائبل کے خلاف بات کی ہے۔ تمہیں اپنے اس
خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ اس نے توبہ کر لی اور کہا کہ میں
اپنے اس خیال سے توبہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے
اپنے اس خیال کو چھپا لیا۔ اس کے بعد اس نے کوپرنیکس
کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ کوپرنیکس کی کتابوں میں
REVOLUTIONS کی کتاب جو اس نے لکھی تھی اس کا
مطالعہ کیا۔ اس کتاب میں کوپرنیکس نے یہ ثابت کیا تھا کہ
زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر
اس نے اس خیال کو درست سمجھا۔ اس کے بعد اس نے
اس مضمون کو لکھنا شروع کیا۔ اس کے بعد اس نے
اس مضمون کو لکھنا شروع کیا۔

اس نے یہ سمجھا کہ علم میں اس وقت تک ترقی نہیں ہو سکتی، جب تک مذہب کی بیڑی کو کاٹ کر پھینک نہ دے۔ اور کلیسا سے آزادی حاصل نہ کر لی جائے، چنانچہ اس نے کلیسا سے مفارقت کی، اور اس کے بعد اس نے مادی سفر شروع کیا، جس کے نتائج آج آپ کے سامنے ہیں۔

(صرف ایک داستان مثیل بھی ہے اور چوتھی دوسری تک بھی دل پر پتھر رکھ کے بعد سنا جا سکتا ہے اور نہ ہی جا سکتی ہے۔ نتائج آپ کے سامنے ہے۔ آپ سب اہل علم ہیں آپ کا منہج مطالعہ ہے آپ تاریخ کے طالب علم بھی ہوں گے اور تاریخ کے حاصل اور ماحاصل بھی۔ میں اس وقت یہ گفتگو ایک یونیورسٹی کے دیوار کے سائے میں کر رہا ہوں جو دنیا میں بڑی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا بہت بلند مقام ہے۔ اس لئے مجھے تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔

مغربی تہذیب نے اپنا عمل پورا کر لیا ہے

مغرب کی مادی تہذیب اپنے نقطۂ عروج (CLIMAX) پر پہنچ گئی ہے۔ کائنات کے تصورات کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اس لئے ہم کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے اور اس کے بعد کوئی جہاں نہیں ہے

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

لیکن اس وقت یہ تہذیب اپنے جو بہترین پھل لا سکتی تھی اور جو بہترین نتائج دنیا کے سامنے پیش کر سکتی تھی وہ اس نے دنیا کے سامنے پیش کر دیے۔ اس وقت ہم ایک ایسے موڑ پر آ کر کھڑے ہو گئے ہیں کہ مغربی تہذیب نے تقریباً اپنا عمل پورا کر لیا ہے اور ہر ایک جو اس تہذیب کا زائر رہا ہے، وہ اس وقت اپنی اس ترقیات کے حصول میں جھجھک رہا ہے، وہ فخر سے نہیں کہہ سکتا ہے (اور کہنے والے کہہ بھی رہے ہیں) کہ ہم نے قدرت کے چپے چپے کا کامیاب محاسبہ کر لیا ہے ہم نے کوئی دروازہ بند نہیں رکھا ہر دروازہ کو فتح کر دیا ہے اور اس کے نتیجے میں جو ہونا چاہئے وہ اس وقت حاصل ہے۔ اس وقت حاصلے سب کے سب فروہ گئے

ہیں اور انسان کو بہ آسانی میسر نہیں ہوتیں وہ حاصل ہو جاتیں ہے اس کو دولت کی ضرورت نہیں ہے کسی تکلیف کی ضرورت نہیں ہے وہ تکلیف کا مزہ خود چکھنا چاہے تو چکھ سکتا ہے لیکن وہ تکلیف اٹھانے پر مجبور نہیں۔

لیکن اس کے باوجود انسان کو کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے اور دنیا میں اس وقت تک انسان ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں وہ بالکل بیمار ہے۔ کوئی بیمار ہو گیا ہے، بیماری اس کو بے مقصد معلوم ہوتی ہے، چیریں موجود ہیں لیکن ان کا کوئی مزا اس کو حاصل نہیں ہوتا، باپ ہے اس کو دولت وغیرہ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے خود اس ملک میں اسے عیش و آرام سے جو اس ملک کو اس وقت سے نکالیں جس میں وہ پھنس گیا ہے اور اس ملک کو لے جائیں جہاں اس ملک میں ایک نئی زندگی پیدا کریں لیکن محسوس ہے کہ اب زندگی اس دنیا سے جا رہی ہے کہ کوئی بھی اب اس دنیا میں نہیں رہے گا۔ انسان زندگی پر سوار کیا ملکہ زندگی اس پر سوار ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے جب انسان زندگی پر سوار تھا اب تو زندگی انسان پر سوار ہے۔ اب اس کو زندگی لے جا رہی ہے، مزا، معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ میں نہیں ہے پاؤں رکاب میں نہیں، انسان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں جا کر ختم ہوگا اور کب وہ منزل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت پر امید تھی اور کہا جاتا ہے کہ اس میں ظلمتی تھی اور اندھیرا تھا لیکن وہ کہتے تھے کہ سفر ہی میں کوئی پیدا ہوگا جو اس تباہ حال دنیا کو پھر سے زندگی کی نئی روح دے گا اور یا مقصد بنا کر اس کو نکل پڑے گا۔

امید کی کرن

میرے بھائیو! میں اس وقت مایوس نہیں ہوں، میں حالات کو مخدوش و مخدوش نہیں سمجھتا ہوں کہ ہر کام اور ہر مقام کے پیچھے مقدر کی کارکردگی ہے۔ لیکن مقدر اس چیز کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی ملک میں پیدا کرتا ہے بڑی تعداد میں انسان یہاں پہنچ گئے ہیں وہ ان میں صرف ہاتھ سے کام کرنے والے نہیں بلکہ دماغی صلاحیت رکھنے والے

مسلمان بھی ہیں جو دوسرے شہروں میں تعلیم پا رہے ہیں قیامت میں حضور ﷺ سے ملنے کی ہیں جنہوں نے اپنے علم کا چراغ روشن کیا ہے۔ سیرت کی کتابوں کے مصنف بھی ہیں لکھی گئی ہیں خوبیاں کی بانی شریعت اسلام تشکیل دیا ہے ایک بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو باوجود اسلام قبول کر چکی ہے اپنے نام کے لئے ہمارے بزرگوں نے اس وقت ہمارے لئے حفاظت کا راستہ بنایا کہ ہمارا مرتبہ ہیں اس طرح یہ ملک یہ کرامت لے کر آیا ہے اور ہم کیوں یہ ہو سکتے ہیں موقع کو ہم اس ملک کی تشکیل نو کے دوسرے بنیادی اختلاف کی بنا پر ہی کو ہمارے ملک سے نکل گیا چاہئے ہو یہ تھا کہ جس وقت کوں کو اقتدار حاصل ہوا تھا اور عصر میں ان کی مسعود حکومت قائم ہوئی تھی اس سے بھی قبل جب انہیں اس مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی اس وقت یورپ میں اسلام کی متعارف ہو چکا تھا یورپ اس وقت تک انتہائی جہالت سے دوچار تھا اس نے بہت سے یونانی فلسفیوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی حاصل کر لیا تھا۔

یعنی ۱۰ ویں صدی عیسوی سے لے کر ۱۳ ویں صدی عیسوی تک یورپ اسلام کے دامن سے وابستہ رہا ہے اس وقت دنیا کی بہترین یونیورسٹیاں تھا جو کہ اسپین میں تھیں اسپین کے مسلمانوں سے پہلے مسلمانوں نے اقتدار پایا تھا فاتح ان علاقوں کا تھا جو اب اس ملک کہلاتے ہیں پرتگال سے لے کر وسطی ایشیا تک لیکن یہ سب کچھ کس طرح ہوا یہ آج ہمارے لئے ایک معمہ ہے یہ بات آج ہمارے لئے ناقابل یقین ہے کہ یورپ کی جس علاقے میں مسلمان داخل ہوئے وہاں کے لوگ دین کو قبول کرتے گئے ہیں اور مغرب کے لوگوں نے کس طرح دیکھا ہے کہ مغرب جو مطالعہ کر رہا ہے اور جو عمل کر رہا ہے یہ کچھ ہے کہ مسلمانوں کی اس وفاداری کی کہ مسلمانوں نے وقت پر اس کو ضائع نہیں ہونے دیا اور اس امانت کے پیغام سے آشنا کیا۔

لیکن اب صدیوں بعد موقع ملا ہے آپ مختلف ملکوں سے مختلف آ رہے ہیں مختلف علوم سے تیزی کے ساتھ اس ملک میں آ رہے ہیں کوئی اسلامی ہے کہیں کسی

ے ضروری وجوہ ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور ان کی بنا پر وہ ہے کہ اس ملک سے
جہاں تک ہو سکے ہجرت کی جائے اور ایسے ملک میں جا کر آباد ہوں جہاں وہ
آپ جیسے حالات میں زندگی بسر کر سکیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم نے
ہجرت سے انکار کیا تو ہم اپنے ہاتھوں اپنے بچوں کو ہلاک کریں گے یا اپنے
ہاتھ سے اپنے بچوں کو ہلاک کریں گے اور اس طرح ہم اپنی
چار سو سال تک حکمرانی کی ہے وہ ملک اپنے
ہے اور اس کے
مسلمان ہیں جن کی
ہے آپ
ہے اور
ہے
ہے
ہے

ہم جب مغرب سے بات کرتے ہیں تو ہمارے لئے کریہ تک ہم ان کے اخلاق میں
داخل ہو جائے ۔ ۔ ۔

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ
الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی
ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک
مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اہل الکتاب
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ
شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا
اشہدوا بانا مسلمون

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] کی طرف سے [illegible]

[illegible]

اس نعمت پر شکر ادا کریں کہ قدرت نے آپ کو اس نعمتوں سے نوازا ہے، آپ نے زمروں کے ذریعے دعاؤں کے ذریعے اس ہدایت کے حامل سے زیادہ سے زیادہ لیے آپ یہ ثابت کریں کہ ہدایت آپ کو خلا میں نہیں ملی ہے، ابھی آپ کی روح زندہ ہے، ابھی آپ کا قلب زندہ ہے، اس کی طرح مردہ نہیں ہے، ابھی آپ کے اندر خیر و شر کے فرق کا احساس زندہ ہے، آپ کے نزدیک دنیا کی دولت ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ آپ کے نزدیک یہ دنیا بھی کچھ نہیں ہے، اس زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی آنے والی ہے، اور آپ خدا کو کتا، معاف سمجھتے ہیں اور اس کی رضا کو سب سے بڑی سعادت و کمال سمجھتے ہیں، خدا نے آپ کو یہ موقع دیا ہے خدا نے آپ کو ہی نے بھیجے کہ آپ ان کے سامنے زندگی کا نیا تجربہ، نئی حقیقتیں لائیں جو ان کی آنکھوں سے بالکل اوجھل ہو چکی تھیں اور مسیحیت نے جن کو مکمل طور پر اپنے خود ساختہ کالجوں کے ذریعہ اور ان کو اقتدار حاصل ہے، اس کے باوجود مسیحیت اس حقیقت کو ختم کرنے میں ناکام رہی ہے، اور آئندہ بھی اس سے کوئی امید نہیں ہے آپ بظاہر طرح کی کمزوریوں کے باوجود یہ فرض انجام دے سکتے ہیں۔

جسٹس اٹل نے آپ کا بڑا وقت لیا لیکن میرے چلے ہوئے دن، میرے ذہن کی آہ اور راہ گھنے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی، میں حد کے سامنے شہادت دے سکتا ہوں کہ میں نے سب سے بڑے صم جانے میں دل کی میں نے تیار کیا اور اس کے لئے سورہ سے موزوں جو مقام ہو سکتا تھا وہاں میں نے یہ پیغام دیا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ میں سے ایک شخص نے بھی اس سے اثر لیا تو مشن کامیاب ہوں، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کام سے زیادہ اپنے دین کا کام لے اور آپ کو بچے اور اپنے جانثار سپاہی بنا کر ملک کے لئے مفید ہونے سے بھی زیادہ دین اور اسلام کے لئے مفید خود ملک کے لئے مفید بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

توحید، حقیقت اور اس کے تقاضے

محمد تنویر علی [illegible]

[illegible]

پودا کسی ایسی زمین میں جڑ نہیں پکڑتا جس کی مٹی میں کسی اور درخت کی جڑ ہو یا کوئی اور تخم ہو۔ اس کی شاخیں اسی وقت آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور یہ درخت اسی وقت پھلتا پھولتا ہے جب اس کی جڑ گہری اور مضبوط ہو

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ

[illegible] ۲۴ تا ۲۶)

[illegible] کسی پاکیزہ بات (کلمہ طیبہ وغیرہ) ایک پاکیزہ درخت [illegible] جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اپنا پھل [illegible] کے حکم سے۔"

[illegible] نہیں رہ سکتا۔ یہ جہاں سے گا [illegible] جاتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

پس جو لوگ [illegible] کے مزاج سے واقف ہوتے ہیں وہ اس کی جڑ قائم کرنے کے لئے [illegible] اور صاف اور ستھرا کرتے ہیں۔ وہ نفس اور حاسیت کی جڑیں اور کیس [illegible] نکالتے ہیں اور ان کا ایک ایک ریشہ بھی نہیں چھوڑتے ہیں اور مٹی کو بالکل صاف کر دیتے ہیں چاہے ان کو اس کام میں کتنی محنت کرنی پڑے اور کیسی ہی زحمت اٹھانی پڑے۔ [illegible] چاہے ان کو اس کوشش اور محنت میں [illegible] حاصل جماعت [illegible] علیہ السلام کی طرح پھانسی سے [illegible] کی طرح ان کی ساری زندگی کا سرمایہ صرف ایک قفس [illegible] اس کا سبب پر مسرور ہوتے ہیں۔ اور بچے کے حصول میں کچھ [illegible] نہیں سمجھتے

کفر

یعنی اللہ کے [illegible] اس کی شریعت کا انکار یا انکار اس کی خصوصیات سے [illegible] اس کے احکام کے سرتابی ہے خواہ کسی طریقہ سے ظاہر ہو

اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اللہ اور رسول کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی ہو جان لینے کے بعد [illegible] اس کے رسول کا حکم ہے نہیں مانتے یا زبان سے تو انکار نہیں کرتے مگر جان بوجھ کر اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں جیسے وہ لوگ جو [illegible] کے احکام کے پابند ہوں اس [illegible] یعنی کفر کے دائرہ سے خارج نہیں۔ میرے بھائی اور دوست [illegible] یہودیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(البقرہ ۲ ع ۱۵)

(ترجمہ) "کیا کتاب الٰہی کے ایک حصہ کو مانتے ہو اور دوسرے حصے کو نہیں مانتے تو تم میں کی سزا ہے جو تم میں سے یہ کام کرتا ہے سوائے دنیا کی رسوائی کے اور قیامت کے دن وہ پہنچائے جائیں گے سخت عذاب میں اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں

صرف اللہ کی [illegible] حاکمیت کے اقرار سے عملی طور پر اللہ کی [illegible] حاکمیت کے تمام غیر [illegible] کی [illegible] کا انکار ہو جاتا ہے

[illegible] اشخاص جو [illegible] کی [illegible] حاکمیت کا صاف صاف انکار کرنے کے بجائے [illegible] دوسرے الفاظ میں رسول نے اس قسم کی طرف [illegible] کیا ہے پہلی دوسری قسم کی طرف ان سے پہلے ہی [illegible] کی جا چکی۔

دین الٰہی کے [illegible] میں رہنما [illegible] کا نظام، حاکمیت اور شریعت الٰہی کے مقابلے میں جو [illegible] ان [illegible] سے منحرف ہیں [illegible] وہ بھی [illegible] کر لیتے ہیں اور

وقت حرام ان کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور درحقیقت اسلام میں داخل نہیں ہوتے ایمان باللہ کے لئے تحریم الطاغوت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو یوں بیان فرمایا ہے۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۚ (البقرہ ۲۵۶)

(ترجمہ) جو شخص کافر ہو جائے طاغوت سے اور ایمان لائے اللہ پر پس اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا۔

اس لئے قرآن نے ایسے شخص کا کوئی ایمان تسلیم نہیں کیا جو خود الٰہی قوانین اور ان کے نافذ کنندوں اور ان کے مرکزوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان کو اپنا حکم اور ثالث مانتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

(النساء ۶۰)

(ترجمہ) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لائے جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے یہ چاہتے ہیں کہ فیصلے لے جائیں سرکش کی طرف حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو بھٹکا کر دور جا ڈالے۔

اس تحریک یعنی اخلاص سے بھی پیش آئی جو مسلمانوں کے گھرانے میں آنکھ کھولنے کے بعد بھی "جاہلیت" سے منحرف اور عقائد و رسوم جاہلیت سے بے بہرہ ہو گئے ان کے دلوں سے بھی تک ان چیزوں کی نفرت اور کراہت نہیں گئی اور ان کاموں کی تحقیر نہیں نکلی جن کو جاہلیت برا سمجھتی ہے ان سے نفرت اور تحقیر کرتی ہے خواہ وہ اللہ کے دین میں پسندیدہ اور مستحب ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبوب سنت ہوں۔

(۱) [illegible] کی صداقت [illegible] کے جواب میں اطاعت مطلق کی جائے (الطاغوت ہر وہ شخص ہے جو اللہ کے [illegible] کے خلاف [illegible] کی خواہش پر حکم دے یا فیصلہ کرے)

ناگوار ہوتا ہے (الحجرات)

حضرت ابراہیمؑ کی بیوی بی بی سارہ اولاد سے محروم تھیں۔ سابق (جاہلیت) سے شدید نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ ان کے دیکھ جاہلیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہ تھی۔ وہ جب سے اسلام لانے سے پہلے ہی سے ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہ بات ثابت ہے کہ اس زمانہ کی عادات قبیحہ، خلاف اور مروت اور انسانی اقدار سے اس لئے صرف نظر کرنا چاہئے کہ یہ جاہلی اسلام کی نظر میں ان کی حیثیت اس طرح بیان کر رہا ہے

لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۝ (الحجرات ۷)

(لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کی محبت دل میں پیدا کر دی اور اس کو تمہارے دلوں میں کھبا دیا اور کفر اور فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا)

جاہلیت کی اس علامت پر کہ جب اللہ اور رسول کا حکم سنا جائے تو قدیم رسم و رواج اور باپ دادا کے طور طریقے کا ذکر ہو تو اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنے کی بجائے باپ دادا کے طور طریقوں کی پیروی کی جائے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۷۰)

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگر ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستہ پر ہوں)

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف ۲۲)

(بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہیں کے نقش قدم پر چلے جا رہے ہیں)

اللہ کے حکم اور دین کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کے عمل و رائے کو اس

مرضی کی پیروی کرنا خاص دلیل ہے

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ
اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا (ھود ۱۱ ۸۷)

(ترجمہ) انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا ہم چھوڑ دیں جو ہم اپنے مالوں میں اپنی من مانی باتیں کرتے ہیں۔

پس ایسے تمام لوگ جاہلیت سے نکل کر اسلام میں پورے طور پر داخل نہیں ہوئے۔ جو اللہ کے مقابلے میں سر چیر سے دستبردار نہیں ہوئے اور جنہوں نے اپنے تئیں مکمل طور پر اللہ کے حوالے نہیں کیا یا مکمل دستبرداری اور تسلیم کامل وہ اسلام ہے جس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا اور انہوں نے اس کو قبول کیا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
(بقرہ ۲ ۱۳۱)

(ترجمہ) "جب (ابراہیم علیہ السلام سے) ان کے رب نے کہا کہ اپنے تئیں سونپ دے تو اس نے مکمل تابعداری کر دی۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے تئیں سارے جہان کے پروردگار کے حوالے کر دیا۔"

اور جس کا تمام مسلمانوں کو حکم ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا (حج ۲۲ ۳۴)

(ترجمہ) "تمہارا معبود حاکم ایک ہی معبود حاکم ہے جس کی کے آگے ہو جاؤ اور مکمل تابعدار بن جاؤ۔"

اگر یہ نہیں ہے تو اللہ سے جنگ ہے اس لئے اس مکمل اسلام کو ایک جگہ اللہ نے حکم دیا ہے یعنی یہ اللہ سے صلح ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (بقرہ ۲ ۲۰۸)

[illegible] چلے [illegible]
قدموں پر [illegible]

[illegible] کی [illegible]
[illegible] کلام [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی
چودھویں صدی ہجری میں "حمیت و عزیمت" کا پیکر مثالی

[illegible]

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

[illegible] (TEMPERATURE) [illegible]

بجائے تھی۔"[1]

ایک مؤلف رقمطراز ہے

"ایک انگریز کا خیال ہو گیا تھا کہ ہر مسلمان کو پانی پلانا ثواب ہے۔ ہر ایک سے پوچھتا تھا کہ اے مسلمان! تجھ کو میں مسلمان سے کیا کہوں۔ وہ پانی ہے۔"[2]

چھبیلائی کا سلسلہ شروع ہوا۔ عام شاہراہوں، سڑکوں پر چھبیلائے لگائے گئے اور یہ خصوصیت انگریزوں کی تھی کہ وہ جس کام کو کرتے تھے، جہاں تک ہو سکتا چھبیلائی کے ساتھ اور خوبصورتی سے اس کو انجام دیتے تھے۔ مگر یہ کام نگلا۔ آپس میں باتیں کرتے رہتے۔ جب پیاس کا کام پڑا ہو جاتا اور وہ مظلوم شخص آخری سانس لیتا تو ہمدرد اور مسکین کے ساتھ اس کا استقبال کرتے۔ ان مخصوصوں میں بڑے بڑے نوابی جماعت اور اشراف تھے۔ بعض مسلم محلے اس طرح تقسیم کر دیے گئے کہ ایک گروہ بھی پانی نہ پلا

ایک اور مؤرخ لکھتا ہے

"سنا گیا ہے کہ [illegible] چھبیلائی پن، سبیل وغیرہ قائم ہوا، اس کا حساب نہیں۔ اپنے زمانہ کا ایک کوئی مسلمان تمہارے کوچہ و محلہ میں پیاسا نہ رہا۔ [illegible] محلوں سے جو سڑک گئی ہیں اس پر ہے، جس کے تصور سے دل ہل جاتا ہے۔"[3]

میل بن لکھتا ہے

"تمہارے ہوئی افسر ہر قسم کے مجرموں کو مارتے پھرتے تھے اور کوئی دروغا صاف کے بغیر انہیں پھانسیاں دے رہے تھے، گویا وہ کتے تھے یا گیدڑ۔ ہدایت اولی قسم کے کیڑے مکوڑے۔"[4]

(1) <LORD ROBERTS>, <FORTY ONE YEARS IN INDIA> P 152[illegible]

(2) [illegible]

(3) [illegible]

(4) [illegible]

EDWARD THOMPSON

سے نکالا جائے اس کا مقصد آپ سے یہ حاصل کرنا تھا کہ آپ کی قوت کو

مقدس شہر کی کل حد کو ہمارے حلقہ سے ہٹا دیا جائے اب خلافت عثمانیہ سلطنت عثمانیہ اور جاد عربی کی طرف آتے ہیں

مغربی مقتدروں نے خلافت اسلامیہ اور سلطنت عثمانیہ کو ہمیشہ کی نظر سے دیکھا ہے وہ ایک طرف اسلامی دنیا میں مسلمانوں کی عزت و عظمت کا نشان و مینار مقدس حرمین شریفین اور مقامات متبرکہ اسلامیہ کی محافظت کا دعویدار اور مسلمانوں کی سیاسی طاقت وحدت و اتحاد کی خوشنمائی کی حامی تھی دوسری طرف وہ یورپ کے سینہ پر ایک کیل کے مانند تھی اس کو صدیوں سے کچلنے کا احساس اس میں برابر تھا جس نے چھٹی صدی ہجری اور بارہویں صدی عیسوی میں صلیبی جنگ میں بھی فائدہ نہ اٹھایا تھا اور اگر اس کا شیرازہ نہ بکھرتا اس کی ساخت کی کمی، پیش پیش تھا اس کی تخریب اور اشارہ سے بلقان کی جنگ کا طوفان سمندر شروع ہوا جس کا مقصد یورپ میں ترکی کی مفتوحات اور مستعمرات کو تباہ کرانا اور ترکی سلطنت کو کمزور اور محدود سے محدود تر کر دینا تھا اسی سلسلہ کا ایک اہم حصہ شریف مکہ (شریف حسین) کو ترکوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنا اور ان کو خلافت کے منصب پر فائز کرنے کا وعدہ تھا ۱۹۱۴ء میں جب جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو برطانیہ کے نمائندے اور مصر کے اعلیٰ کمشنر لارڈ کچنر نے شریف حسین کو اس کے صاحبزادہ شاہ عبداللہ اور دوسرے بااثر لوگوں کے ذریعہ اتحادیوں کا ساتھ دے کر خلیفہ عثمانی کے خلاف خلافت کرنے پر آمادہ کر لیا اور اس کو منصب خلافت پر فائز کرنے اور خلیفہ عثمانی کا مطلق العنان حاکم بننے کے سبز باغ دکھا کر اور موعودہ وعدوں اور تحریری دستاویزوں کے ذریعہ اس اقدام پر آمادہ کر لیا، جو مسلمانوں کی تمام تاریخ میں عرصہ دراز تک ایک حادثہ فاجعہ اور ایک شرمناک واقعہ کے طور پر ذکر کیا جاتا رہے گا ۳۰ اگست ۱۹۱۵ء سے ۱۹ فروری ۱۹۲۱ء تک حکومت برطانیہ نے مستقر نمائندوں اور شریف مکہ کے درمیان خطوط اور رسائل کا تبادلہ جاری رہا اور ان کو لیتین دلایا جاتا رہا کہ اس کو اس بغاوت پر صلہ اور انعام ملے گا لیکن جنگ عظیم کے خاتمہ پر ۱۹۱۸ء

انگلستان سے اس سلسلہ میں ہونے والی جدوجہد کی تاریخ ایک زبردست حقیقت ہے۔ ہم یہ پڑھتے ہیں کہ کس طرح انگلستان کی پارلیمنٹ نے بتدریج بادشاہ کے اختیارات کو محدود کیا۔ ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ کس طرح برطانوی پارلیمنٹ نے ایک ایوان یعنی ہاؤس آف کامنز (HOUSE OF COMMONS) میں اس کا اقتدار قائم کیا جس کے ارکان کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ اس طرح یہ ایوان عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔

اس کے بعد یہ بھی پڑھتے ہیں کہ کس طرح یہ ایوان بادشاہ کے اختیارات کو محدود کرتا گیا اور بالآخر اس کے اختیارات کو ختم کر دیا۔ اس طرح عوام کی روحانی و مقننہ طاقت (حلالت و حلافت) عوام کے نمائندوں کے ہاتھ میں آ گئی۔

اس کے بعد ہم یہ بھی ایک تاریخی حقیقت سے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ میں برطانوی عہد کے صدر اعظم سے پہلے جو تعلیم یافتہ لوگ منتخب ہو کر آئے ان کی چار قسمیں تھیں۔ (۱) حلالت الاسلام کا علم رکھنے والے۔ (۲) حلالت المسلمین کی جانکاری رکھنے والے۔ (۳) ان دونوں علوم کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ (ریکارڈ) ہونے کا ملال جس کو آخر تک وہ اپنے اس بات کو نہیں پا سکے کہ ان کی تعلیم میں کیا کمی رہ گئی۔ (۴) ان سب سے بالاتر پارلیمنٹ نے اس کو منظور کیا اور عوامی طاقتوں کا حق جس میں یہ حلالت پیش نظر رہا وہ خواب پورا ہوا جو عرصے سے پورا ہوتا رہا تھا۔

یہ تاریخ کا ایک ورق ہے جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اس میں سب سے پہلا مسلمان قرار دیا جس نے اس جماعت کو اپنے ملک میں ہونے والی کوشش کو دیکھا۔ جس نے اپنے اسلاف سے عزیمت و جدوجہد کی داستان اور بالخصوص ان کی حلالت و حلافت کو سنا تھا۔ بے چین اور مضطرب بنا دیا۔ مغربی طاقتوں کا خوف، ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ ان کی اس حیثیت سے تحریک خلافت کی شکل میں تحریک پیدا کی جس کی دوسرے اسلامی ملکوں میں نظیر نہیں ملتی۔

[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] اسباب پر روشنی [illegible]
[illegible] تفصیل [illegible] "نقش حیات" میں ملے گا۔

[illegible] کی حقیقت

"میرے [illegible] آپ [illegible] کہ اگرچہ تمام [illegible] اخلاقی مذاہب [illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible] مگر سب [illegible] ایک طرح [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] مطابق مقابلہ [illegible]
[illegible] تحریر کے [illegible] اسلام اور مسلمانوں [illegible]
[illegible] عرصے [illegible] مذاہب [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible] اخلاقی طاقت [illegible] بادشاہوں [illegible]
[illegible] اسلامی [illegible] کیا [illegible]
[illegible] ہندوستان کی تجارت [illegible]
[illegible] ہر قسم کی [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible] بالخصوص مسلمانوں [illegible]
[illegible] ہندوستان کے [illegible]
[illegible] ہندوستان میں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] قانون کا [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے [illegible]
[illegible] زندگی میں [illegible]
[illegible] اسلام اور مسلمانوں کو ہندوستان میں [illegible]
[illegible] آزادی کے لئے [illegible]
[illegible] ۱۸۵۷ء [illegible] سے پہلے

ے واقعات دیکھے معاہدات اور معاہدے جو ۱۹۷۰ء سے پہلے کے تھے جو ہے
ہیں ہوئے ان کو بار بار تازہ کرنے کی عرض کہ ہندوستانی مخلوق کے خصوصاً اور عام
ہندوستان کے باشندوں نے ساتھ کیا وہ شرمناک سلوک کیا ہے کہ ہندوستان جو کبھی
دنیا کا نگاہ تھا آج ننگا ہو گیا ہندوستان کی دولت اور ثروت کا سرچشمہ دولت
فارغ اور اس کی گلی کوچوں میں ہندوستان جو کبھی علم و حکمت کا مرکز تھا وہ جہالت اور
مذہبی کا پھیل میدان بن گیا ہندوستان جو تہذیب یا انسان ایک تھا وہ سب سے
زیادہ متعصب قوموں میں شامل ہے کہ کمال یہ ہے کہ ہندوستان کی ہندو مذہب کا نظام
جو یہ نظام ہے تقریباً اس میں مسلمان سب سے زیادہ ہیں ۔

ملایشیا کی حکومت کا سربراہ مہاتیر محمد ایک عرصہ تک متحدہ (جن کی وجہ سے
وہ آزادی کے دوران جیل گئے) اور فیڈریشن کی سلامتی کے خلاف کام کرتا رہا
تھا) جیسے کے بعد ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۳ء تک اقتدار میں رہا اس کی آمد
خلاصہ کا قیام ہے جس ۱۹۷۸ء میں ان کی سربراہی میں عمل میں آیا اور جو ہم
عوامی نے جسم میں ایک نئی روح پھونک دی اس نے پورے ملک میں مضبوط
یہ اقدار مسلمان کو بہادر بنا دیا ہے اور ہم پر چھوڑا ہے کہ اس سے ہمارا اسلام بھی
خوبیوں کے معاملے خلاف اس پچھلے عرصہ میں مغربی دنیا کی طرف سے کوئی حملہ
یا فتنہ وجود میں نہیں آیا ۔

حضرت یہاں اس تاریخی تجزیہ کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ہندوستان
جیسے عظیم ملک پر ایک ہندو کی کمزور سی اکثریت ہے جس کی قوم کی بنیاد کلچر اور مذہب
کی بنیاد پر ہے اور ہندو مذہب کی بنیاد ہی ایسے نظریات پر ہے جو ایک غیر مسلم غیر
عقل اور غیر منطقی حالت میں ہے جس میں ہندوستان کی ترقی کی صلاحیت نہیں
تھی اس لئے وہ ملک کئی سو سال تک غیر ملکی کے تسلط میں رہا اس کی وجہ

PERSONAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت کا پیغام
موجودہ دور کے مسلمانوں کے نام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء
والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من
الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بعثت رسول ﷺ کا منظر

محترم حضرات آپ جانتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی یہ
چھ دنیا اور کون سی سرزمین تھی اور وہاں کی کیا حالت تھی اس وقت چونکہ
تھوڑے سے فرق کے ساتھ ساری دنیا کی حالت ایک سی تھی اور کم و بیش
ہر جگہ تقریباً ایک ہی طرح کی جہالت اور گمراہی پھیلی ہوئی تھی اور حکومتوں کا نظام بھی
مشترکہ طور پر ظلم و جور کے اصول پر قائم تھا اس وقت کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے
ہر شخص پر یہ حقیقت واضح ہے اور اس کو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے
کہ عرب کی حالت بھی

لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی رحمت کا خزانہ دنیا پر نازل فرمانا تھا اور یہ بات بالکل ایسی تھی جیسا کہ حدیث میں
اس بات کے متعلق ہے

ان اللہ نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم وعجمھم الا بقایا
من اھل الکتاب

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نظر ڈالی تو اس نے دیکھا کہ ان کے باشندوں کی

عرب کیا عجم سب کو بے حد ناپسند فرمایا اور وہ ان سے بیزار رہا، سوائے چند قابل کتاب کے)

بنی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آقائے نامدار محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک پوری قوم کے ظہور کا سامان کیا، ظاہر ہے کہ اس کو کسی ایسے مقصد کے لئے پیدا کیا تھا، جو دوسری قوموں سے پورا نہیں ہو رہا تھا، جو کام وہ پورے انہماک اور شوق کے ساتھ انجام دے رہے تھے، اس کے لئے ظاہر ہے کہ کسی نئی امت کو پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی، اور انسانی زندگی کے اس پرسکون سمندر میں اس نئے تلاطم کی حاجت نہ تھی، جو مسلمانوں کے وجود سے ظہور میں آیا اور جس سے زمین میں ایک زلزلہ ڈال دیا، اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا کہ تسبیح و تقدیس کے لئے ہم خود بہت کافی تھے، اس کے لئے کسی نئی مخلوق کو پیدا کرنے کی ضرورت سمجھ میں نہیں آتی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"انی اعلم ما لا تعلمون"

(ترجمہ) "میں (اشارہ فرمایا دور آگے چل کر واضح کر دیا) کہ آدم صرف اسی کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے جو تم انجام دے رہے تھے، اس سے خدا کوئی اور کام لینا ہے۔

انسان ایک نئے کام کیلئے پیدا کئے گئے

اگر مسلمان صرف عبادت کے لئے پیدا کئے جا رہے تھے تو مکہ کے ان تاجروں کو جو شام، یمن کا تجارتی سفر کیا کرتے تھے، اور مدینہ کے ان بڑے یہودی سوداگروں کو جن کے بڑے بڑے گروہ بنے ہوئے تھے، یہ پوچھنے کا حق تھا کہ اس خدمت کے لئے ایک نئی امت پیدا کی جا رہی ہے، اگر زراعت مقصود تھی تو مدینہ اور خیبر کے طائف اور بحرین کے شام اور یمن اور عراق کے کاشتکاروں اور زراعت پیشہ آبادی کو یہ پوچھنے کا حق تھا کہ کاشتکاری اور زراعت میں ہم سب کوشش کا کون سا دقیقہ اٹھا رکھتے ہیں کہ جس کے لئے ایک نئی امت کی بعثت ہو رہی ہے، اگر دنیا کی چلتی ہوئی مشنری میں صرف فٹ ہونا

پر مامور بخشت کی تو مہ فوجوں میں تھیں اور اس وقت بھی یہ کی علامت علم دلی ہے اور مدنی کے کیمپ مشاغل میں مسلک دیرینہ عرض وہ ہاتھ میں لیکر اس کو اب دوڑ رہی ہ ابی ہے ہوئے تھے اور اس کامیابیوں پر اپنے منصب سے عدل نہ پایا تھا جس کو ان کے جانشین (ﷺ) اس کے بہتر میں موقع پر دو چکے تھے تو یہ سلام کی سالی تاریخ پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے اس کا سالی ہے کہ اس فوں کا دلش قیمت خون جو بدر و بین اخر ب ارقام سے موسوم کی سالا گیا ہے ضرورت بہا گیا۔

عفرت

آج ہر سردار ان قریش کو یکجا ہونے کی حالت ہو مسلمانوں کو خطاب کرنے ہو سلسلے میں کہ تم جس چیز کے پیچھے سرگرداں ہو اور جس چیز کی تم سے ایسا حاصل رہنمائی کھڑا ہے جس چیز کو تم کہانیوں سے سنا رہے ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سامنے پیش کرتا ہے وہ تمام چیزیں اس وقت جس کا ایک قطرہ دنیا کے بھر حاصل ہو تی تھیں تو کیا روزی ہے جبکہ حاصل اور اس تمام قربانیوں کی قیمت ہو ہر روز ہے جس کو تم نے اختیار کیا ہے اور دنیا کی اخلاق کی وہی سطح ہے جس پر تم نے قناعت کر لی ہے اگر اس پر اول قریش میں سے جو اسلام کے حریف تھے کوئی کو ترجیح دے کا موقع ملے تو اج تک کوئی بڑے سے بڑا لالچ دیل بھی اس کا تشفی بخش اور کفایت جو ہیں ہے سلمان امت نے اس پر ثابت قدم ہونے کے لئے کوئی چارہ نہیں رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں کے مقصد کی طرح دھا کر دیا ہیں پر اپنی مقصدت حاصل ہو جائیں وہ دنیا کی عام سطح پر آ جائیں اس نے وحی نے قریب جو تھر پر فرمائی اس میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

لقد کان لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ

( ) مجھے ... میں ... فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں ہے مجھے تو ڈر ہے کہ ... کہیں ... تم دنیا میں مشغول ہو کر ... جیسے تم سے پہلے لوگوں کو حاصل ہوئی تم بھی اسی طرح ... مقابلہ کرو جیسے انہوں نے کیا اور تم بھی ان کی طرح ہلاک کر دیے جاؤ گے۔

... جب اس بات کا ڈر ہوا کہ جہاد کی مشغولیت اور اس کی وجہ سے دشمنوں کی فرصت حاصل کر کے اپنے باغوں جیتوں اور کاروبار کو ... چھوڑ دینے سے صرف اپنے کاروبار میں مشغول ہونے کی عادت حاصل کر لیں یہ خطرہ بھی دل میں نہیں گزرا تھا اور اب ... ہیں ... اور ... کے لئے اپنے کاروبار دیکھ بھال کے لئے اپنے آپ کو فارغ کر لیں تو اللہ تعالیٰ بھی ... جہاد ... کے لئے ... کی توفیق ... ہے ... اور ... ہوا ... ہے ... اور ... ہے ... کی ... ہے ... ہے ... ہے

مسلمان کا مقام و پیغام

[illegible]

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

آل عمران ۱۳۹

[illegible]

[illegible]

کشتہ موعود ۔ جس وقت یہ بات کہی گئی تھی اس وقت عرب میں کوئی حکومت نہیں تھی خود آنحضرت ﷺ کی حکومت نہیں تھی ۔ ابھی آپ کو مدینہ میں آئے ہوئے دس سال سے زائد عرصہ نہیں ہوا تھا ۔ اور وہ بھی طفل شیر خوار کی طرح دوسرے پر چل رہا تھا ۔ مرا ہوا تو پاس ہو رہا تھا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عربوں کو اس کا اہل بنایا کہ وہ ان الفاظ کے مخاطب بنے ۔ آج ہم اس حکم الٰہی کے مخاطب بننے کے اہل نہیں جب تک ہم میں ملکی طاقت نہ ہو ۔ اس وقت تک ہم اس حکم الٰہی کے مخاطب نہیں ہو سکتے ۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہم موجودہ حکومتوں سے اتحاد و اتفاق کی صورت پیدا کر سکتے ہیں ۔ اگرچہ ہم موجودہ حکومتوں کے مالک نہیں ۔ مگر ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ اسلام میں کونسی باتیں ہیں جن پر اس کا عمل ہونا ہمارے لئے ضروری ہے ۔ اور ان کے متعلق ہم اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں ۔ اور اس طرح اسلامی حکومتوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں ۔ اسلامی عالموں کے ساتھ ان حکومتوں نے سلوک کیا ہے ۔ وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ۔ اس سے زیادہ بھی حالت میں ہیں جن کی ایک خصوصیت بھی تھی تو کیا ہم اس حدیث کے مخاطب بننے کے لئے کہیں کہ "وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ" یا ایمان کی اس کی قیمت ہے جو عمل کی نامیاتی اصل قیمت ہے ۔ اگر عمل کی قوت کی کوئی قیمت نہیں ۔ تو ایمان جو دیا تک ہے ۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ۔ جس چیز کو ہم نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے ۔ اس کی ہاتھ سے جس کو ہم اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کے موقع پر اس عبارت کا مخاطب بنا سکتے ۔

اللھم ان ھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد ا

اے اللہ اگر اس جماعت مسلمہ کو تو نیست و نابود کر دے گا تو قیامت تک تیری عبادت نہیں ہوگی ۔

حضور ﷺ کہتے ہیں جب خدا رجوع انابت کی ضرورت ہے ۔ اس کی ذریت ہوا ہے ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مثل صیم عطا کر دی تھی حقیقت حال کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر ہی صحابہ نے فرمایا تھا ۔ اگر تیرے قوت جاتی رہے ۔ یا کثرت جاتی رہے ۔

۱ ۔ [illegible]

اپنے اسلام پر فخر ہے، ہم مستقل بالذات اور صاحب نظام قوم ہیں۔ طفیلی نہیں ہیں۔ ہماری مستقل تہذیب ہے، ہماری مستقل ثقافت ہے، اس میں ہم پیوند نہیں لگاتے، ہمیں اللہ نے سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے، وہ ہے اسلام کی نعمت خود شناسی و خدا شناسی کی نعمت

خدا تمہارا ساتھ دے گا اسلام پر قائم رہو گے اسلام تمہارا ساتھ دے گا، پھر اسلام کے ہوتے ہوئے کوئی طاقت تمہیں زیر نہیں کر سکتی اور تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے، اللہ اس کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد ۷)

(ترجمہ) اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔

لیکن اگر ہم صرف نام کے مسلمان رہے اور حقیقت اسلام ہم میں نہ پائی گئی تو پھر ہم میر شکیب ارسلان کے اس جملہ کا مصداق بنیں گے جو انہوں نے پرانی لیگ آف نیشنز پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی کئی مضمون میں لکھا تھا کہ "عصبۃ الامم" (LEAGUE OF NATIONS) اس عروض کی طرح ہے جس میں پانی کا نام و نشان نہیں، اگر ہم بے پانی کا سمندر بنے تو ہم پر ہزار حیف، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں کسی مدد کی امید نہیں رکھنی چاہئے، بارگاہ خداوندی میں تو ایمان ہی کا سکہ چلتا ہے، ایمان ہی کی قدر و قیمت ہے ایمان ہی کا اعتبار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر سے اسلامی قدروں کو سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرمائے، ہم اس کی طرف پلٹیں، اس سے لو لگائیں، ہم اس کے دین کے وفادار بنیں، اس کے پیغام پر فخر و ناز کریں، ہم اپنی زندگی کو اسلام سے جوڑیں، دین و اسلام سے جوڑیں، یہاں سے جوڑیں، ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین وہو ہذا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عصری تعلیم حاصل کرنے والے مسلم نوجوانوں سے

مستقبل کی پیشگوئی

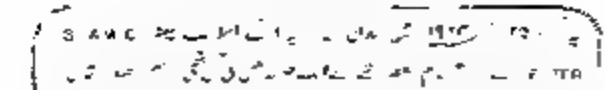

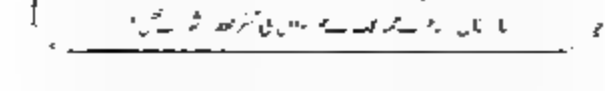

کی طاقت کی ضرورت ہے۔ اس وقت دنیائے تمام ترقی یافتہ ممالک اور دوسرے اسلامی ممالک تصادم کے خطرناک راستہ پر چل رہے ہیں اور ان حالات میں پاکستان کا اپنا مقام کیا ہے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہ ملک اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جو جدید علوم سے وابستہ ہیں مغربی دنیا میں بہت رکھتے ہیں اور ان کا جدید ہتھیاروں کے حصول میں اقتدار کے منصب تک پہنچنے کے لئے صدارتی اسائل پر توجہ دینا ہے۔ اس بنا پر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آپ اپنی ان صلاحیتوں اور صلاحیتوں کی بنا پر اپنے وطن کی اس منزل تک پہنچنے میں اور آپ کو اپنے مقام کی حفاظت کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لئے ایک بہادر اور ذہین انسان ہے اس ملک کی خدمت کرنے کی حد تک آپ سے دو ہاتھ ہیں اور ان کے مستقبل کا انحصار آپ پر ہے۔

نئے اسلام کا مسئلہ

میرے دوست اور عزیز آپ جن ملکوں سے آئے ہیں اور جہاں آپ اپنی تعلیم کی تکمیل کر رہے ہیں وہ ایک ایسے ملک سے ہیں جو مسلمان ملک ہیں۔ اور دوسرے بھی ہیں اسلام پر قائم ہیں اور آئندہ بھی اس اساس پر قائم رہے گا۔ یہ اسلام ہمیں کو ورثہ میں حاصل ہوا ہے اس لئے ان کو نجانی طور پر اور ان کی نظر میں بہت قیمتی ہے۔ ان ملکوں میں مسلمانوں کی جو بڑی تعداد ہے اس میں سے بہت سے مسلمان اپنی آبادی اور مردم شماری کے لحاظ سے دنیا کے بڑے بڑے ملکوں سے بھی بڑے ہیں۔ اس عظیم قوت کے ساتھ یہ ملک خدا کی پیدا کی ہوئی دولت سے مالا مال ہیں اور یہ ملک قدرتی دولت سے مالا مال ہیں جس کے بعد معدنی گاڑی بھی ہیں چلتی ہیں نے موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی حاصل کی ہے، اس وجہ سے ہم کسی دوسرے کو ملک اسلامی ممالک کا مسئلہ نہیں۔

اسی طرح سے ان ملکوں کی سلطنت اور اسلامی علما جنہوں نے زندگی کی قوتوں کو اخلاقی حیثیت سے بہتر بنانے میں اب تک کوئی قوت عمل نہیں کی ہے۔

ایک عظیم المیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الممتحنة ۴)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قابلیت کا ثبوت [illegible]

صرف مخلص ہونا اور تجربہ ہونا کافی نہیں

[illegible]

[illegible]

کے جبر میں پڑ جائے، علم اس کے ہاتھ میں ظلم اور فتنہ و فساد کا آلہ بن جائے گا اور اس کی
ساری ترقی اسے تباہی کی طرف لے جائے گی۔

جن لوگوں نے حکیم کو اصلاح کا ذریعہ سمجھا اور اپنی ساری قوتیں انہوں نے تعلیم پر
صرف کیں، بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا ایک بگڑا ہوا مجموعہ بار بار نہیں ہوتا، جو کام اسے تک
غیر منظم طریقہ پر ہوتے تھے، اب منظم طریقہ پر ہونے لگے۔ اب سارا زور تعلیم
صحیح منظم خطوط پر دینے پر ہے۔ اس سے اخلاقی تربیت بل اور معمولی اصلاح کی طرف
توجہ کی کیا ضرورت ہے۔ جب اس کو منظم کرنے ہی کو کافی سمجھا جائے تو یہ اس
اخلاق کو طاقت حاصل ہی نہیں ہو سکتی کہ انسان کو برائیوں اور بری خواہشوں پر قابو
ہونا سکھائے۔

کسی نے کہا کہ باہوں کا تضاد اور کشمکت تہذیب انسانی کے لئے ناگزیر ہے
مشترک ہوتی جاتی ہے، اس طلب کی تہ میں قومی وحشت حائل ہے اور اس کی جگہ لے
بین الاقوامی سے بدل دیا جائے۔ مذہبی اور قومی خواہشات اور امنگوں کے ٹکراؤ کی
وحشی قوموں نے مل جل کر یا ایک کو فنا کر دینے سے یا خاص خاص حدود کا
بنتے ہوئے بڑے بڑے اور جرائم پیشہ ایک جو دوسرے کو لوٹتے تھے، ایک دوسرے کی مدد کر
لیں تو اس سے یہ اچھا نتیجہ ہوا کہ اس سے چوری اور جیب کترنا کا فی حد تک ختم ہو جائے گا
تو سمجھوں گا اس سے یہ ہوا کہ بڑی اور بڑے جرائم کم ہو جائیں گے اور
چوری شناخت میں اور دقت نہ ہو گی۔

کسی نے کہا کہ دقت کا سب سے بڑا مسئلہ اس سب سے بڑی خدمت
پورے کو کیسے ادا کیا جائے گا۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ سال تہذیبیں میں فکر تھی ہوں
لڑائی سے ہم چھوٹے چھوٹے ملک جتنے ٹکڑے ہیں ان کا ملک جتنے ٹکڑے ہیں
سب اچھے کھاتے کے ہیں ان کا ہر ایک کا کلچر ایک ہو جائے تو ان کی ہر ایک
جائے گی، اور پورے ملک کا کلچر ایک ہو جائے تو اس ملک کے ان شہر
ہو جائیں گے لیکن ہر ایک کلچر ایک دوسرے میں حل ہو جائے یہ ناممکن ہے۔

یہ سب دل کا قصور ہے، انسان کا دل بگڑ گیا ہے، اس کے اندر چوری، ظلم، دغا بازی کا جذبہ اور ہوس پیدا ہو گئی ہے، اس کے اندر حواس کا حقیریت ہے جو ہر وقت اس کو پکار رہا ہے، اور وہ بچے کی طرح اس کے اشارے پر حرکت کر رہا ہے پیغمبر کہتے ہیں کہ ساری خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ انسان پیدا ہو گیا ہے، اس کے اندر برائی کا جذبہ اور اس کا زبردست میلان پیدا ہو گیا ہے، اس لئے سب سے ضروری اور مقدم کام یہ ہے کہ اس کے دل کی اصلاح کی جائے اور اس کے من کو صاف کیا جائے۔

وہ لوگوں کو دعوت کرتے۔ دیکھئے میں، اس منظر سے ان کا دل کس قدر دکھتا ہے، دنیا میں کسی کا نقصان دیکھنا ہمیں دکھ کھانا بڑا دشوار ہو جاتا ہے، مگر وہ حقیقت بتلاتے ہیں، وہ یہ نہیں کرتے کہ اس کو مسئلہ بنا کر اس کے پیچھے پڑ جائیں، اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خرابی کا نتیجہ ہے، خرابی کی جڑ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر لوگوں کے سینہ بھر نے کا سامان کر دیا جائے اور ان کے حلق کو کھانے دیا جائے تو یہ ایک وقتی اور عارضی انتظام ہو گا، وہ ایسی تضاد اور ایسے حالات پیدا کرتے ہیں کہ لوگوں سے دوسروں کی بھوک دیکھی نہ جا سکے اور وہ اپنے گھر سے نکل کر لوگوں کے پاس ڈھل جائیں۔

اس کے برخلاف لوگ ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ ملہ پھسلتا اور ایک جگہ جمع ہوتا چلا جائے یا رکھے کہ اگر دنیا میں تبدیلی نہیں ہوئی، غلہ کی تقسیم، رسد کا انتظام کر دیا گیا تو اس کے بعد بھی لوگوں کو ایسا فن معلوم ہے کہ دوسروں کی جیبوں سے نکل اس کی جھولی میں آ جائیں، اور دولت ہر طرف سے سمٹ کر ان کے قدموں سے لگ جائے، آپ نے شاید الف لیلہ کا قصہ پڑھا ہو کہ سندباد جہازی اپنے ایک سفر میں ایک مقام پر پہنچا، اس نے دیکھا کہ جہاز کا کپتان بہت فکر مند اور غمگین ہے، سندباد نے سبب پوچھا تو جہاز کے ناخدا نے بتایا کہ ہم غلطی سے ایک ایسے مقام پر آ گئے ہیں جہاں سے قریب مقناطیس کا ایک پہاڑ ہے، ابھی تھوڑی دیر میں ہمارا جہاز اس کی قریب پہنچ جائے گا، مقناطیس ہر لوہے کو کھینچتا ہے جب وہ جہاز اس کے قریب آئے گا تو جہاز کی سب کیلیں اور تختوں کے قبضے نکل کر پہاڑ سے جا لگیں گے اور جہاز کا بند بند جدا ہو جائے گا اس وقت

ہار جہاز ڈوبنے سے نہ بچ سکے گا، چنانچہ ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ مقناطیس سے لوہے کو کھینچنا شروع کیا اور جہاز میں جتنا بھی لوہے کا سامان تھا سب کھنچ کھنچ کر پہاڑ پر پہنچ گیا اور دیکھتے دیکھتے جہاز غرق ہو گیا۔ خوش قسمت سندباد ایک بہتے ہوئے تختے کے سہارے کسی جزیرے میں پہنچ گیا اور اس کی جان بچ گئی۔

یہ قصہ غلط ہو یا صحیح اس سے مجھے کچھ سروکار نہیں، مگر مجھے آپ سے یہ کہنا تھا کہ ہماری سوسائٹی میں بھی مقناطیس صفت، سایہ دار اور ساحر موجود ہیں، انہیں آپ بھی میگنیٹ MAGNATE کہتے ہیں، وہ بھی سازشیں کرتے ہیں کہ دولت سمٹ کر ان کے گھر میں آجائے۔ وہ اپنے معاشی جال پھیلاتے ہیں کہ ایک چارہ نا چار سب کچھوں کی بھوں میں ڈال دیتے ہیں اور پھر بے وسائل بے مدگی اور مجبوریت ان کے پیروں کے پھر سے اور نقاد کسی کی زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ یہ میگنیٹ قلب کی ماہیت بدل دیتے ہیں، وہ انسان سے اندر ایسی سنگدلی پیدا کرتے ہیں کہ وہ دوسرے انسان کی طاقت کو نہ دیکھ سکے، وہ اس کے ایثار کی روح اور مربانی کا جذبہ، سچی انسانی ہمدردی پیدا کرتے ہیں۔ اس کو دوسروں کی بے مدگی اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہو جاتی ہے، وہ اپنی جان کھو کر دوسروں کی بے مدگی بچانا چاہتا ہے، وہ اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر دوسروں کا پیٹ بھرنا چاہتا ہے، وہ خطروں میں اپنے کو ڈال کر دوسروں کو خطروں سے محفوظ کرنا چاہتا ہے۔

ایثار کے دو واقعے

میرے عزیزو! آپ میرے ان لفظوں پر تعجب نہ کریں، یہ سب تاریخ کے واقعات ہیں، دنیا اپنے کئی دنیا میں کیا ہو چکا ہے، تاریخ میں ایسے واقعات بھرے ہیں، جو بڑی قصوں اور افسانوں سے کہیں زیادہ حیرت انگیز اور تعجب خیز ہیں، حوالے جلدوں میں اور سکرین پر دکھائے جاتے ہیں۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش آمد کے کچھ عرصہ بعد کا واقعہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے پیدائشی بھائی کی تلاش میں یوں نکلے کہ شاید پالی کی مسجد ہوتو میں مل لی

خدمت کروں، زخمیوں میں ان کو اپنے بھائی نظر آ گئے جو زخموں سے نڈھال اور پیاس سے بے قرار تھے، انہوں نے پیالہ بھر کر پیش کیا تو زخمی بھائی نے ایک دوسرے زخمی کی طرف اشارہ کیا۔ پہلے اس کو پلاؤ، یہ واقعہ یہیں ختم ہو جاتا تب بھی انسانیت کی بلندی کے لئے کافی تھا اور تاریخ کا ایک یادگار واقعہ ہوتا لیکن یہ واقعہ یہیں ختم نہیں ہوتا، جب اس زخمی کے سامنے پیالہ پیش کیا گیا تو اس نے تیسرے زخمی کی طرف اشارہ کیا، اس طرح ہر زخمی اپنے پاس والے زخمی کی طرف اشارہ کرتا رہا، یہاں تک کہ پیالہ چکر کاٹ کر پہلے زخمی کی طرف پہنچا تو وہ مر چکا تھا، دوسرے کے پاس پہنچا تو وہ بھی رخصت ہو چکا تھا، اسی طرح سے یکے بعد دیگرے یہ سب زخمی دنیا سے چلے گئے لیکن تاریخ پر اپنا ایک نقش چھوڑ گئے، آج جب کہ بھائی بھائی کا پیٹ کاٹ رہا ہے اور ایک انسان دوسرے انسان کے منہ سے روٹی کا لقمہ چھین رہا ہے، یہ واقعہ ہمیشگی کا ایک مینار ہے۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مہمان آئے، آپ کے یہاں کچھ کھانے کو نہیں تھا، آپ نے فرمایا ان کو کون اپنے گھر لے جائے گا، ایک صحابی حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے اپنے کو پیش کیا اور مہمانوں کو لے گئے، گھر میں کھانا کم تھا، گھر میں یہ مشورہ ہوا کہ بچوں کو سلا دیا جائے گا اور کھانا مہمانوں کے سامنے رکھ کر چراغ بجھا دیا جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ابو طلحہ بھوکے اٹھ گئے، مہمانوں کو اندھیرے میں پتہ چلنے نہیں دیا کہ ان کا میزبان کھانے میں شریک نہیں ہے اور وہ خالی ہاتھ منہ تک لے جاتے رہے ہیں۔

انسانیت کا درخت اندر سے سرسبز ہوگا:

جس نے غیر انسان کے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہیں، وہ نظام بدلنے کی اتنی کوشش نہیں کرتے، جتنا طرز بدلنے کی کوشش کرتے ہیں، نظام ہمیشہ مزاج سے تابع رہا ہے، اگر دل نہیں بدلتا اور طرز نہیں بدلتا تو کچھ نہیں بدلتا، لوگ کہتے ہیں کہ وقت خراب ہے، زمانہ خراب ہے، میں کہتا ہوں وقت کچھ نہیں، بلکہ انسان خراب ہے، کیا زمین کی حالت میں فرق

پڑ گیا کہ ہاتھ شعبہ ہیا سوچ سے روشنی اور بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی حالت تبدیل ہوتی ہے۔ لفظ WATCH سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ایک شعاع ہے۔ اس شعاع کے ذریعہ ہم ایک دوسرے کے خیالات کو معلوم کر سکتے ہیں۔ ظالم حسد ہی ضرورت کی فراہمی میں تو جہاں سے صحت کے لئے شب و روز فکر کرنے والوں کے لئے ہو سکتے ہیں ہم ضرورت پر ہوتے ہیں تو ہماری علم الحیات BIOLOGY کی بلکہ کمال ہے کہ ہم صرف ہوتے ہیں۔ ہم ہیں یہ خیال کہ ہم ہیں۔ ہم ہیں ہم ہیں۔ ہم ہیں ہم ہیں۔ ہم ہیں

مرکے سے کتاب کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور کے علاوہ کچھ نہیں۔ وہ ان حالات سے عاری ہوتی ہے لہٰذا وہ علم سے شوق پرست ہوتے ہیں۔ پست سا شاعر پست یا اہل و عیال کے سلسلہ میں جب تک ان قوم سے نہیں آتی۔ انسانیت کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

لوگ کی طلب میں ایسی قوم پیدا ہوتی ہے سب کو نفع پہنچائے اور وہ کھول جائے، وہ انسانیت کو سدھار سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب سے انسانیت نے خیر خواہ زندہ ہیں ان کی شخ پہ آپ بیتی گئی۔ انہوں نے بڑا اپنا نظام کر لیا اپنے بے شمار قوم کے شیخ ہیں جنہوں نے ملی سدھار کا کام بڑی محنت سے شروع کیا۔ انہیں کانٹوں لیکن بالآخر حل سے نکل رحکومت کی کرسیوں پر جا بیٹھے۔ ان کا یہی تھا انہیں مبارک ہو۔

پیغمبروں کی زندگی

دنیا کی تمام پیغمبروں سے بڑا باغ چلے گئے انہوں نے نتیجہ آج کی ظاہر اپنا تعین کر دیا انہوں نے سونی صدی دور میں کے، کدھے میں بے آب و رنگی گذاری۔ ایک ہی عمدہ بھی اپنا کاندھا نہیں الٹایا، وہ ان کے ساتھی اور ساتھی جہاں سے گزرے یا کوہاں مرے وہ یا آج تک ان کے لگائے ہوئے باغ کا پھل کھا رہی ہے۔ انہوں نے اپنے ہوں سے بچا تھا، خود سروں کے گھر میں چراغاں ہو گئے لیکن ان کے گھر میں نیا سے ہوتے وقت اندھیر تھا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی عطا کی ہوئی روشنی محلوں اور شاہی محلوں میں پہنچ گئی لیکن جانے والے ان کے گھر کا چراغ بجھتے ہوئے تیل سے جل رہا تھا، حالانکہ مدینہ کے سینکڑوں گھروں میں انہیں کا چراغ جل رہا تھا۔ آپ فرماتے تھے "نحن معشر الانبیاء لا نورث، لا نورث ما ترکنا صدقة" (ہم پیغمبر کسی کے وارث نہیں ہوتے ہیں، ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ سب غرباء کا حق ہے) اس سے بڑھ کر آپ کا ارشاد ہے "یموت المرء وما ترک فهو لورثته" آدمی مرتا ہے تو جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کو ملتا ہے۔ اس سے ایک

دمِ عیسیٰ سے ممکن تھی اگر یہ بھی خشک
ہوا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

آج دنیا کے بڑے رہنما یہ کہہ رہے ہیں کہ انسان خواہشات سب جائز اور فطری ہیں سب کو پورا ہونا چاہئے اور اسی پر ساری دنیا میں عمل ہو رہا ہے

دوستو یہی بنیادی غلطی ہے خواہشات کی تسکین اور تکمیل سے انسانیت کی تشفی نہیں ہو سکتی خواہشات کی تسکین سے خواہشات میں کمی، اور قلب میں سکون پیدا نہیں ہوگا، یہ تو سمندر کا پانی ہے جس قدر اس سے پیاس بجھایئے گا اور پیاس بھڑکے گی آج سارن دنیا میں حکومتیں اور ادارے اور بڑے بڑے اسی فلسفہ کے مطابق کام کر رہی ہیں کہ انسانوں کی صحیح وغلط خواہشات کی تسکین کا سامان کیا جائے، قومیں، جتھے، جمہور اور فرد جو کچھ مانگیں ان کو دیا جائے اس سے سکون پیدا ہوگا، امن قائم ہوگا لیکن نتیجہ بالکل الٹا ہے، آج ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے دل کی لگی سے لگتی ہیں، خواہشات کا ایک الاؤ جل رہا ہے اور اس میں پوری قومیں جھونکی جا رہی ہیں اور اس کو ہوا دی جاتی ہے، آج اس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں اور قوموں اور ملکوں کی طرف لپک رہے ہیں، آج "وقودها الناس والحجارة" (جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں) کا منظر نظر آ رہا ہے، لوگ اس آگ کی شکایت کرتے ہیں مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ آگ کس نے بھڑکائی یہ آگ کس نے روشن کی اس پر تیل کس نے چھڑکا، کس میں ایندھن لگا رہا ہے، خواہشات کی تکمیل اور تسکین کے راستہ کا یہی انجام اور منزل ہے

لطیفہ یہ ہے کہ یہی لوگ جو قوموں کی ہر خواہش اور ہر فرمائش کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے لئے ہر طرح کی تسکین کا سامان بہم پہنچانا ضروری جانتے ہیں اپنی اولاد کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کرتے ہیں کی بہت سی غلط اور مضر خواہشات کی روک تھام کرتے ہیں، بچہ اگر آگ سے کھیلنا چاہے تو کبھی کھیلنے دیتے لیکن یہ ان ماؤں کی مرضی اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے زیادہ ہیں جو وہ کریں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنی اولاد سے اپنی اولاد کی طرح ہمدردی نہیں، یہی لوگ جو قوموں پر حکومت کرتے ہیں، اس کو اپنا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اقوامِ عالم کے درمیان امتِ اسلامیہ کا حقیقی وزن اور دنیا میں اس کی کارکردگی کا اصل میدان

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم قاتلوہم یعذبہم اللہ بایدیکم ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مؤمنین

[illegible] سال کے [illegible] ہم [illegible] کرام شکر [illegible]

[illegible] آیت [illegible]

تاریخ کی کھوس ناقابل انکار حقیقت

قدرت کاملہ [illegible] کی کوئی [illegible] کچھ بھی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] سے [illegible] س

بار پاک ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس طرح نہ دے کہ اس کے بعد رجعت کی گنجائش نہ رہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایسی پاکیزگی کی حالت میں دے جس میں اس نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی کہ اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے پھر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اس سے ہمبستری کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دیا ہے۔

لہٰذا یہ بات بیّن طور پر ثابت ہو گئی کہ طلاق مسلمانوں کو صرف اس لئے دی گئی ہے کہ وہ عورتوں کو ان کی عدت میں طلاق دیں اور عدت کا شمار بھی ہو سکے اور اس کی حکمت یہ ہے کہ اس عرصہ میں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مرد کے دل میں رجعت کی خواہش پیدا کر دے اور اس طرح وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے سے باز رہے اور اس کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کرنے لگے۔ اس لئے کہ جو شخص طلاق دیتا ہے اس کے سامنے یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ اپنی بیوی کو ہمیشہ کے لئے جدا کر رہا ہے (یعنی کبھی اس سے ملنا نہیں چاہتا) بلکہ اس کا مقصد تو صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کی بیوی اس کی نافرمانیوں سے باز آ جائ

جس میں کوئی غیر مسلم جاتا ہے یا تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اور قوموں سے حزن سے واقفیت رکھنے والا محسوس کرتا ہے تو اس کو ماضی اور حال کے درمیان واضح فرق نظر آتا ہے، وہ دیکھتا ہے کہ زندگی کا عام ہر جگہ یکساں طور پر چل رہا ہے، وہ سب معاش کے میں قوم کا کوئی مقصد حیات نہیں ہے جس طرح دنیا کی دوسری اقوام میں اسی طرح قوم مسلم بھی ہے، عیش و عشرت اور اغراض نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر یہ لوگ بھی وہ سب کچھ رہے ہیں جو دوسرے لوگ کر رہے ہیں، ان کی بھی اس نہیں ہوتی کہ اپنے اور غیر کے درمیان امتیاز پیدا کریں، مسلمانوں پر غیر مسلموں کو ترجیح دیں گے بحیثیت مجموعی تو ہماری معاملات اور طرز عمل کے سوا کوئی مطمح نظر نہیں ہے

میرے بھائیو! دین گزارنے کا جو طریقہ مسلمانوں میں رائج ہے وہ اسلام کے حقیقی پیغام سے کوئی میل نہیں کھاتا اور نہ رسول اکرم ﷺ کے ان مقاصد سے ان کا کوئی ربط ہے جس کے لئے آپ مبعوث کئے گئے تھے، اور ان مقاصد سے ان زندگی کو کوئی مناسبت ہے جس سے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی مدینہ منورہ کے مدت تھے اور جس کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں دی تھیں

ہمارے درمیان ہے ہم اس بات کو ہمیشہ نظروں کے سامنے رکھیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم ﷺ کو بھیجا تھا، قریش کو بھی اور مسلمانوں کو بھی، مدینہ میں جنگ کے ہنگامہ کیا تھا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بچا کر نکالا، یہ بات نہیں ہوئی ہے کہ مکہ میں پر اللہ کی عنایت نہ ہو جائے گا، اور اس طرح مسلمانوں کو باقی رکھا اور مسلمانوں کو بے چارگی بیکسی اور بے بسی کی حالت میں چھوڑ دیا، قریش (قریش) کی فتح، نصرت اور تو وہ ہی مدد پر اس وقت نے مسلمان رہتے ہیں اور رہے تھے اور یہ تک مسلم معاشرہ صحیح معنوں میں، جو میں آیا اور ایک اسلامی زندگی کی نمونی جدوجہد، جدوجہد، اشاعت، مقصد اور حوصلہ تاریخی زمانوں میں سایہ گل رہی

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس مقصد اور اس روح، جذبات کا اس نے اجتماعی تحریکات عمل کا حصہ کھو دیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ میاں اور بیرے عرب و

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ وسلم وبارک علی
سیدنا محمد خیر اللہ وحبیبہ وعلیہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

وما علینا الا البلاغ المبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری دنیا کے لئے رحمت

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ
و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا
مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی
اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین و من تبعھم باحسان
و تکی یدعوتھم الی یوم الدین اما بعد

محترم بزرگو اور دوستو ادارہ حرا میں پہلی وحی کے نزول سے پہلے انسانی زندگی کا فطری بہاؤ کا ہوا تھا اس کے ہر دور اور ہر زمانے پر اجارہ داری قفل پڑے ہوئے تھے اور وہ گویا چند مقفل دروازوں اور بند کھڑکیوں کا مجموعہ بنی ہوئی تھی۔

چودہ سو برس پہلے متمدن دنیا سے لے کر تعلق ایک چھوٹے سے خطے پر، کے اوپر تمام اور ظاہری اعتبار سے بے حیثیت عام (غار حرا) میں دنیا کو عقدہ لاینحل حل ہوا جو بڑی بڑی حکومتوں کی رسائی دماغوں میں حل ہو سکا نہ عظیم الشان گاہوں میں حل ہو سکا اور نہ حل ہونے کے پرشکوہ ایوانوں میں حل ہو سکا یہاں پروردگار عالم نے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی صورت میں عالم انسانیت پر ایک احسان عظیم کا دروازہ کھولا اور صدیوں کی گم شدہ کنجی پھر سے بنی نوع انسان کو مل گئی یہ کنجی سے اللہ پر ایمان اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور آخرت پر ایمان کی کنجی ہے آپ ﷺ نے صدیوں کے ان بند قفلوں کو ایک ایک کر کے کھول ڈالا جس کے نتیجے میں حیات انسانی کے ہر ہر شعبہ کے دروازے یہ جو بند پڑے تھے آپ ﷺ نے جب نبوت کی اس کنجی کو عقل کے قفل پر پرکھا تو اس کی ساری گرہیں کھل

گئیں اس کی سوچیں اور اس کے حواس گم ہو گئے۔ اسے شناخت نگر حاصل ہو گیا اور وہ اس قابل ہو گئی کہ اس آفاق میں پھیلی ہوئی خدا کی نشانیوں سے لطف اندوز ہو سکے۔ اس کائنات میں غور کر کے اس کے خالق کو پا سکے کثرت کے پردوں کو چیر کر وحدت کا جلوہ دیکھ سکے اور شرک، بدعت و بری اوہام، خرافات کی قباحت کو سمجھ سکے۔

حضرات! اس تجلی سے آپ ﷺ نے انسان کے ضمیر کا قفل کھولا، سویا ہوا ضمیر جاگ اٹھا۔ اس نے مردہ شعور و احساس میں حرکت اور زندگی پیدا ہوئی ضمیر کی مدد کے تمام سے آلہ ہو کر نفس انسانی جو صدیوں سے نفس امارہ و اقتدار کی قید میں مقید ہو گیا تھا اس کے معاملات میں کسی باطل کے گھسنے کی گنجائش نہ رہی اور گمراہی کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا۔ اس حد تک آپ ﷺ نے خدا کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر خود اپنے گناہوں کا اقرار کیا اپنے لئے سخت سے سخت سزا کی درخواست کرتا ہے ایک گناہ گار عورت اپنے لئے سنگ سار کی سزا کی درخواست کرتی ہے۔ حضور ﷺ عورت کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیتے ہے لیکن فرماتے ہیں وہ اپنے گناہ سے اس طرح پاک ہو گئی ہے کہ اس کی بخشائش کے لئے پوری قوم کی دعا بھی متعین ہے۔ یہ محبوبہ ﷺ کی پہچان ہے اور خود کو اس سزا کے لئے خوشی اور اصرار پیش کرنا۔ جو یقیناً قتل سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی سنگ ساری) فتح مکہ کے وقت ایک عربیہ عورت کے ماتھ کسری کا رہزن تاج آتا ہے۔ وہ اس کو کپڑوں میں چھپا لیتا ہے اور خفیہ طور سے اپنے امیر کی خدمت میں لے جا کر پیش کرتا ہے تا کہ اسے انعام تو بہر حال ملے لیکن اس کی خیانت ظاہر نہ ہو۔

صحابوں کے وہ حواس جو اس طرح مفلوج پڑے ہوئے تھے کہاں میں عبرت پذیری تھی۔ خوف خدا تھا اور نہ رقت اور نرمی تھی۔ یہ کبھی جب ان پر لگائی گئی تو یکسر کایا پلٹتی ہوئی نظر آئی۔ اب وہ خدا کے خوف سے ہر دم لرزاں، ترساں تھے۔ جمادات و نباتات سے عبرت حاصل کرتے تھے۔ انفس و آفاق میں پھیلی ہوئی نشانیوں کا مطالعہ اب ان کے لئے فتح کشف تھا مظلوموں کا حال دیکھ کر تڑپ جاتے تھے اور

[illegible] جمع کیا ہوا [illegible] کام ہو

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا اور [illegible] کے [illegible] میں فرمایا [illegible] کہ [illegible] کہ [illegible] اللہ کے [illegible] کا [illegible] اللہ [illegible] کا [illegible] اللہ [illegible] کا [illegible] اللہ

طرح اپنے تمام خوبیوں کی بنیاد اسی طرح اسلامی حکومت بھی تمام خوبیوں کی جامع بلندیوں کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ حکومت ہے روحی، عقیدہ، اور افکار کی منافع اور مصالح پر قائم ہوتی ہے عوام کو لوٹنے کے بجائے ان کے اخلاق عقائد کو بنانے اور سنوارنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے سو سائٹی اور حکومت کے تعاون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ افراد کی اور سوسائٹی کی پاکیزگی اور چمک دمک کا مرکز شاہین دل عمدہ خلوص محنت اور عدل وانصاف سے بھرا ہوا ہو اللہ تعالیٰ ہمیں بارہ دعا ہے کہ آپ سب کو اپنے ساتھ ہمیشہ رکھے آمین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محمد اسد اللہ قریشی

جاہلیت کسی خاص عہد کا نام نہیں

[illegible]

کھجور کا ایک پیڑ ہوتا ہے جس کا پھل بہت سے حاجی لے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کھجور کی پیداوار ہوتی ہے لیکن یہاں کی کھجور کی قسم بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلموں کو بھی معلوم ہو گیا ہے اور وہ بھی بعض مرتبہ طلب کرتے ہیں۔ ہم نے سنا تھا کہ پہلے حج سے لوگ چند کھجور لے کر آتے تھے، مزید پانی لے کر آتے تھے لیکن اب حکام جہاز لے کر آتے ہیں اور حکام ہی چیزیں لے کر آتے ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ حج کے موسم میں وہ پانی بہت زیادہ ہوتا ہے اور ابھی اس کی کوئی صورت نہیں بنی تھی تو دیکھا کہ سامنے سے ایک ہندوستانی شیرانی و بیرہ پین کر جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ڈاکٹر صاحب یہاں آ جائیے۔ یہاں آ جائیے گھڑی کہاں سستی ملتی ہے کہا بھائی شرم نہیں آتی تم اندر داخل بھی نہیں ہوئے اور بھی کی دکانداری بھی ہونے لگی۔ بھی سے ہم کو فکر ہے کہ گھڑی یہاں سستی ملتی ہے تاکہ گھڑیاں خرید کر ہندوستان میں جا کر چوگنے داموں میں بیچیں اور ایسے بہت واقعات ہمیں چند الگ الگ ہندوستانیوں سے جانے کی بار بار سعادت حاصل ہوئی ہے دیکھئے حاجی تو حاجی ہیں لیکن پھر بھی حج میں ان کے سب کل ہیں معلم کی ہدایت کے خلاف ہر کسی عالم کی صحبت میں اور اس کی ہر مسئلہ سے حج یا اسے تقرر کے بعد معلمانوں نے اپنی زندگی میں اپنے کو بالکل آزاد سمجھ لیا ہے ان کا دین سے ما تعلق نے حج اس طرح ہوا اس میں ان چیزوں سے بچ جائے۔

میرے بھائی نے جنہوں نے بتایا کہ کسی میں شادی کے موقع پر جانے کھجور اور چھوارے تقسیم کئے گئے پچاس پچاس کے نوٹ سو روپیہ کے نوٹ تاکہ معلوم ہو کہ بہت بڑے دولت مند آدمی کے یہاں یہ رسم ہو رہی ہے تقریباً سات ہوٹل میں قسم کا کھانا کھلایا گیا ہوٹل میں کھانا ہزاروں روپیہ اس میں صرف کرنا اور پھر اس کا ذکر بھی اس شان کا ہے بہت دن سے یہ رواج ہے کہ شادی کے موقع پر اس طرح کی فضول خرچی میں ہوتا ہے میں ماتا بھی احساس نہیں مسلمانوں کو کہ نکاح ایک شرعی عبادت ہے اس پر ثواب ہے اور اس کو دوسرے عبادتوں کی طرح شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔

مطمئن نہ ہو کہ یہ ایسا علاقہ ہے جہاں کے یہاں تو لیا کبھی ہوتا ہوگا سب کچھ ہو رہا ہے اور آخری وقت پر بات پہنچی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دبال کوئی بے برکتی سے اور بے برکتی ہو رہی ہے، تو یہ ایک بہت بڑا فریضہ ہے تم لوگ اسی سلسلہ کا عہد کرو جہاں رہو گے کام کرو گے، انشاء اللہ مدارس کا قیام بھی تعلیم کی اشاعت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور وعظ سب کچھ کرو گے لیکن یہ تحفظ شریعت کا بھی کام کرو گے اور رسوم جاہلیت و مساوی کی کوشش کرو گے اور یہ سب خوشی سے موقع اور سہ تقریبات جو بیں حاصل سنت و شریعت کے مطابق ہو کرنے کی کوشش کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہم کو سب کو توفیق عطا فرمائے۔

انسانیت کا پیغام مشرق و مغرب کے نام

[illegible]

[illegible]

[illegible] KIPLING [illegible]

مشرق و مغرب کے ادبی منابع

وہ ہیں اس کے بعد آنے والی نسلیں۔ جنگ اس کو ہوا دیتی ہیں، اور یہ انھیں دنیا کی سرحدوں پر لے جاتی ہے۔

مگر اس تصور سے انسانی ذہن کو جتنا فائدہ پہنچا ہے اس کی بہ نسبت اس سے نقصان زیادہ ہوا ہے۔ اس نے ہمارے ذہن کو جکڑ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے ہمارا دماغ بند ہو گیا ہے۔ اس نے ہمارے نظریے کو اس قدر محدود کر دیا ہے کہ ہم اپنے ارد گرد کی ہر چیز کو مشرق و مغرب کی دو خانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ یہ ایک سادہ سی بات ہے، مگر لوگ اس کے بعد سے ہمیشہ مشرق و مغرب کے اس نظریے سے دیکھتے ہیں۔ کہ یہ دو مختلف کیمپ ہیں، یہ ہاں، تو کبھی نہ کبھی ہم ایک دوسرے کے میدان جنگ میں مل سکتے ہیں۔ اور اگر کبھی آمنا سامنے کی ٹکر ہو گئی تو ہم سے ہر ایک دوسرے کی جڑ کاٹنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہر ایک دوسرے کی برائیاں نکال کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی کوشش کریں گے۔

صدیوں سے مشرق و مغرب کا یہی مفاد ہے دونوں میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اگر سمجھا بھی تو اس حد تک ناقص معلومات کی بنا پر جس خوبیاں ان کی نظر میں پسندیدہ تھیں۔ ان کے اندر جو خوبیاں ہیں مخالف اور دشمن کے نزدیک ان کی بنا پر اس کو مطعون کیا گیا۔ ایک نے دوسرے کو جب دیکھا تو تنگ، دقیانوسی اور مذہبی نظر سے، یا کبھی رجعت پسند اور متعصب کی نگاہ سے۔

سوئز خلیج کا سبب

یہ ہے مختصر طور پر سب سے پہلے مشرق و مغرب کا سامنا صلیبی جنگوں کے موقع پر ہوا تھا۔ ان جنگوں کے موقع پر عقیدہ مشرق پر حملہ آور ہوا تھا، اور اس کو برباد کر رہا تھا، دوسری جانب کے اندر کافر فرما تھی، اور ان کے اندر جو جوش و ولولہ پیدا کر رہی تھی، اس کی بنیاد ان قصوں پر تھی، جو یہودیوں نے مسلمانوں کے بارے میں گھڑ لئے تھے۔ یہ جنگ کو صحیح سمجھتے تھے اور اس بنیاد پر بھی کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ جنگ ان کے

ے کہ مقدس سرزمین کو وحشی بدمعاشوں کے چنگل سے نجات دلائی جائے۔ اس کے
ہ ہونگ کی سیاہ اور بھیانک فضا کبھی بھی کسی بر سر پیکار لشکر کو اس کا موقع نہیں دے سکتی
کہ وہ دوسرے فریق کی خوبیوں کو نمایاں کرے جو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ کا
ہ ہے اس کی قدیمی فکر اور شریفانہ و مہذبانہ اصول پر مبنی معاہدے کے
ہ ہے ہوئے اس کی حقیقت کے
ہ ہے جانے اور شرق و غرب کے درمیان صحیح
ہ ہے ہیں۔

ہ ہے کی تعریف سے قریب اس وقت ہو جائے گا جب
ہ ہے ہوا فضا کی معاون خصوصیات آپس میں مخلوط ہو کر مشرق کی
ہ ہے ہوئے حدود سے شرق کے ساحل پر مساوات کا اور اس کے ساتھ
ہ ہے ہوئے ہوئے مقامات اور اپنے ہم جنسوں سے بچھڑے ہوئے
ہ ہے ہوں کہ ان کی سرحدیں یا پانیوں اور خشکی صحت میں بہت پیچھے
ہ ہے ہوں۔ ان حالات سے بہت دور تک تو اس کا سوال ہی نہیں کہ مشرق و غرب
ہ ہے ہوئے اپنے اصل اور آپس کے رسوم اور وہمیات سے خود کو الگ تھلگ رکھ
ہ ہے ہوئے ہیں۔ ان کے ایک بہت خوبصورت عورت جو حسن و جمال کا مجسمہ تھی جو
اس وقت سے نیپلز اور فلورنس کی درباری حلقوں پر چھائی ہوئی تھی اور اس نے بہت سے نامور اہل شخص،

ہ ہے ہوئے ہیں ان کی حالت میں ہے ہوئے عنصر کو فراموش کر چکا ہوں اور ایک بار پھر
معذرت کے ساتھ صرف چند باتیں کہنا چاہتا ہوں کہ جس نے علاوہ یورپ اور ہند کے مشرق سے تعلق
رکھنے والی وہ پرشیا جو ہمارا مرکز مثل تھا جس میں ان کے احساس برتری، غرور و تکبر،
اپنے آپ کو پیدائشی حکمران قوم کے مقابلہ میں برتر سمجھ کر سلوک کرنے کا مثل تھا،
جس سے یہ ان سے معاملہ کرنے کی حکمت سیکھتے تھے اور جو کل تک ملک کا حکمران تھا،
جس کی حسین زنانی اور حرص سے بھرپور ناٹک سے میرے اسلام انسانیت کے کس
حصہ سے کس طرح تعلق نہیں تھا۔ جس کا مغرب والی تھا اور جس کی سوسائٹی نے اس

اس تحقیق کے چند مفروضات

۱۔ SURRENDER (سپردگی) کے بعد مشرق کے اندر تھیوری (نظریہ) کی

مستشرقین کی ہے

مشرق کا معمار

ایک رخ پر لگائے اور اس کے اخلاق و اطوار کو سنوارے جس کے بغیر وہ اپنے صحیح سرچشمہ پر نہیں آ سکتا۔

نبوت کی چارہ سازی

انبیاء کرام علیہم السلام اور ان سب کے بعد نبی امی محمد عربی ﷺ تشریف لائے جنہوں نے اس انسان کی فطرت کو اپنا ادب و آخر موضوع بنایا۔

میرے بھائیو! انسان کے اندر کی پوشیدہ طاقت کے سرچشمہ کو ابھارا، اس کی چھپی اور پوشیدہ صلاحیت کو بیدار کیا، اور اس کے دل کی وہ آنکھ کھول دی جس کے ذریعہ وہ اپنے خالق اور اس عظیم کائنات کے مالک کو دیکھ سکے اور اس کے ذریعہ وہ شی و حرارت زندگی، محبت، اطمینان و قلبی سکون اور اطمینان حاصل کر سکے اور جس کے ذریعہ اس کائنات میں وہ زندگی، قوت اور تنظیم کے اصل سرچشمہ سے واقف ہو سکے اور وہ حاصل کر سکے جس سے اس دنیا کی مستقر کائنات کو ایک وحدت میں پرویا جا سکتا ہے، اس کے لئے کائنات ایک اہل اکائی (Unit) بن جائے جس میں کوئی اختیار سے متعلق نہ رہے اور وہ یا اس چھوٹی چھوٹی خودمختار اور بے لگام اکائیوں میں بٹی ہوئی ہے، جس کے آپس میں جنگ و جدال کا سلسلہ قائم رہتا ہے بلکہ یہ پوری کائنات ایک مملکت بن جائے جس کو ایک طاقتور اور حکیم ارادہ چلا رہا ہے، جس کے یہاں مشرق و مغرب کی کوئی تفریق نہیں۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

(المزمل ۹)

وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے اس کو کارساز بنا لو۔

انسانیت کا نیا تصور

اس طرح انسان کے اندر پرتی ہوئی، بدنام اور خرافات اس گھڑی ہوئی تقسیموں اور ان پرتی سے تیار شدہ حصوں سے آزاد ہو جاتا ہے اس طرح وہ خالق اور مدبر

تک قدرتی دولت وصنعت کا تعلق ہے، آپ کو معلوم ہے کہ یہ چیز ہمیشہ سے اور اب انسانی کی تابع اور اس کی رہین منت رہی ہیں۔ لہٰذا جب بھی سامان کا اور اچھا اور اس کا مقصد پایا جائے مقصد ہو تو وہ اپنی محدود طاقت و دولت، معمولی آلات اور کمزور وسائل سے بڑے بڑے کارنامے انجام دے سکتا ہے جو اس دور کا ترقی یافتہ متمدن انجام نہیں دے سکتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ وہ انسان اور پوری نوع انسان کی وہ خدمت کر سکتا ہے، وہ وہ لوگ انجام نہیں دے سکتے جس کے پاس وسائل و آلات کا ڈھیر ہے، کیونکہ جب بھی کسی چیز سے اتنی محبت کے کام کا رواج پیدا ہوگا تو نظر سے اعلیٰ طاقت سامنے آجائے گی، وسائل بھی پیدا ہو جائیں گے، مشکلات پر قابو بھی حاصل ہوگا اور وہ عزم قوی اپنا راستہ پہاڑوں اور سمندروں کا جگر پار کر کے نکال لے گا، اور اگر حسن نیت اور عزم راسخ ہی حاصل نہیں ہے تو وسائل بیکار آلات کے سوا ہیں، اور موجودہ کی ایجادیں ضائع ہیں، بھوک اور پیاس کی شدت، ماں کی مامتا، محبت کی بے تابی اور شوق کی فراوانی کبھی اور کسی زمانہ میں بھی زیادہ تر مادی آلات کی محتاج نہیں رہی ہے، ہر زمانہ اور ہر دور میں وہ پوری صورت پیدا کر لیتی ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ کس طرح اپنا مقصد حاصل کرے، انبیاء کرام نے اپنی اعلیٰ کردار اور حسن نیت سے انسان کے اندر ایک ایسا ایمان پیدا کیا جس کی مدد سے وہ بیکار سامان لے کر اپنے اور اس کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے کی طرح تڑپ محسوس کرے لگا، جس طرح کوئی بھوک اور پیاس کا مارا محسوس کرتا ہے، وہ ماں یا باپ بے تاب محسوس کرتا ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی راہ خود آسان ہو گئی اور وہ عمل جو اس سے پہلے نہ ہو سکے تھے، جو اس زمانے کے اعتبار سے کافی تھے اور اس طرح وہ تمدن وجود میں آیا جس میں انسان کے اخلاق اور حسب اور سربلندی اور فراوانی کا زیادہ سے زیادہ حصہ پایا، وہ تمدن بلاشبہ بلند تھا، اس میں کوئی پیچیدگی نہ تھی نہ کوئی فلسفیت تھی مگر اس کے اندر مستقبل میں بھی اور صحیح تر دنیاوں پر ترقی پا سکنے اور وسعت پانے کی پوری گنجائش تھی۔

یورپ کی نشاۃ ثانیہ

[illegible] سے جدید مغرب کی [illegible] کا دور آغاز ہوا۔ [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] زندگی اور [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

یورپ کی مادی ترقیات

[illegible] مغرب سے [illegible] [illegible] [illegible]

مسائل کی نہ کامی

غلطی کہاں ہوئی ہے

انسانیت کا قفل صرف ایمان کی کنجی سے کھلتا ہے

اصل مقصدِ زندگی اللہ کی بندگی

[illegible]

نزاعِ مقاصد

[illegible]

کی جولیاں بھی [illegible]

[illegible]

چند عبرت انگیز واقعات

[illegible]

[illegible] آپ کی [illegible]

[illegible] ایک مصری [illegible]

مولانا طارق جمیل

موجودہ حالات میں ہندوستانی مسلمانوں کے لئے راہ عمل

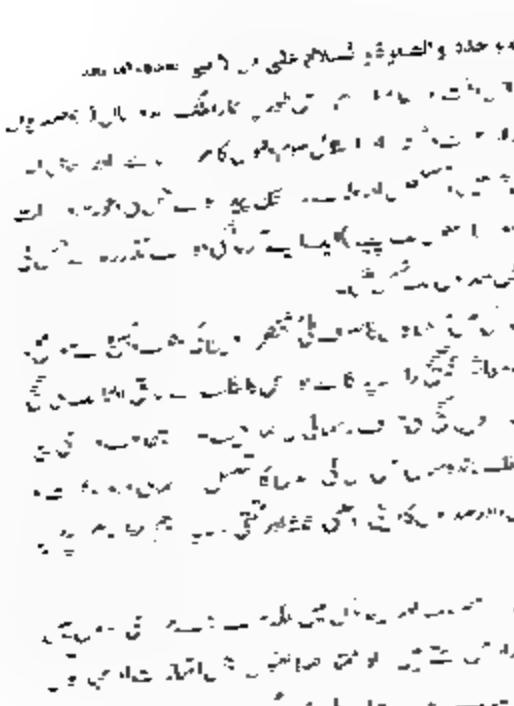

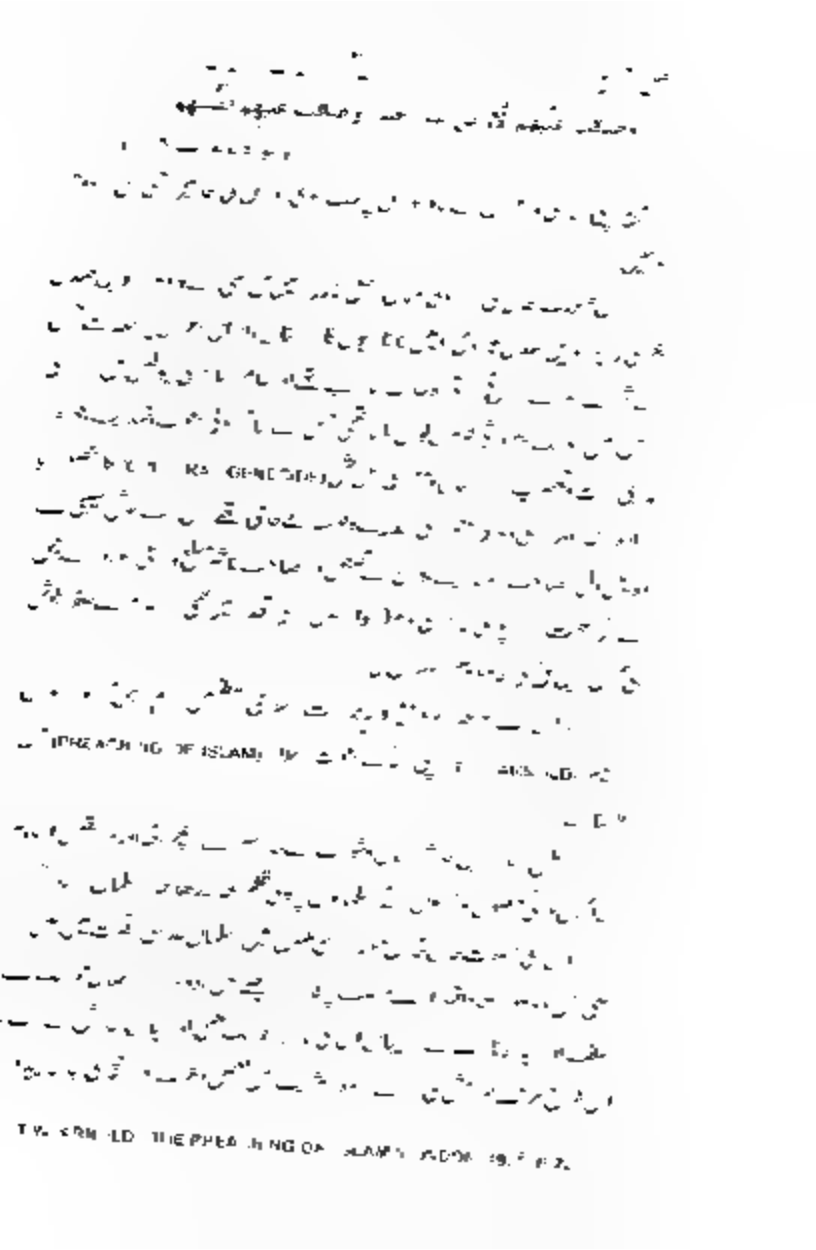

ا ی ے

ی ک ر پ ا ب ا ت ت ی ر

ج ر ج ل ا ا ا ل ع ل ی ی ی ق ر ا ن ی ا ی ق ی ی ی ا ا ا

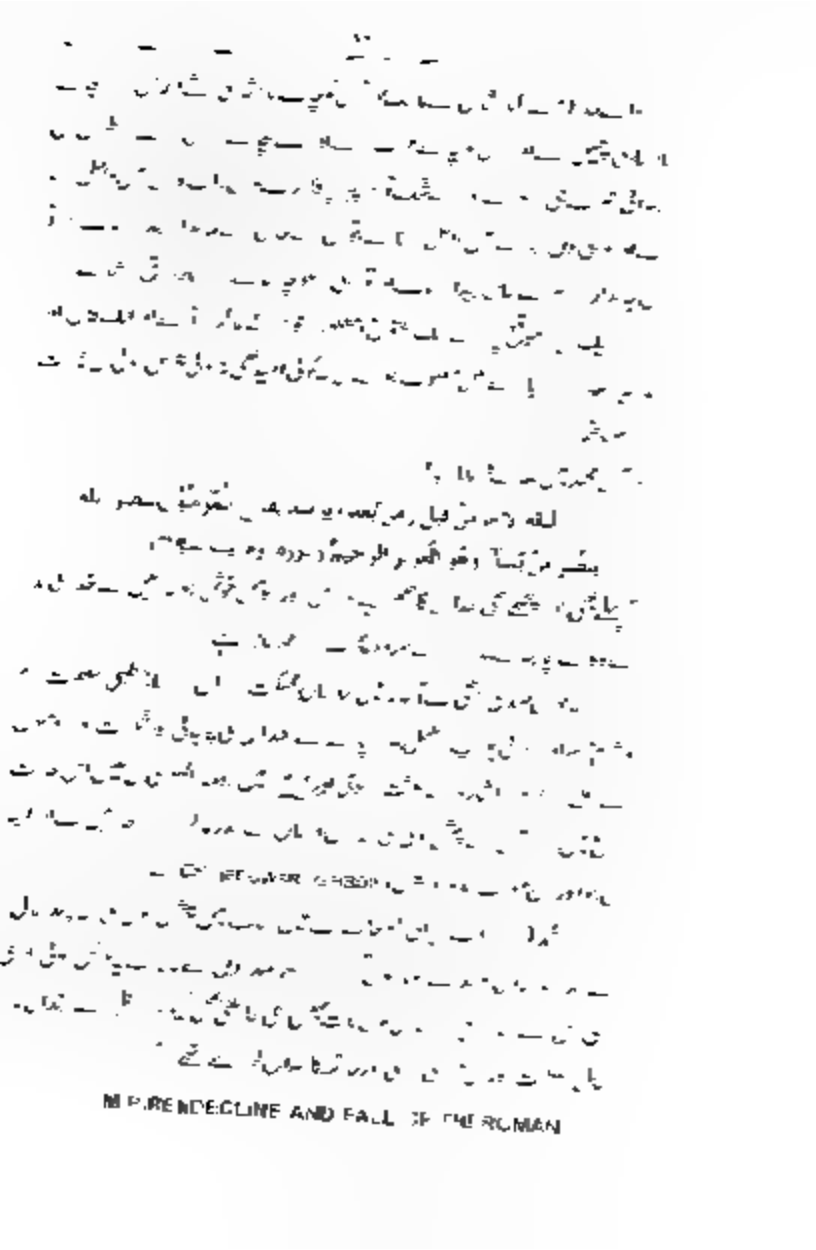

MPIRE:DECLINE AND FALL OF THE ROMAN

سبب سے نماز سے ہٹ جاتے

تو رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ اگر کبھی کوئی پریشانی کی بات پیش آتی تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر صلى

(ابو داؤد)

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی کی بات پیش آتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان ليله ريح شديده كان

فزع الى المسجد حتى تسكن الريح واذا حدث على الصلاة

حدث من خسوف شمس او قمر كان مفزوعة الى الصلاة حتى

يجلى الله عنه (ابو داؤد)

رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی اور آندھی ہوتی تو آپ مسجد میں تشریف لے جاتے یہاں تک کہ ہوا تھم جاتی اور آندھی ختم ہو جاتی۔ چاند گرہن یا سورج گرہن کی خبر آتی تو آپ فوراً نماز میں مشغول ہو جاتے اور اس وقت تک اس میں مشغول رہتے جب تک کہ وہ ختم نہ ہو جاتا۔

یہ چند واقعات ہیں جن سے بخوبی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قرآن پاک، حدیث شریف اور آثار صحابہ میں نماز کو جس طرح مصائب و آلام کے دور کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور جس طرح اس کی تلقین کی گئی ہے اس کے پیش نظر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز کا اہتمام کرے اور اس کی پابندی کرے تاکہ اس کی برکت سے وہ دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے محفوظ رہے۔ اور یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ نماز کا فریضہ لا یسقط فریضہ لا یسقط ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہئے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین O

(نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تو بے شک میں تھا قصوروار)

(۲) نماز کی شروط میں سے ضروری اور لازمی شرط ہے کہ مصلی کا لباس اور جسم نجاستوں سے پاک اور طاہر ہو اور نماز کی ادائیگی کی جگہ بھی پاک ہو

یہ امر حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے اس ملک میں اس فرض کی ادائیگی میں
ادائیگی میں [illegible] کی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ یہاں کی
اکثریت اسلام کی ان [illegible] تعلیمات [illegible] اور [illegible] (دوشیزہ)
بیٹیوں اور [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] ایسے سوالات
کرتے ہیں کہ [illegible] کے بچے کی [illegible] پڑتا ہے
[illegible] مطلب سے [illegible] واقف ہیں جن کا [illegible] ہیں آنا
مشکل ہے۔ [illegible] سلسلے میں [illegible] بچے [illegible] سے [illegible] والوں [illegible]
مسلموں سے [illegible] والوں [illegible] آتے ہیں۔ [illegible] سے
[illegible] تحریری اور [illegible] میں اسلام کے [illegible] میں جو کتابیں [illegible] ہیں ان سے کام لیا
جا سکتا ہے۔

[illegible] جہاں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور اس سے [illegible] کی
تبلیغ [illegible] صورتوں سے [illegible] کی فضا کو مستقل طور پر معتدل اور [illegible] بلکہ
[illegible] رکھنے کی ضمانت ہے اور [illegible] کے بغیر اس ملک [illegible] کسی کے لیے مختلف
[illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible] ہو چکا ہے۔ [illegible] اور [illegible] نام لگ رہی
اس [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] رہنا بھی مشکل ہے۔

یہ تحریک "[illegible]" کے نام سے کئی سال پہلے شروع کی گئی اور [illegible]
کے [illegible] تمام [illegible] شہروں کے [illegible] سے بڑے جلسے ہوئے۔ جس میں خاصی
تعداد میں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] بھی شریک ہوئے۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک و ملت دونوں خطرہ میں

[illegible]

[illegible]

بیس دن کی رخصت

لا تفسدوا في الأرض بعد إصلاحها

اس ملت کی ہمہ گیر تباہی کے بعد اس کی جگہ ایک نئی ملت نے لے لی جو اپنی
تاریخ اور اپنے تہذیبی ورثہ سے بالکل بے خبر تھی۔ اس نے اپنے مقامی حالات
کے مطابق اپنی ایک نئی تاریخ مرتب کی جس کا اس کے ماضی سے کوئی تعلق نہ تھا۔
اس نئی تاریخ کو اس نے اپنے بچوں کے لئے نصاب میں داخل کر دیا۔ اس
نئی تاریخ کو MYTHOLOGY کہتے ہیں۔ جو قومیں اس کا شکار ہوئی ہیں
وہ اپنی اصل تاریخ سے بالکل بے خبر ہو گئی ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے
جیسے کوئی شخص اپنی یادداشت کھو بیٹھے۔ اس کے بعد اس کی زندگی
بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ اس کی یادداشت
واپس لائی جائے۔ اسی طرح ایک قوم کی یادداشت اس کی تاریخ ہے۔
اس کا حل یہ ہے کہ اس کی تاریخ اس کو واپس کر دی جائے۔ اس
کے بعد اس کی زندگی میں جو بے معنی پن آ گیا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔
اس کے بعد اس کی زندگی میں جو بے معنی پن آ گیا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

(کہ آپ نے [illegible] کے بعد [illegible] کے
[illegible] کے بعد [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] کے لئے [illegible]

سلطنت کے تحریک خلافت کی ناکامی کے بعد ۱۹۲۴ء سے لے کر ۱۹۳۷ء تک کے حالات پر نظر ڈالیں تو ہمیں آئے دن ایسی تحریکیں ملیں گی جن کا مقصد ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک مضبوط حکومت اور مسلم پرسنل لاء میں اصلاح و ترمیم کی آواز بلند کرنے سے روکنا تھا۔ ان تحریکات کو ہوا کار نے علوم بنایا اور تحریکات دیگیں کہ مسلمان کی سیاسی پسماندگی کی وجہ مذہبی عقائد ہیں، جس نے انہیں متحد حقیقت پسندی اور انقلابی سیاست کا بھی عاصمہ بنا رکھا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ان عقائد کی جانچ کی جائے۔ ان عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ اسلام نے عورتوں اور مردوں کا مطالبہ فرق روا رکھا ہے اور ایسی حالتوں کا مشاہدہ ہر مجلس میں ہمارا تجربہ ہے کہ اس کے بارے میں کھلی اور دبی طور پر مطمئن ہونے کا جواز نہیں ملا ایسے مسائل کے بارے میں بحث چھیڑنے کی ضرورت ہے۔

ایک نظر غائر ہوم و صد سالہ واقعہ دور شد

آخر میں اصلاح معاشرہ کا تذکرہ کرتا ہے، ہندوستانی مسلمانوں نے بے حد اور خاندانوں کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی بتائے ہوئے اور اللہ کے رسول سے برتے اور سکھائے ہوئے عائلی قانون (رشتہ ازدواج کے حقوق و فرائض، تقسیم میراث، نکاح وطلاق اور شادی بیاہ کی رسموں) کے بارے میں بحث جو رہی، کہ اسلام کا عائلی نظام ہندی اور سماجی توسن پر ہوں بوجھ کے کام یا ہے، شادی میں جہیز کا لین دین، اصل ہندی اور ہندو مذہب سے تعلق رکھتا ہے، آخر میں لڑکی والوں سے چھ سیر کا مطالبہ، دلہن بچہ سے اچھی نہیں تک دور کیسی "گھوڑا جوڑا" کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے ایسے تمام دور میں غیر اسلامی اور غیر شرعی ہی ہیں بلکہ "جاہلیت حاضرہ" کی پیداوار ہیں مسلمانوں کی اندھی تقلید سے یہ رسمیں پیدا ہوئی اور بیسویں صدی سے پہلے ہندوستان کی تاریخ میں ان کا وجود نظر نہیں آتا ہے جو یہ صرف ہے برائی کا بات بلکہ بہت جگہ قابل نکاح لڑکیوں کے ماں باپ کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ ان کی پریشانی کا سبب جو بعض لوگوں اور بعض مقامات پر خود کشی کر لینے اور زہر کھانے تک پہنچا ہے۔

اس صورت حال کے خلاف ایک موثر تحریک کی اسلامی معاشرہ قائم چلانے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت کے بعد زندگی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

قال اللہ تعالی فیھا یحلفون لکم لترضوا عنھم فان ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین

صدق اللہ العظیم

حضرات اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علم کے بعد دوسرا بڑا علم جو انسان دنیا کو حاصل کرتے ہیں اور جس کے بغیر کسی اور ماخذ سے قطعاً حاصل نہیں ہو سکتا، وہ یہ علم ہے کہ انسان مر کر دوبارہ زندہ ہوگا اور یہ ٹوٹ پھوٹ کر دوبارہ بنے گا۔ اس دوسری زندگی میں انسان کو اپنی پہلی زندگی کا حساب دینا ہوگا۔ دنیا کی زندگی میں جو کچھ کیا ہے اس کے سامنے آئے گا

انسان کے پاس اس علم کے حصول کے لئے انبیاء کے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔ انسان کے پاس علم کے جو ذرائع ہیں ان سے یہ علم ابتدا حاصل کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق کی باطنی ہے حواس عقل، تجربہ ان کے علاوہ انسان کی مخفی طاقتیں (حواس باطنی، وجدان، وجدانیات میں سے کوئی قوت مشاہدہ قیاس سے جس سے اس عالم کی زندگی کے علاوہ زندگی اور زندگی کے وجود اور اس کی تفصیلات کو ثابت کیا جا سکے اور یہ کون ایسی ہستی ہے جس نے اس زندگی میں عالم آخرت کا مشاہدہ کیا جائے یہ معلومات سب غیب سے تعلق رکھتی ہیں اور غیب کا ادراک انسان خود نہیں کر سکتا۔ اس کے علوم اور اس کی عقل اس سے حاصل نہیں کر سکتی ہیں کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ یہ علوم اور عقل سوائے انبیاء کے نہیں پایا جا سکتا ہے اور اس کی تردید کی جا سکتی ہے

۔۔۔ ۔۔۔ ی قوم یہ ۔۔۔ ما تو اس ایک عمل تماشا ہے لو آخرت کی اصل
تحریک کا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

حسرؔ کہتا ہے

یہاں ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

آج دنیا پر خود غرضی اور بد اخلاقی کا طوفان چھایا ہوا ہے اسے چار دیواری سے روکا نہیں جا سکتا

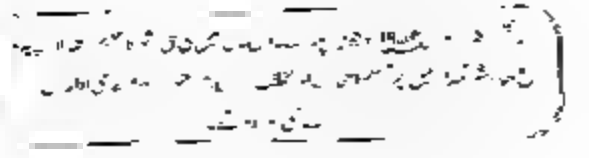

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان وعلینا معھم یا ارحم الراحمین اما بعد

اصل مجرم کون ہے؟

پیغمبروں کے بولنے کا طریقہ

شہر بدری کی دہشت میں امریکہ کا کالی

[illegible] (Caucasian)

[illegible]

[illegible] کے خطرہ

ہیں۔ الغرض ندی میں ان کا یہ حال ہے کہ اگر رات کو کھانا سامنے آنے کا وعدہ کریں تو عجب نہیں وقت بے وقت بھی بیٹھ جائیں۔ دوسری حیوانات میں دوسری قوموں کو جھکا دینے میں اتنی زبردست طاقت نہیں جتنی عربوں نے سانڈنی کی بدولت شیر مادر کی طرح حاصل کی ہے۔ ہم حیوانوں کا بیان تجربہ کرتے ہیں۔ اس میں اخلاق حمیدہ پر ثواب اور آخرت کی جواب دہی کی بنیاد پر نہیں آتے۔ بلکہ نفع اندوزی اور مصلحت سے۔ ہم نے آئین اخلاق وہیں بتانا چاہا جب مصلحت کا تقاضا ہوا ہے یا خلاف مصلحت سے پہلے اور جہاں ان کی مصلحت کا تقاضا ہوا وہاں ہم نے جزئی اخلاق میں ان کو نہیں۔

پیغمبروں کے پیدا کئے ہوئے اخلاق

میرے نزدیک پیغمبر الہامی تعلیم سے جو اخلاق بتاتے ہیں وہ مستقل اور مصلحت اندیشی سے پاک ہوتے ہیں۔ نفع ہو یا نقصان، جان جائے یا رہے وہ اعلیٰ اخلاق کو نہیں چھوڑتے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیم سے ایسا ہی بتایا گیا کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جو اس وقت مسلمانوں میں بے حد برگزیدہ تھے، ایک رات حکومت کا کام کر رہے تھے۔ سرکاری چراغ جل رہا تھا۔ ایک ملنے والے آ گئے، دعا سلام کر کے مزاج پوچھنے لگے۔ انہوں نے جواب دینے سے پہلے چراغ بجھا دیا، پھر خدمتگار دوسرا منگا آئے تو لے لئے نے دریافت کیا تو یہ کہا کہ اس وقت تک چراغ بجھا تم آپس کی باتیں کرنے لگے، اس لئے میں نے اس کو گل کر دیا کہ اس کی بتی میں تمہاری باتیں کروں گا تو اللہ کو کیا جواب دوں گا۔ اسی احتیاط کے ہوتے ہیں نہ ملی (KREBLIH) کی حدود میں نظر آ سکتے ہیں۔ یہ اخلاق حمیدہ اور وہ اخلاق اندیشہ ہائے دور دراز سے خیال میں نہیں آ سکتیں، وہ زیادہ سے زیادہ اتنا سوچ سکتے ہیں کہ ان سے دنیا کی پرامن زندگی تک محدود ہے کہ ہر انسان کو پیٹ بھر کھانا دو اور رہنے کو مکان ہو۔ یہ رشوت، خواہشات کا حرام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

خلیفہ ہشام بن عبدالملک اور روح اللہ پادری کے دو زبردست شخصیتوں کے زبردست فاتح تھے۔ ان سے ایک نے قطع پر اتنا اچھی نظر اپنے اوپر حرام کر لی، دوسرے

جس کو ہم نے دن پیدا کیا ہے ہم نیکیوں کے راستے سے ہٹا دیں۔ ہم اس کو ایک نمونہ کا ملک بنائیں۔ جس میں ایمان یقین اخلاق ہمدردی وایثار کی تعلیم دی جائے۔ اس کے لئے ایک جرأت مند (BOLD STEP) کی ضرورت ہے۔ قدم اٹھایئے۔ جس سے آپ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر پائیں آپ اس کا دل محسوس کریں۔ یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے۔ اس کا پورا پورا تجزیہ کریں اور سنجیدگی سے اس کے لئے کچھ کرنے کا فیصلہ کریں۔ ایک کتابچہ سے زیادہ آپ سے کیا توقع چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ایک مقدس وقف اور اس کا متولی

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان ودعى بدعوتهم الى يوم الدين اما بعد!

[illegible]

۵۔ باب قوت

[illegible] ہے [illegible] جب ہم مقام [illegible] سے [illegible] والے کی [illegible] ہے [illegible] اس نے خلق کا [illegible] تو [illegible] اس [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] قادر [illegible] کا [illegible] [illegible] اس [illegible] اس [illegible] خدا [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ان [illegible] ان [illegible] ہے [illegible] ان [illegible] ان [illegible] ان

[illegible] تصور

[illegible]

انسان کا تصور

[illegible]

فلاح و بہبود، اخلاقی اصلاح اور انسانیت کی ترقی پر نہیں ہے بلکہ یہ ساری آمدنی سے سامان کی ترقی و اضافہ پر ہے۔ ان کے نزدیک قوم کی اخلاقی حالت اور اس کی مستقل کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس کے لئے کوئی بڑی قربانی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر کسی خلاء کو دیا سائی صنعت سے اس کو بڑی آمدنی ہوتی ہے اور قوم سے کسی طبقہ یا کسی فرد کو اس سے نقصان پہنچتا ہے تو وہ کبھی اس آمدنی سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہ وہ نسل بالکل تباہ اور اخلاق بالکل برباد ہو جائے۔

خود کرنے کا کام

دوستو! اس وقت ہمارے اخلاق اور سیاست کا مسئلہ حکومتوں پر چھوڑا جا سکتا ہے نہ اداروں اور تعلیم گاہوں پر۔ یہ تو وہ کام ہے جو ہر شخص کو اپنے حلقہ میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے یا رکھئے جس کام کا ہر فرد ذمہ دار ہو وہ کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جس کی ذمہ داری کا احساس جمہور اور عوام کو نہ ہو وہ کام بڑی آسانی سے نہیں ہو سکتا۔ اور بڑی سے بڑی حکومت بھی اس کو انجام نہیں دے سکتی۔ اس کے لئے عمومی اور عوامی کوشش کی ضرورت ہے۔

ہر شخص کو اپنی ذات اور عام افراد کی کوشش سے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ ہر شخص کو آپ کو ان کے نقش قدم پر چل کر اس کی کوشش کرنی چاہئے۔ خود اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور عام اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کی کوشش کی جائے کہ انسان اس دنیا کو مقدس وقف اور اپنے کو ایک امانت سمجھنے لگے۔ وہ اپنے کو اس دنیا میں خدا کی مرضی کا نائب و خلیفہ ثابت کرے اور اخلاق خداوندی کے ساتھ خدا کی مخلوق کے ساتھ برتاؤ کرے۔ یہی سلامتی کا طریقہ ہے اور اس میں انسانیت اور دنیا کی نجات ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اس سے خبردار رہئے کہ کوئی امریکی یا یورپی اسلام پیدا ہو جائے

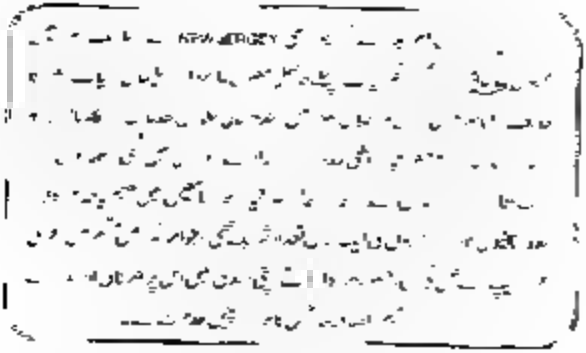

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین و من یھدیھم باحسان و علی یدعوتہ الی یوم الدین اما بعد قال اللہ تعالیٰ و لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ قال النبی صدق اللہ العظیم

[illegible] کی پیش گوئی کے [illegible] اعلان کر دیا ہے [illegible] آپ سے ملاقات کر کے [illegible] کا پیغام سنا دیا ہے اس کے بعد [illegible] اس میں [illegible] جانے والے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ووهبنا له إسحٰق ويعقوب كلا هدينا ونوحا هدينا من قبل ومن
ذريته داود وسليمان وأيوب ويوسف وموسى وهارون
وكذلك نجزي المحسنين ○ وزكريا ويحيى وعيسى وإلياس
كل من الصالحين ○ وإسماعيل واليسع ويونس ولوطا وكلا

فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ○ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ
وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ
يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَعْمَلُونَ (الانعام ۸۸)

[illegible]

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام ۹۰)

[illegible]

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
(آل عمران ۳۱)

[illegible]

[illegible] (SELECTIVE) [illegible]

[illegible]

آخر

[illegible] صورت حال [illegible] مسلمانوں [illegible]
امریکا، یورپ [illegible] بہت زیادہ [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تبدیل [illegible]
[illegible] بہت [illegible]

[illegible] مقالات [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] ہم اسلام [illegible]
[illegible] اور مقالات [illegible]
[illegible] ضرورت ایک اسلامی [illegible]
[illegible] اپنی آنکھوں سے [illegible] دیکھیں [illegible]
[illegible] آنکھوں سے [illegible] اور اپنے [illegible]
[illegible] محسوس کریں [illegible] ملنے جلنے کی ضرورت ہے [illegible]
[illegible] ضرورت ہے کہ ہم [illegible] میں جائیں جہاں [illegible]
[illegible] جہاں ہم اسلام کو [illegible]
[illegible] اور متحرک شکل میں دیکھ سکیں۔

اسی لئے مسلمانوں اور سچے ایمان والوں کی صحبت [illegible] ضروری ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہوئے دیکھتے ہیں (حالانکہ [illegible] معصوم [illegible] تمام نسل انسانی کے لئے [illegible] ہیں) کہ [illegible] کی صحبت [illegible] ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا

سلطان ٹیپو شہید کی طرف تحریف منسوب کی تھی، اس کا ثبوت بھی پیش کیا جائے۔

اس کے بعد میں نے علامہ اقبال کی "ملا اور جنگ" اور "خودی اور اسلام" کے مطالعہ کا مشورہ دیا تھا جو ہمارے مسلم معاشروں کے بارے میں بڑی روشنی ڈالتے ہیں جو ہر اسلام اور روح اسلام سے عاشق ہو، دل اہل دنیا میں پرہ کم نہ ہو جن پر اسلام کو قائم ہونا چاہئے۔

یہ وہ مضمون ہے جو اس وقت اللہ نے میرے دل میں ڈالا اور میری زبان سے کہلوایا اور میں اس کو امریکہ اور یورپ کے مسلمان بھائیوں کے لئے ایک تجویز ضروری اور ہم یہ امید رکھتے ہیں جب آپ تنہائی میں اپنے گھر جا کر اس پر غور کریں گے تو اس کی قدر و قیمت اور اہمیت و ضرورت محسوس کریں گے اور تحریر اس کی تصدیق کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی صحیح رہنمائی فرمائے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانیت کی صحیح رہنمائی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم یا ایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا

محترم حضرات حضور پر نور ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی رضا سے دعوت و اصلاح کا کام جس کے صحیح رستے سے شروع کیا آپ ﷺ نے طبیعت انسانی کے قلب میں جیسی جان کاہی یا قفل کھولنے کی کنجی میں پہنے تک کے نام معصومین ناکام رہے تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو سب سے پہلے صرف یہ کہنے کی دعوت دی اور معبودان باطل کے بجائے حقیقی حکمران اور واحد مطاع (حکم کے ساتھ جس کی عبادت و اطاعت متعلق کی جائے) کی فرمانبرداری کی بیعت فرمانے والوں میں کھڑے ہو کر آپ نے پکار کر فرمایا یا ایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا (لوگو کہہ دو اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو کامیاب ہو گے)

جاہلیت اسلام کے مقابلہ پر

میرے بزرگو! جاہلی معاشرے نے اس دعوت اور اس کے داعی کو سمجھنے میں غلطی نہیں کی اور اس میں اس کو جو پیچیدگی محسوس نہیں ہوئی جیسے ہی آپ کی آواز سننے والوں کے کان آشنا ہوئے وہ اچھی طرح سمجھ گئے کہ یہ دعوت ایسا تیر ہے جو جب

یقین مسلماں

میرے عزیز دوستو! قریش نے اس وفد کے مقابلے میں گھٹنے ٹیک دیئے اور جاہلیت نے جھنڈے نیچے کر دیئے۔ آپ ﷺ کے مقابلے پر آ گئے اور انہوں نے تمام ملک میں آپ ﷺ کے خلاف "کفر کی دعوت" اور اسلام کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے۔ اے آپ ﷺ پر ایمان لانے والی شیروں، مردوں کا کام ہی جو مصیبت سے نہ ڈرتا ہو، جو اپنے عقیدہ اور یقین کے لئے آگ میں کودنے اور تلواروں پر لوٹنے کے لئے تیار ہو جو دنیا کی تمام ترغیبات سے منہ موڑ چکا ہو اور ساری دنیا سے دشمنی مول لے چکا ہو۔ قریش کے چند جوان مردانگی کے بڑھے ہوئے جذبات کا فیصلہ اور نوجوانی کا اقدام تھا، وہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں اور زندگی کے راستے پر لئے بند کر رہے ہیں، کوئی دنیاوی ترغیب یا لالچ ان کی محرک نہ تھی۔ اس فیصلہ سے صرف خدا کا رضا مقصود تھا اور ہر طرح کے دنیاوی فوائد اور منفعت سے بے نیاز ہو چکے تھے، یہاں صرف یقین کی ایک طاقت تھی اور حمیت کی لاج تھی۔ انہوں نے ایمان کی طرف بلانے والوں کو پکار تے سن لیا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ۔ پکار سنتے ہی رگیں ان پر تن گئیں طبیعتیں سمجھنے لگیں، راستوں کی بیداری نرم بستر کانٹوں کی طرح چبھنے لگے، انہوں نے دیکھا اللہ و رسول ﷺ پر ایمان لانا اور اپنے یقین کی حفاظت کرنے کے لئے ضروری ہو گیا ہے، دل و دماغ کے فیصلہ اور اپنے یقین کی حفاظت کر کے خوش نہیں رہ سکتے تھے، حقیقت ان پر ظاہر ہو گئی تھی۔ وہ اس حقیقت کو نہاں نہیں رکھ سکتے تھے، حیوانی زندگی سے ان کا دل اچاٹ ہو گیا تھا، وہ اس کو اس میں دوبارہ پھنسا نہیں سکتے تھے ایک کانٹا تھا جو ان کے دل میں چبھ رہا تھا، وہ اس کانٹے کو پار نہیں کر سکتے تھے۔ آخر انہوں نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچنا اور اسلام لانے کا فیصلہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے شہر کے محلہ میں تھے چند کفر کا قاصد اگر قریش نے آپ ﷺ کو تنہا دیکھ کر یا تھا اور راستہ اختیار کر لیا تھا کہ آپ ﷺ تک پہنچا ایک دور دراز اور نہایت خطرناک سفر تھا شام دیمن تجارتی قافلے جاتا اور عرب کے بدوؤں سے بچتے

فرمایا تو کہا کہ جتنا مدد سے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ
مشکل تھی لیکن وہ آپ تک پہنچے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اپنی زندگی آپ ﷺ
کے حوالے کر دی ان کو زندگی کا تھوڑا سا عرصہ ہی آزمائش و حکمت کا یقین حاصل
ہوں سے قرآن میں ارشاد ہے کہ

لَيَحْسَبَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝ العنکبوت ۳

کچھ لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ یہ کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان
لائے اور ان کی آزمائش نہیں کی ہم سے پہلے لوگوں کو خوب آزما چکا ہے اللہ
تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور جان لے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو ضرور معلوم کر لے گا۔ اور
ہوں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی سنا تھا کہ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝

البقرہ ۲۱۴

یا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں یوں ہی داخل ہو جاؤ گے اور تم پر وہ حالات نہیں
گزرے جو پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں ان کو سختیوں اور تکلیفوں سے سابقہ پڑا اور وہ
ہلا مارے گئے حتیٰ کہ رسول ﷺ اور ان کے ساتھی ایمان لانے والے پکار اٹھے
کہ آخر کب آئے گی اللہ کی مدد؟ سن رکھو اللہ کی مدد قریب ہے

آخر وہی پیش آیا جس کی قرآن نے پیشگوئی کی تھی قریش نے پورا زور ان کے
پیروں کو ختم کرنے اور سب کچھ آپ ﷺ کی ذات پر مرکوز ہو گئی اور کہنے لگے کہ
تو تم سے بھاگ کر اس نے رسول ﷺ سے فرمایا تھا اور اللہ نے اس کے رسول ﷺ
سے سچ فرمایا تھا اس نے ایمان اور ہجرت کی مشقت کی تھی اس کو ہائیوں

حضرت آمنہ کی ایمانی تربیت

حضرت آمنہ کے ہاتھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری پا کر حضرت آمنہ کے دل میں ایک نئی روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ آپ کو اپنے شوہر کی وفات کے بعد جو غم تھا وہ اس خوشخبری سے کافور ہو گیا۔ آپ کے دل میں ایک نئی امید پیدا ہو گئی تھی۔ آپ کو اپنے بیٹے کی آمد کا انتظار تھا

محمد رحمن ایم

غیر اسلامی شعائر و رسوم کی نقل و تقلید سے احتراز کی ضرورت

[illegible]

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعہ بإحسان إلی یوم الدین وبعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم إن اللہ لا یحب کل مختال فخور ○ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک إن أنکر الأصوات لصوت الحمیر ○

[illegible]

راقم کا مطلب

ISBATIL

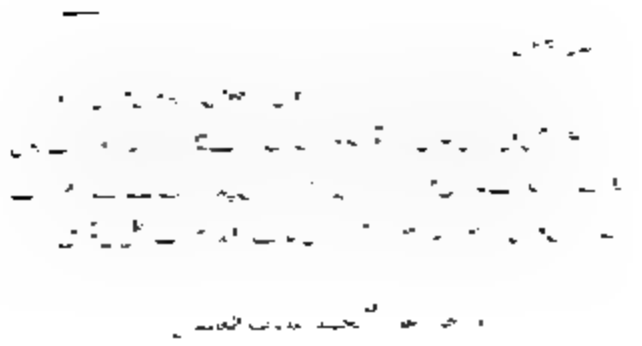

انسانیت کی بہبود میں اسلام کا تاریخی کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبوت محمدی ﷺ کا اجمالی اور انقلابی کارنامہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعہم باحسان ودعی صلوٰتہ ربنا الذین اٰمنوا بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ھذا الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین صدق اللہ العظیم

سرت [illegible] جس نے [illegible] وقت سے [illegible] کا [illegible] تاریخ [illegible] انسان کو [illegible] سے [illegible] قرار دیا [illegible] قدم [illegible] تعلیمات اور [illegible] ہے [illegible] آپ [illegible] نظر [illegible] اعتدال [illegible] آپ کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]

[illegible] پر [illegible] ہونے [illegible] ہے [illegible] کیا ہے [illegible] قرار [illegible] ہے [illegible] تصنیف [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیت

پانچ سو سنت، حیاتی گھوڑے دوڑانے والے فاتح سردار اور طالع آزما، کسی رہنما اس اور حاتم آزما اور قوموں نے قائد میں کے ذریعہ نہیں پہنچا سیدیں ہم تک ان انبیاء کے ذریعہ پہنچا ہے جن کے پاس خدائے تعالیٰ کی وحی آتی تھی اور جس کا سلسلہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ یہ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں آیت نازل ہوئی تھی

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ ۳)

آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور جس کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم ۳، ۴)

اور خواہش نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے ہیں۔

جو حکم خدا ہے وحی (اس کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔

اس دین کا سب سے پہلا مطالبہ اور فرمان شعار عقیدہ و ایمان اور اصول اور سب سے پہلے اس کا مسئلہ حل کرنے کی تاکید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین محمد ﷺ تک تمام انبیاء کرام ایک معین عقیدے کی دعوتیں کو وحی کے ذریعہ ملتا تھا) بھیجتے رہے اور ان کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کے مقابلہ میں کسی مقاومت یا مدارات پر تیار نہ ہوئے۔ ان کے نزدیک بہتر سے بہتر اخلاقی زندگی اور اعلیٰ سے اعلیٰ انسانی کردار کا حامل نیکی، صلاح، سلامت روی اور معقولیت کا مرقع و پیکر اور مثالی مجسمہ خواہ اس سے بہتر کسی حکومت کا قیام کسی صالح معاشرہ کا وجود اور کسی مفید انقلاب کا قیام ظہور ہوا ہو اس وقت تک کوئی قدر، قیمت نہیں رکھتا جب تک وہ اس عقیدہ کا حامل نہ ہو جس کو لے کر آئے اور جس کی دعوت ان کی زندگی کا نصب العین ہے اور جب تک اس کی رسائی کوششیں اور کاوشیں صرف اس عقیدہ کی بنیاد پر نہ ہوں۔ یہی وہ حد فاصل ہے

وفات تک زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کے بڑے پیر ہو جان و مال سے قربان رہا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا بوطالب تھے یہ سب کا بالاتفاق ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بڑے اور حمایتی رہے ہوئے تھے اور اپنی پوری قوم کے خلاف آپ ﷺ کے بڑے معاون اور ناصر و حامی تھے لیکن صحیح روایتوں میں یہ ثابت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ بوطالب کی موت کے وقت ابوجہل و ابولہب اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی ان کے پاس تھے ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے چچا آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے میں اس کلمہ کی وجہ آپ کے لیے قیامت کے دن گواہی دوں گا۔ تو ابوجہل اور ابن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے روگردانی کرو گے؟ تو ابوطالب نے یہ کہتے ہوئے کہ میں ان کے عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں۔

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ بوطالب آپ ﷺ کی حفاظت اور مدد کرتے تھے اور آپ ﷺ کے بارے میں ان سے اللہ کو جو حیثیت تھی جس کی بنا پر وہ لوگوں کی رحمانی (اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم) میں رہے تھے تو یہ ان کا فائدہ ان کو پہنچے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کو آگ کی لپیٹوں میں پایا اور معمولی آگ تک نکال لایا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

اسی طرح امام مسلم نے بروایت حضرت حفصہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں ہم نے کہا یا اللہ کے رسول ابن جدعان جاہلیت کے زمانہ میں رحم کیا کرتے تھے مسکینوں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے تو کیا ان کے لئے یہ سودمند ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ان کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے کبھی نہیں کہا

رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین

اے میرے رب اور جزا میرے گناہ بخش دیجئے گا۔

حضرات اس سے بھی زیادہ صریح اور واضح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک

طریق بھی قدرۃً شامل ہو جاتا ہے۔ اور ایسی کتاب کی کیا قدر و قیمت اور منزلت ہو سکتی ہے جو ہر قسم کے نقص و عیب کے لحاظ سے چیلنج اور مکمل کے لحاظ سے معطل و متروک رہے؟ خود عربی زبان کا یہ لفظ "قرآن" جس کا اضافہ مخطوطوں میں دیکھا گیا ہے، جو ہے مستند آثار اور تحقیق و عالی رتبت ہے، پھر بھی پڑھا نہیں گیا بلکہ فرمایا گیا ہے:

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (سورۃ القیامۃ ۷۵: ۱۷-۱۹)

(اس (قرآن) کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے جب ہم اسے پڑھا کریں تو اس (وقت) اسی طرح پڑھو چکو (اس کے معنی) کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

مجھ سے یہ بات بھی قابل اعتنا نہیں جس پر صرف چند محقق باتوں میں (جن کے درمیان ایسے وسیع اور گہرے خلاء ہے ہیں) ان میں تاریکی اور ظلمت چھائی رہی) عمل کیا گیا ہے۔ وہ رحمت جو ایک طویل اور بہتر سے بہتر موسم پانے کے باوجود پھل نہ دے قابل اعتنا نہیں ہو سکتی اور اس پر تو فی الکفھا کل حین باذن ربھا (اس کی قرآنی مثال صادق نہیں آ سکتی۔ پھر یہ امت، صرف امت دعوت اور اس کتاب آسمانی و پیغام الٰہی کے مخاطب ہی نہیں ہوا اس دین و پیغام کی حامل، اس کو دنیا میں پھیلانے اس کی تعلیم و تشریح کرنے، اس پر عمل کی دعوت دینے اور خود اس کا نمونہ بننے کی بھی ذمہ دار ہے۔ اس لئے اس کا فہم کتاب اپنی ایک قومی فہم سے زیادہ ہونا چاہئے جس کی وجہ سے خصوصیت یہ ہے کہ اس کی زبان میں یہ کتاب اتری ہے۔

(۹) آخری بات یہ ہے کہ اسلام کو ایک معاون فضا بلکہ زیادہ واضح اور محفوظ الفاظ میں ایک مناسب درجہ اور متعین درجہ حرارت (TEMPERATUR) کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ ایک زندہ انسانی دین ہے۔ وہ کوئی علمی و نظریاتی فلسفہ نہیں جو صرف دماغ کے کسی خانہ یا کتب خانہ کے کسی گوشہ میں موجود و محفوظ ہے۔ وہ بیک وقت عقیدہ و عمل، سیرت، اخلاق، جذبات، احساسات اور ذوق کے مجموعہ کا نام ہے۔ وہ انسان کے

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

سانچہ میں ڈالتا اور زندگی کو ایک رنگ میں رنگتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو جو خدائی صفت دیتے ہیں وہ یہ فرماتا ہے۔ صبغۃ اللہ (امتیازی نشان اور چھاپ ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ حساس (SENSITIVE) واقع ہوا ہے۔ اس کے متعین و معروف حدود ہیں جن سے کوئی مسلمان تجاوز نہیں کر سکتا۔ کسی دوسرے مذہب میں رواداری کا اتنا وسیع مفہوم نہیں پایا جاتا ہے۔ اس کی وہ وسعت و قبولیت ہے جو اسلامی شریعت اور اسلامی تصور میں پائی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ، ارشادات و ہدایات آپ کا اسوہ مبارکہ، سنت (عقائد و عبادات سے لے کر اخلاق، معاملات اور احساسات و جذبات تک) ان کے لئے وہ فضا اور ماحول مہیا کرتے ہیں جس میں دین کا پودا سرسبز اور بار آور ہوتا ہے۔ کیونکہ دین زندگی کے تمام تر اعلیٰ اوصاف (نمود و حرکت، ایثار و فتوت، محبت، کرامت، احسان، برتری و فخر) کا مجموعہ ہے۔ اس لئے وہ پیغمبر کے جذبات و احساسات اور اس کی زندگی کے واقعات اور عملی مثالوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور اس کا بہترین مجموعہ احادیث صحیحہ اور محفوظ و مدون سنت نبوی ہے۔ دین ایک مثالی اور مہیا کی ماحول کی نظیر کے بغیر زندہ و شاداب نہیں رہ سکتا اور یہ ماحول حدیث نبوی کے ذریعہ محفوظ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن تعلیم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اصل قرآن کے صحیفۂ حیات کی بھی حفاظت فرمائی۔ دین کی ہدایات حیات طیبہ کی فیض رسانی اور حیات بخشی کا اعتماد و تسلسل اس وقت تک باقی ہے۔ اسی کے نتیجہ میں علمائے امت معروف و منکر، سنت و بدعت اور اسلام و جاہلیت میں ہر دور میں فرق کرنے کے قائل ہوئے اور ان کی پاس یہ پیمانہ (SARDOMETER) (ناپنے کا آلہ) رہا جس سے وہ اپنے دور کے مسلمان معاشرہ کے اصل اسلامی عنصر کو اس سے بعد والے انحراف کی پیمائش کرتے رہے ہیں سنت کے دینی مزاج کا قائل جامع اور اصل دین کی دعوت کے فریضہ کو ہر دور میں قائم اور باقی رکھ سکے سنت و ہدایت کے یہ مجموعے (جن میں صحاح ستہ و امہات و معروف ہیں اور

(۱) اس کتاب کی تیسری جلد صفحہ ۱۰۰ سے ۱۰۲ تک اور چوتھی جلد صفحہ ۱۰۰ تک کی سطور میں اس کی تفصیل ہے۔

ان کے دور میں قدرتی آفات و اشاعت کی مشغولیت اور وقوع پذیر ہونے والے اصلاح و تجدید امت اسلامیہ میں صحیح اسلامی فکر کا پرچار کرتے رہے ہیں انہیں کی مدد سے اصلاح کا بیڑہ اٹھایا انہوں نے تدریج کے مختلف دوروں میں شرک و بدعت اور رسوم جاہلیت کی تردید مخالفت اور سنت کی اشاعت تدریج کا جھنڈا لہرایا۔ اس ذخیرہ نے ملحدین اور اہل شعور کو شک و شبہ اور بدعات و خرافات کی طاقتوں اور تحریکوں سے پنجہ آزمائی کرنے اور ان کے مقابلہ میں کمر ہمت باندھ کر سامنے آجانے پر آمادہ کیا۔ اور تاریخ کی شہادت ہے کہ اس میں اصلاح و تجدید کی تاریخ حدیث سے واقفیت و اشتغال اور سنت کی محبت و حدیث سے وابستگی سے ہمیشہ مربوط رہی ہے۔ جب بھی حدیث و سنت کی کتابوں سے بھی خلق کو واقفیت میں کمی آئی اور امت کے دوسرے طبقوں میں ان کا انہماک جو حاملِ مسلم معاشرہ اہل اصلاح و عمل کرنے کی موجود کی میں کمی آئی بدعات، جاہلی رسوم و رواج، غیر اسلامی اثرات اور مذاہب غیر کے اثرات کا شکار ہو گیا ہے اور کبھی کبھی یہ نوبت پیدا ہونے لگی کہ وہ جاہلی معاشرہ کا دوسرا ایڈیشن اور اس کا مکمل عکس بن جائے۔[1]

یہ ہے دین کا وہ جامع تصور اس کی بنیادی صفات اور خصوصیات جن سے دین کی اصل شخصیت کی نمود اور پہچان ہے اور اس کو دوسرے مذاہب اور فلسفوں سے ممتاز کرتی ہے ایک مسلمان کو اس سے واقف بھی ہونا چاہئے اور اس کے بارے میں اس کے اندر شدید غیرت و حمیت بھی پائی جانی چاہئے۔ اس کے ذریعہ ہر دور میں حق و باطل کی آویزش، نیز آمیزش میں [جو عموماً اثبات آویزش سے بھی زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے] دین صحیح کی صراط مستقیم پر قائم بھی رہ سکتے ہیں اور اس کی خدمت و حفاظت کی سعادت و توفیق بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

[1] اس تبدیلی کی تفصیل دیکھنے کے لئے راقم سطور کی کتاب "مذہبی و سماجی انقلاب اور اس کے قائدین" کا مطالعہ مفید ہوگا۔ اس میں اصلاح و تجدید کی تحریکوں کے بنیادی رجحانات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ (مرتب)

خواتین کے لئے دلچسپ معلوماتی اور مستند اسلامی کتب

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۲۱۲۵۸۱۰-۲۶۲۱۸۸۱